لال کپتان

ایک نہایت دلچسپ انگریزی ناول ہے جسمین
والی جبل اسود اور اسمعیل بے ترکی پاشا کی جنگ کے
حیرت انگیز واقعات کے ساتھ عشق کی راز و نیاز
کی تصویرین نظر آتی ہین

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹائیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کی درج کرتے ہین تا کہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو ۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب ناول مرغوب دل اُردو		روح زیبا۔	۱۲/
		کارزار صلیبیہ۔	[illegible]
جام زہر۔	عہ/۲	ملک العزیز ورجنا۔	[illegible]
تسخیر	۸/	غلط فہمی۔	عمہ
عیاروں کا عیار	۷/	شام جوانی۔	[illegible]
مارگریٹ۔	عہ/۲	عقل کے کرشمے۔	۶/
وقائع نادری۔	۱۲/	رخسار حسینہ۔	۱۰/
خوش نصیب۔	عہ/	شاہراہ کامیابی۔	۷/
ناشاد۔	عہ/	دلچسپ۔ حصہ اول۔	
ہم خرما و ہم ثواب۔	۱۲/	ایضاً۔ حصہ دوم۔	۸/
نئی نویلی۔	۶/	بہشت بریں	۱۲/
حرمان خانم۔	۶/	دربار اودھ۔ کامل	[illegible]
طویلہ کی بلا بندر کے سر	۶/	اسرار حسن۔	عہ/
فریب نیرنگ۔	۱۰/	احمق الذین۔	۸/
طلسم تاریخ۔	۱۲/	نئی دلہن۔	۸/

لال کپتان

یعنی

مصنف صاحب کے باپ کا قصہ

پہلا باب

ایک راستباز قوم کی چھوٹی اولاد
بحیرۂ آڈریاٹک کے کنارے پر ڈلسگنو
کے نام سے ایک چھوٹا سا قصبہ ہے
قصبہ تو چھوٹا ہے لیکن اسکا قلعہ ایسا مستحکم ہے
کہ اینائے اور ترنیٹو سے خلیج وینس تک اپنا
ثانی نہین رکھتا یہ قصبہ چونکہ جبل اسود اور البانیہ کی سرحد
پر واقع ہے اسوجہ سے ۱۸۷۶ء کے
موسم گرما مین (جس زمانہ سے کہ ہمارے
ناول کو تعلق ہے) اس قصبہ مین ہلچل مچی
ہوئی ہے۔

جبل اسود برائے نام سلطنت
روم کا ماتحت ہے کیونکہ دراصل یہ تمام
پہاڑی فرقے اپنے تئین کسی کا تابع فرمان
نہین سمجھتے بلکہ آزادی کا دم بھرتے
ہین۔

یہی وجہ ہے کہ ان تغیرات کا اثر جو سلطنت
عثمانیہ مین ایک سلطان کے ہلاک کیئے
جانے اور دوسرے سلطان کے
تخت پر بیٹھنے سے ہوئے جبل اسود پر
نہین پڑا۔ سلطان وقت نے زبان سے
تو اصلاح کا وعدہ کیا اور کہا کہ ہماری نظر
مین کل رعایا کے حقوق برابر ہین۔ عام اس سے
کہ مسلمان ہون یا عیسائی لیکن اور عیسائی
صوبہ جات پر فوج جمع کرنا شروع کیا
تو ان پہاڑیون کی طرف سے بغاوت کی
علامتین ظاہر ہونے لگین ترکون نے
ڈلسگنو کو چھاؤنی قرار دینے کے قصد کیا
کہ یہان سے دار السلطنت جبل اسود پر
حملہ کرین۔ قصبہ کے شمالی جانب کوئی
آدھ میل کے فاصلہ پر ایک قلعہ واقع ہے
جو برج ڈلسگنو کے نام سے مشہور ہے
قصبہ اور برج کے وسط مین ایک کاروان سرا
ہے جسکے دروازہ پر ایک ریچھ کا چہرہ بطور
نشان کے بنا ہوا ہے۔ مسافر جو ڈلسگنو مین

اٹھی ویری اور کیتھبرو آیا جایا کرتے ہیں اس سرا سے بخوبی واقف ہیں۔

اسوقت جبکہ رات کی سیاہی دن کی روشنی پر غالب آتی جاتی ہے۔ اس سرائے کے دروازہ کے سامنے ایک درخت کے سایہ میں ایک میز لگی ہوئی ہے جسکے گرد تین شخص بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہیں سے ایک شخص جسکا لمبا قد اور خونخوار آنکھیں ہیں۔ بظاہر ترکی وردی پہنے معلوم ہوتا ہے لیکن سموری چوغہ اوپر سے پہنے ہے اسلیے اسکے کپڑے بالکل نہیں دکھائی دیتے۔ دوسرا شخص پستہ قد ہے پوشاک فرانسیسو کی وردی سے مشابہ لال بال لمبے لال گیچھے چھوٹے پھولے گال آنکھیں چھوٹی اور پتلی بالکل نیلی۔ یہ شخص باشی بزوقون کا افسر ہے اور عثمان آغا کہلاتا ہے اس شخص کا اصلی نام اوفلینیگن ہے۔ اور عیسائی ہے جس زمانہ میں کریمیا میں لڑائی ہو رہی تھی اور ترکون نے یہ خواہش کی تھی کہ اہل یورپ آکی فوج میں بھرتی ہون اس زمانہ میں یہ شخص اپنے وطن خرنیا آئرلینڈ سے آیا اور فوج روم میں بھرتی ہو گیا کچھ عرصہ بعد اُسنے اپنا مذہب بھی تبدیل کر دیا اور اب کٹر مسلمان ہے۔ تیسرا شخص پستہ قد اور ترکی وردی پہنے

ہوئے ہے۔ جسپر تمغے ظاہر کرتے ہیں کہ یہ شخص فوج میں کرنیلی کے عہدے پر سرفراز ہے۔ اسکا نام حسن المولا ہے۔

میز پر ایک بوتل شراب اسوری اور چند گلاس رکھے ہوئے ہیں۔ گو کہ یہ لوگ مسلمان اور پیرو پیغمبر آخرالزمان ہیں لیکن بظاہر عاشق دختر رز معلوم ہوتے اور اسوقت اس شیشہ کی پری کو عجیب میٹھی میٹھی للچائی نظرون سے دیکھ رہے ہیں۔

دور شراب شروع ہوا۔ چار چار جام پینے کے بعد کشیدہ قامت شخص نے جو بظاہر ان سب کا افسر معلوم ہوتا تھا۔ اور جسکا نام ہمنے ابھی ناظرین کو نہیں بتایا ہے۔ پوچھا کہو کیا حال ہے۔

حسن۔ حضور کے احکام کی تعمیل کر دی گئی فوج برج میں موجود ہے اور استحکام کے ساتھ انتظام کیا گیا ہے کہ اگر دو ہزار دشمن بھی آ جائیں اور حملہ کرین تو بعنایت الٰہی ہمارا وہ لوگ کچھ نہیں بنا سکتے۔

عثمان آغا۔ حکم کی تعمیل تو اس خادم نے بھی کی ہے۔ میری فوج درہ دہا کے اس پار پڑی ہوئی ہے اور خوش قسمتی سے ایک راستہ کا بھی پتہ لگ گیا

پس - اگر وہ بلا عین درہ مین
ہمارے مزاحم ہوے تنگے تو ہم اس راستہ
سے پہاڑ اتر کے انکی قلب فوج پر حملہ
کر دینگے -
حسن - بہت بہتر - جس چیز کی مجھے
خواہش تھی پوری ہو گئی - اس کشیدہ قامت
شخص نے کہا اب تدبیر کامل ہو گئی
ان دونون ساتھیون نے نگاہ
استفسار سے اس سردار کے چہرہ کی
طرف دیکھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ
اس تدبیر خاص مین اسکے رازدار نہین
ہین انکی اس حرکت سے وہ
کہنے لگا قبل اسکے کہ نصف
گذرے تمکو اس تدبیر سے بخوبی
ہو جائیگی - حسن برج مین وہ دو
کمرے ٹھیک ہو گئے ؟
حسن - جی ہان - ذرا اور رات گذر جا
تو وہ آ سنے کی - اسوقت بھی وہ چیز کی
بڑا ہی حیلہ ساز - وکی گئی ہون گی کہ تمہارا
پروانہ راہداری درست نہین ہے مین
چاہتا ہون کہ انکو یہ نہ معلوم ہونے پائے
کہ ہم کہان جا رہے ہین اور اگر معلوم
بھی ہو تو ایسے وقت کہ پلٹ نہ سکین
عثمان آغا - بہت ہی مسکین نکلے
پہاڑ اسمین کوئی مضائقہ تو نہو گا اگر مین
یہ پوچھون کہ آپ کسکی بابت فرما رہے ہین
کپتان - ان بیگم اسقوطری کی بابت - ،،
عثمان آغا - بیشک بہت اہم کام ہے
ہمروا - اور کیا ورنہ مین آنکی دوسری
کیون کرتا - ہمارے اور جبل اسود کے
مابین یہی اسقوطری ہے - اور اسقوطری کے
لوگ نہایت جری اور بہادر ہین - اب
اس امر کا انحصار کہ وہ ہمسے ملے رہینگے
یا شاہزادہ نیکولس والی جبل اسود کے
شریک ہو جائینگے - میری تدبیر کے پورے
ہونے پر ہے - اگر مین کامیاب ہوا تو گویا

یہ تینون آدمی کچھ ہی دور ہوگئے ہونگے
کہ قصبہ کی طرف سے ایک سوار اور آیا
یہ نوجوان بھی کشیدہ قامت ہے لیکن
خوبصورت ہاتھ پانون نہایت مناسب
اور سڈول سرخ مخمل کا ویسٹ اور کوٹ
البینیہ والون کی وضع کا گلے مین جسکے
گرد نہایت عمدہ قیمتون لگا ہوا ہے
اسی رنگ کی برجس پانون مین - کمر مین
ایک خوشنما ڈاب جسمین ایک جوڑی
اعلیٰ درجہ کی پستول لگی ہوئی ہے سر پر
جبل اسود والون کی قومی ٹوپی اسکے
گو

اور نظر برج پر جمی ہوئی تھی - یکایک
اُسنے خود بخود کہا "اس سامان جنگ سے
کیا مطلب ہے - اور ان لوگون نے اس
پرانے برج کو اسقدر آراستہ کیون کیا
ہے ؟ اسمعیل بے خود بھی یہان موجود
ہے - اس ظالم کا یہان ہونا خالی از علت
نہین اس راز کو دریافت کرنا چاہیئے"
نوجوان گھوڑے سے اُترا اور اس سبز
کے پاس بیٹھا جو شاہ بلوط کے درخت
کے نیچے بچھی ہوئی تھی - اُسنے گھنٹی بجائی
جسمین وہ شیرہ لڑکی سرائے مین سے

س لڑکی سے کہا ایک
ٹا اور کچھ زر سرخ میز
لڑکی نے مسکرا کر کہا بہت
ر اٹھلاتی ہوئی سرا مین واپس
ادمہ کی اس حرکت پر بیمار نوجوان
ختیار ہنس پڑا اور کہنے لگا "کیا عجب
لڑکی سے کچھ پتہ چل جائے"
اتنا مین اُس لڑکی نے شراب کی بوتل
ور گلاس لاکر میز پر رکھا -
وجوان کیون یہ سامنے کی عمارت
دلسگنو ہے نا ؟
ڑکی ایسے طرز سے گویا گھل مل کے
باتین کرنا چاہتی ہے - جی ہان -

آبائی جائداد پر اسقدر بار ہے - کہ اسکا عدم وجود دونون برابر ہین - اب اگر میرے پاس کوئی جائداد ہے - تو میری تلوار ایلکزینہ تیمہ ہے - اور اسکے پاس بھی کوئی جائداد سوائے دلکش صورت اور باطنی حسن کے نہین ہے اسطرح ہم دونون خوب بنے گی - مین نے شادی کا پیغام دیا ہی تھا - کہ اسکے والد کے انتقال کی خبر پہونچی جسکی وجہ سے انھین اپنے وطن آنا پڑا - میرے دل کی مالک ایلکزینہ بھی بیگم صاحبہ کے ہمراہ ہے اور اسوجہ سے مین یہان چلا آیا - اسمین ایک کرشمہ دوکار کا مضمون تھا یعنی معشوقہ کی ہمراہی اور معرکہ جنگ مین شرکت -

نوجوان - لیکن ان دونون کو برج سے کیا تعلق - مین سمجھتا ہون تمھاری غرض انھین دونون سے تھی -

لاڈ رڈیل - جی ہان - برج تو لسنگتو مین بیگم صاحبہ کو اپنے والد کی جائداد کے منتظمون سے ملنا ہے کسی غلطی سے وہ مع اپنے متعلقین کے بہرہ پر روکی گئی ہین - لیکن وہان کا افسر کہتا تھا کہ جب رات ہو جائیگی تو برج مین داخل ہونگی - مجھے بھی اس برج مین کسی طرح جانا چاہئیے ایلکزینہ سے ملنا ہے اسے یہ معلوم نہین کہ مین بھی یہان موجود ہون

نوجوان - مین بھی تمھارے ساتھ چلون - مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ ان ترکون نے برج کو کیون اسقدر آراستہ کیا ہے

لاڈ رڈیل - بہت بہتر - مین باسانی تمام برج مین داخل ہو سکتا ہون یہان مین نے باشی بزوقون کے ایک خاص افسر سے ملاقات پیدا کرلی ہے جسکا نام اسکپٹن پادشا ہے - اور اسنے مجھے مدد دینے کا وعدہ کیا ہے -

تیسرا باب

ایل اسقوطری کا تماشا

برج مین دو کمرے نہایت احتیاط کے ساتھ سجائے گئے تھے انمین بیگم اسقوطری تساانی اور کا ایلکزینہ کے داخل ہوئی آٹھ بجے رات تک وہ فصیل پر روکی گئین اسکے بعد اس امر کی بابت بہت کچھ عذر کرکے کہ انھین اتنی دیر ٹھہرنا پڑا وہ برج مین بھیجدی گئین -

چونکہ اپنے والد کی وفات کی خبر سنکر بیگم صاحبہ بہت عجلت کے ساتھ بہروچوہا اسطرف روانہ ہوئی تھین سوائے انکی کوکا... وہ خادمہ اور باورچی یونان کے

اور کوئی اُنکے ساتھ نہ تھا۔ جو ہین یہ لوگ کمرے مین پہونچے میز پر کھانا چنا گیا۔ اور بیگم صاحبہ سے کہا گیا۔ کہ آپ کھانے سے فراغت کرین تو آپکے والد کی جائداد جس شخص کے زیر انتظام ہے وہ آپ سے ملے کیتھرائن کو اس بات پر بہت سخت حیرت ہوئی۔ کہ اُس کے باپ کے جانشینون نے ملاقات کی جگہ برج ولسکنو کو قرار دیا۔ اور اس زمانہ مین جبکہ سلطان روم کی فوج اسمین مقیم ہے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دونون لڑکیان۔ کمرہ مین بیٹھکر پیغامبر کے آنے کا انتظار کرنے لگین کیتھرائن بلینا بیگم اسقوطری حسن وجمال مین تمام جبل اسود مین اپنا مثل نہ رکھتی تھی۔ لانبا قد گورا رنگ۔ بڑی بڑی آنکھین۔ لمبی لمبی پلکین۔ سُتوان ناک۔ پتلے پتلے ہونٹھ موتی ایسے دانت چھریرا بدن نازک نازک اور سڈول ہاتھ پانون یہ تصویر نقاش ازل نے گو بے عیب و بے مثل بنائی تھی لیکن بشرہ مین ایک عیب بھی تھا یعنے اُس سے نخوت وغرور ٹپکتا تھا چونکہ یورپ کے ایک قدیم خاندان سے تھین۔ اعزاز خاندانی مین اپنے تئین شاہان یورپ سے کم نہین سمجھتی تھین۔ معزز معزز لوگون نے شادی کا پیغام دیا لیکن کسی کی دعا قبول نہ ہوئی معزز سے معزز اور حسین سے حسین نوجوان یہ نہین کہہ سکتا تھا۔ کہ کیتھرائن نے ہماری طرف نظر التفات سے دیکھا۔

نہ مُڑکر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

کیتھرائن کا قول تھا۔ ہین اُس شخص کے ساتھ شادی کرونگی جو اپنے وقت کا رستم اور حاتم ہو۔ معمولی آدمی میرے قابل نہین ہوسکتا" برخلاف اس کے ایلگزینہ اسقید حلیم الطبع اور خوش مزاج تھی جس قدر کیتھرائن خشن اور متین تھی یہ بھی بہت خوبصورت تھی پتلی سیاہ چہرہ گول۔ قد پستہ اور ہاتھ پانون گول تھے۔ مزاج مین شرارت اور چلبلاپن کوٹ کوٹ کے بھرا تھا مسکراہٹ چہرہ سے کسی وقت جدا ہی نہ ہوتی تھی پس کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ اگر لاڈ رویل اپنا دل اسے دے بیٹھا اور بھی اس سادہ لوح بہادر نوجوان پر فریفتہ ہوگئی جسنے صاف صاف کہدیا کہ میرا جائداد یہ تلوار ہے۔ اور اسی کے ذریعے سے مین دولت پیدا کرونگا۔

کیتھرائن نے ملازمون کو رخصت کیا

کہا کہ اب مین بیغامبر سے ملنے کے لیئے
تیار ہون - ایک کشیدہ قامت آدمی
کمرہ مین داخل ہوا -
اس اجنبی شخص کے کپڑے بہ سبب
چوغہ کے دکھائی نہین دیتے تھے لیکن
سر پر ترکون کی وضع پر عمامہ بندھا تھا
اسکے چہرہ کو کچھ عرصہ تک بیگم صاحبہ
نے حیرت و غور سے دیکھا اور نہایت
حقارت کے لہجے سے کہا - برسون گزرے
جب مین نے تمھاری صورت دیکھی تھی
لیکن اب تک یاد ہے - بلکہ اگر چاہون
تو تمھارا نام بھی بتا سکتی ہون -
اجنبی - شاید -
کیتھرائن - تو وہی اسقوطری کا جان
بلینا ہے جس نے لڑکپن مین اپنے وطن
جبل اسود کو خیرباد کہا اپنے گھر کو چھوڑا
اور جا کے ترکون کا شریک ہوا -
اجنبی - بیشک مین وہی جان بلینا تمھارا
چچازاد بھائی ہون جسے تمھارے
باپ نے اس جرم پر گھر سے نکال دیا تھا
کہ مین تم پر عاشق ہوا اور تمھارے ساتھ
شادی کرنا چاہتا تھا لیکن شکر ہے خدا
کا کہ آن قدح بشکست و آن ساقی نماند
اب زمانہ بدل گیا اور وہی مین جلا وطن
تمھارے پاس اسقوطری کے

باشندون کی طرف سے آیا ہون کہ
تمھین انکی مرضی سے آگاہ کرون
کیتھرائن نے غرور سے کہا
مجھے انکی مرضی سے کیا مطلب؟ بلکہ یہ کہو
کہ تم میری مرضی دریافت کرنے آئے
ہو اور جو کچھ میرا حکم ہوگا اس سے اہل
اسقوطری کو آگاہ کروگے -
جان بلینا - اور کیا جبل اسود کے
رہنے والے ایسے ہین کہ وہ ایک
عورت کے احکام پر کاربند ہون !
یہی جان بلینا وہ طویل القامت شخص
تھا جسے ہمنے پہلے باب مین اپنے
ناظرین کے سامنے باشی بزوقون کے
افسرون سے گفتگو کرتے ہوئے پیش
کیا تھا -
کیتھرائن - (غصہ سے) خیر جو کچھ
کہنا ہو جلد کہیئے
جان بلینا - ایک مہینہ گزرا کہ تمھارے
والد مکائل نواب اسقوطری نے وفات
پائی چونکہ وہ ایک عقلمند آدمی تھے وہ
جانتے تھے کہ عنقریب ان عیسائی صوبون
مین فساد عظیم ہونے والا ہے جو سلطنت
روم کے ماتحت ہین - ازبسکہ اسقوطری
جبل اسود اور سرزمین روم کے درمیان
واقع ہے اس کے باشندون کو ہم

دونوں سلطنتوں میں سے ایک کا شریک
ہونا پڑے گا ورنہ سلطنت برباد ہو جائیگی
وہ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ ایسے نازک
وقت میں ایک عورت کی حکومت اسقوطری
کو بربادی سے بچانے کے واسطے کافی
نہیں ہو سکتی - لہذا انہوں نے ازراہ
پیش بینی بہ رضامندی بزرگان قوم
یہ وصیت کی کہ قبل اس کے کہ تمھاری
عمر پوری اکیس برس کی ہو تمھاری شادی
ہو جانا چاہیئے ورنہ یہ سلطنت تمھارے
چچا زاد بھائی کو ملے - در پردہ اس سے
یہ مطلب تھا کہ اگر تم اس وارث یعنی
اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ شادی کر لو تو
سلطنت بھی تمھارے ہاتھ میں رہے
اور اہل اسقوطری کو ایک بہادر سرپرست
اور رہنما بھی ملجائے جو اس اڑی پر آنکی
مدد کرے -

کیتھرائن حیرت کے ساتھ یہ باتیں سناکی
اور آخر میں بولی - میرے چچا زاد بھائی
مسٹر مارک ایک لائق شخص ہیں وہ
مجھے خلاف اپنی طبیعت کے شادی
کرنے پر مجبور نہ کرینگے تاہم میری رعایا کے
رہنما ہونگے -

جان بلینا - تمھارے چچا زاد بھائی
مارک نے بھی وفات پائی یا یوں کہو
کہ مارڈالا گیا اور اب میں جان بلینا -
جلا وطن جو ترکوں کا شریک ہوں اور
جسے لوگ مردہ تصور کرتے تھے تمھاری
اس سلطنت کا وارث ہوں - ایک ہفتہ
کے اندر تمھاری عمر اکیس برس کی ہو جائیگی
اس عرصہ میں یا تو تم صاحب شوہر ہو جاؤ
یا سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھو [illegible]
ڈلسکنو میں - جو میری فوج کی
میں ہے - نظر بند ہو تمھیں میرے ساتھ
شادی کرنا پڑے گی یا اس مقام پر تمھاری
عمر کا اکیسواں برس ختم ہو جائیگا اور سلطنت
اسقوطری کا میں مستحق ہونگا -

کیتھرائن - (گھبرا کر) افسوس میں
کیسے جال میں پھنس گئی - لیکن میں خیال
کرتی ہوں - کہ تم کبھی ایسا نہ کروگے کیونکہ
جب اصل واقعہ معلوم ہوگا تو تمام یورپ
میری طرفداری کریگا -

جان بلینا - میں ایسا نہ کرونگا ؟ !
جس وقت سے تمھارے باپ نے مجھے
جلا وطن کیا میں نے بہت سے پاپڑ بیلے
ہیں - تم مجھکو جان بلینا کے نام سے جانتی
ہو - لیکن دنیا میں اسمعیل بے ترکی جرنل
اور باشائے البینیہ کے نام سے مشہور ہوں
یہ کہکر اس نے اپنا جوغہ اتارا جس کے
نیچے اسکا ترکی لباس تھا اور سینہ پر تمغے لگے

ہوئے تھے۔ جو کار ہائے نمایان کے صلہ
مین سے ملے تھے۔ درحقیقت سلطان روم کے
یہان اس شخص سے بہتر کوئی جرنیل نہ تھا
کسی نہ کسی طرح سلطنت اسقوطری
مجھے ضرور ملے گی اور تب تمہارے
ساتھی ترکون کے شریک ہونگے اور
ہم بہ آسانی جبل اسود کو برباد کردینگے
یاد رکھو کہ ایک ہفتہ کے اندر یا تو تم میری
بیوی ہونا منظور کرو یا ہمیشہ کے لئے
اسقوطری سے دست بردار ہو جاؤ یہ کہکے
اسمعیل بے پلٹا اور کمرہ سے چلا گیا

چوتھا باب

عقد

افسوس اسوقت میری عقل پر کیا پتھر
پڑے تھے کہ مین اس چال کو نہ سمجھی
کیتھرائن نے غصہ سے کہا۔
ایلکزینہ۔ اور اس چال کو سمجھ ہی
کون سکتا تھا۔
کیتھرائن۔ بیشک بڑی چال کی۔
ایلکزینہ۔ (متفکر ہو کے) چھ دن کے
اندر یا تو تم شادی کرلو یا اپنی حقیقت
سے ہاتھ دھو بیٹھو۔
کیتھرائن۔ ہان اور یہ تو کہو اسنے
تدبیر کیا کی ہے۔ مین یہان قید ہون
اور وہ اس امر کا انتظام رکھے گا کہ سوائے
اسکے مین اور کسی سے شادی نہ کرنے
پاؤن۔ خدا جانے میرے والد کو اسوقت
کیا ہو گیا تھا جب اُنھون نے ایسی وصیت کی
ایلکزینہ۔ لیکن فرض کرو کہ تم بیوہ
ہوجاؤ تو کیا تم بغیر مجھے پوچھے کسی کے
ساتھ شادی کرلو گی۔
کیتھرائن۔ بیوقوف! کیا مین چال کے
جواب مین چال نہین کر سکتی وصیت نامہ
مین سوائے اُسکے اور کچھ نہین ہے
کہ مین شادی کرلون اور صاحب شوہر
ہوجاؤن۔ پس یہ کتنی آسان بات
ہے۔ کہ مین کسی شخص کو کچھ دے کر اس
بات پر راضی کرلون کہ وہ میرے ساتھ
بظاہر شادی کرلے لیکن جسوقت عقد ہوچکے
اسوقت سے پھر کبھی میرے سامنے نہ
آئے اور نہ شوہر ہونے کا دعوی کرے
ایلکزینہ۔ (سوچکر) کیا یہ ہو سکتا ہے
کیتھرائن۔ ہان بیشک اگر مجھے
رہائی مل جائے تو اس امر مین مانع کون
ہو سکتی ہے۔
ایلکزینہ۔ کیا یہ ممکن نہین کہ محافظون
کو کچھ دے دلاکے ہم نکل جائین۔؟
کیتھرائن۔ یہ امید بیکار ہے اس
جعلساز نے چیدہ چیدہ لوگ حفاظت

کے واسطے مقرر کیے ہونگے۔

ایلگزینہ۔ (بہت خوش ہو کے اور بچون کی طرح تالیان بجا کر) یہ بہت اچھی تدبیر ہے۔

کیتھرائن۔ کیا۔

ایلگزینہ۔ پادری ایوان ہمارے ہمراہ ہین۔ اور جو کچھ تم انھین حکم دوگی وہ فوراً کرینگے ان محافظون مین سے کسی کو رشوت دے کے اس بات پر راضی کرو کہ وہ تمھارے ساتھ عقد کرلے پادری ایوان عقد پڑھ دینگے تم صاحب شوہر ہو جاؤگی اور تمھاری سلطنت بچ جائیگی۔

کیتھرائن۔ "(سر ہلا کر) مجھے اس تدبیر کے پورے ہونے مین کلام ہے محافظ سب ترک ہین اور وہ لوگ کبھی اس بات کو منظور نہ کرینگے۔

ایلگزینہ۔ اور اگر کوئی شخص راضی ہو جائے تو کیا درحقیقت تم اُسکے ساتھ عقد کرلوگی۔

کیتھرائن۔ ہان اگر وہ میری شرطون کو منظور کرلے۔

ایلگزینہ نے چارون طرف دیکھا تب کیتھرائن کے پاس آگے پیچھے۔ نے کہا ایک صورت ہے اگر تم منظور کرو

کیتھرائن۔ جس ذریعہ سے یہ ننگ خاندان ناکام رہے وہ بات مجھے منظور ہے۔ چاہے کیسی ہی ہو۔

ایلگزینہ۔ تمھین وہ شخص تو یاد ہوگا جو بیڈن مین ملا تھا اور میری طرف بہت متوجہ تھا۔

کیتھرائن۔ وہ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا۔

ایلگزینہ۔ ہان رابرٹ لاڈرڈیل۔ وہ یہان موجود ہے۔ اور سامنے والے گوشہ مین پوشیدہ ہے اس گوشہ سے ایک زینہ صحن قلعہ کو گیا ہے۔ لاڈرڈیل نے باشی بزدقون کے ایک افسر سے دوستی پیدا کرلی ہے۔ اور اسکے ذریعہ سے وہ یہان تک پہونچا۔

کیتھرائن۔ اور کیا یہ ممکن نہین کہ ہم اس زینہ سے نکل چلین۔ ؟

ایلگزینہ۔ نہین یہ غیر ممکن ہے کیونکہ یہ زینہ صحن کو گیا ہے۔ اور باہر نکلنے کے ہر دروازہ پر پہرا ہے۔ لاڈرڈیل پہاڑیون کے کپڑے پہنے ہے اور اسوجہ سے سب کو دھوکا دیکے قلعہ مین داخل ہوگیا ہے۔

کیتھرائن۔ اچھا تو جب نکل چلنا غیر ممکن ہے تو تمھاری کیا راے ہے

ایلگزینیہ۔ تم شوہر چاہتی ہو اور ایسا
جو تمہاری شرطین منظور کرلے۔
گیتھرائن۔ بیشک۔ لیکن کیا آپ
کام کے واسطے تمنے اپنے عاشق
کو تجویز کیا ہے۔
ایلگزینیہ۔ نہین اُسے تو مین نے
اپنے واسطے رکھا ہے۔ گوکہ مین تمسے
بہت محبت کرتی ہون لیکن ایسا نہین
کر سکتی اسکے ساتھ ایک اور شخص
بھی ہے۔
گیتھرائن۔ آہاہ۔ اور کوئی اسکاٹلینڈ
کا رہنے والا بھی ہے۔
ایلگزینیہ۔ یہ مین نہین بتا سکتی۔ مین
نے صرف اسیقدر دیکھا کہ ایک
اور شخص بھی ہے۔ اور خوبصورت
آدمی ہے۔ لیکن چونکہ اُسکے ہاتھ
پانو ڈھکے ہین۔
گیتھرائن نے جبین پر چین ہو کر کہا
(غرور سے) خوبصورت ہو خواہ بدصورت
مجھے اس سے کچھ مطلب نہین بشرطیکہ
وہ میرا کہنا کرے اور شرطون کا
پابند رہے۔
ایلگزینیہ۔ اچھا تو مین جاتی ہون اور
لاڈرڈیل سے پورا پورا واقعہ بیان
کرتی ہون ایلگزینیہ گوشہ کے پاس

گئی دروازہ کھولا اور دونون
آدمیون کو اشارہ کیا کہ کمرہ مین چلے
آوین لاڈرڈیل اور وہ کپتان جس سے
ابھی ہمارے ناظرین ناواقف ہین
کمرہ مین داخل ہوئے۔
ایلگزینیہ نے کل واقعہ بیان کیا لیکن
گیتھرائن۔ سر جھکائے ہوئے میز کے
پاس بیٹھی رہی اور نظر اُٹھا کے بھی
اس شخص کو نہ دیکھا جس سے اُسے
یہ کام لینا تھا اور جسکے ذریعہ سے وہ
اسمعیل بے کو شکست دینا چاہتی تھی
ایک خاص کیفیت کپتان کے چہرے
پر پیدا ہوئی جب اسکو یہ معلوم ہوا
کہ اس سے کیسی خدمات کی درخواست
کیجاتی ہے۔ اسنے بنظر غور بیگم کے
خوبصورت اور معزز چہرہ کو دیکھا۔
جب ایلگزینیہ نے چپکے چپکے اپنا قصہ
تمام کیا تو اسنے کہا "اگر میرے ذریعہ
سے بیگم صاحبہ کا کوئی کام نکل سکتا ہے
تو مین بخوشی رضامند ہون۔"
"آپ جاکر پادری ایوان صاحب
سے کہدو کہ انھین کیا کرنا ہوگا"
بیگم نے کہا اور جب ایلگزینیہ پادری
صاحب کے پاس گئی تو گیتھرائن نے
اجنبی کی طرف متوجہ ہوکر کہا۔

"قریب آ جیے جناب -"

یہ شخص آگے بڑھا اور یہانتک بڑھا کہ کیتھرائن کے پہلو مین پہونچ گیا چہرہ سے بالکل یہ معلوم ہوتا تھا کہ اسکے دل پر کچھ بھی اثر اسکے زاہدکشش عن کا پڑا ہے جسکی وہ ایسی عجیب خدمت کرنیوالا تھا -

کیتھرائن - آپ سب شرائط تو سمجھ گئے ہونگے -

اجنبی - مین تو یہی سمجھتا ہون -

کیتھرائن - یہ عقد بڑے نام ہوگا لیکن بعد رہائی پاتے سے ہین اس خدمت کا معاوضہ بخوبی کر دونگی - آیا آپ اس بات کا اقرار کرتے ہین کہ آپ کبھی شوہر ہونے کا دعوی نہ کرینگے آپ ایک قابل اعتبار شریف آدمی معلوم ہوتے ہین -

اجنبی - امید تو ایسی ہی ہے -

کیتھرائن - آپ کا نام -

اجنبی - کیا اسکے بتانے کی بھی اسوقت ضرورت ہے -

کیتھرائن - جی ہان -

اجنبی - میرا دوست جو یہان موجود ہے - اور مجھکو بخوبی جانتا ہے - مجھے لال کپتان کے نام سے یاد کرتا ہے

کیتھرائن - تو شل اور اہل البینیہ کے آپ بھی ڈاکو ہین -

اجنبی - میرے دشمن مجھے اسی نام سے مشہور کرتے ہین -

کیتھرائن - (لاپروائی اور غور سے) آپ اس کام کے انجام دینے پر موجود ہین جو مین نے آپ سے کہا ہے مجھے اس سے کچھ غرض نہین کہ آپ کون ہین اور کیا ہین - البتہ اگر آپ عالی خاندان ہوتے تو مجھے کسیقدر خوشی ہوتی -

اجنبی (سنجیدگی سے) فوج کے سپاہیون مین سے ایک کی اولاد مین ہون بھی ہون لیکن یہ پتہ نہین لگا کہ کس سپاہی کی اولاد ہون -

کیتھرائن نے چونک کر اس شخص کی طرف دیکھا اور اسے خیال ہوا کہ اسکی بات کا جواب بہت معقول ملا اس عرصہ مین ایلکوینہ مع پادری صاحب آگئی اور یہ گفتگو یہین پر ختم ہو گئی پادری ایوان صاحب کو اس بات پر بہت حیرت ہوئی اور انھون نے بہت کوشش کی کہ کیتھرائن کو اس ارادہ سے باز رکھین لیکن اسنے ایک نہ مانی -

کیتھرائن - نہین پادری صاحب
جسطرح ممکن ہو مین اس جال سے اپنے
تئین ضرور بچالونگی - یہ ننگ خاندان
اپنے تئین چاہے جان پلینا کہے خواہ
اسمعیل بے لیکن یہ معلوم ہوجائیگا
کہ اگرچہ وہ بہت چالاک ہے لیکن
ایک عورت سے اسکی پیش نہ گئی -

پادری صاحب - لیکن یہ
شخص - کیا تم اسکو جانتی ہو -

کیتھرائن - نہین - نہ مین جانتی ہون
اور نہ مجھے اس بات کی فکر ہے آسے
مین اپنے کام کے انجام دینے کا ایک
آلہ سمجھتی ہون جس طرح ہو جان پلینا کو
زک دونگی -

پادری صاحب آخر خاموش ہوگئے گو
انکا جی چاہتا تھا - کہ کیتھرائن کو سمجھاکر
اس ارادہ سے باز رکھین لیکن وہ پلینا
کے خاندان سے بخوبی واقف تھے
کہ اس قوم کا ہر شخص جس بات کے کرنے کا
ارادہ کرلیتا ہے - پھر اس سے کسی طرح باز
نہین آتا - پادری صاحب عقد پڑھنے پر
مستعد ہوئے اور انھون نے کہا کہ دونو میرے
پیچھے آؤ -

دونون انکے سامنے جھک گئے
رسم شروع ہوا تھوڑی دور پر ایلگزینہ
اپنے عاشق کے پہلو مین کھڑی ہوئی تھی
اسنے اپنے عاشق سے اجنبی کی طرف اشارہ
کرکے پوچھا وہ یہ کون ہین گے

لاڈ رڈیل - یہ ایک بہادر آدمی ہے
اور کیتھرائن - تو بھی کچھ دنون بعد معلوم
ہوجائیگا کہ اس سے بہتر آدمی ہونا بہت
مشکل ہے -

صیغہ - ختم ہوا اور اب لال کپتان اور
کیتھرائن مین زن و شو کا رشتہ قائم ہوگیا
یکایک شور ہوا - زینہ کا دروازہ دھڑ
سے کھلا اور اسمعیل بے باشی بزوقون
کے ایک گروہ کے ساتھ برہنہ خنجر کھینچے
ہوئے کمرہ مین داخل ہوا -

پانچوان باب

اسکپٹن

اب اس امر کے بتانے کے واسطے کہ یہ
دونون نوجوان کسطرح قلعہ مین پہنچ گئے
ہمین اسوقت کے قبل کے کچھ واقعات
بیان کرنے چاہئین -

جبکہ شام کی سیاہی زمین کے زیادہ حصہ
پر طاری ہوتی جاتی تھی اس سرائے بلیک
برس بہادیئے کے کنارے والے جنگل سے
ایک شخص نکلا جو سیاہ رنگ کے لبادہ

میں لپٹا ہوا اور ایک چوڑے کنارہ کی
چھجہ دار ٹوپی سے پہنے تھا۔ یہ اجنبی اس
میز کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا جو شاہ بلوط
کے درخت کے سایہ میں
بچھی ہوئی تھی۔ لبادہ اوتارا۔ ٹوپی
کو ماتھے پر سے کھسکایا۔ اخاہ۔ یہ تو
وہی باشی بزوقون کا افسر ہے۔
یہ ترکی کپتان بہت ہی خوش مزاج
اور جسیم آدمی تھا لیکن اسکے سر کی
قطع گھونگروالے سنہرے بالوں اور نیلی
پتلی سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔ کہ یہ مادرزاد
پیرو اسلام نہیں ہے۔ تمام دنیا اس
بات کو جانتی ہے کہ دو ثلث فوج
سلطان روم کی غیر ملک کی رہنے والی
ہے۔ اور یہ باشی بزوقون کا سردار
اسکیٹن پاشا اپنے وطن یعنی انگلستان
کے قصبہ یارکشائر میں بھی ویسا ہی مشہور
تھا جیسا کہ اب سلطنت عثمانیہ میں مشہور
ہے۔ اپنے وطن میں وہ ٹام اسکیٹن
کہلاتا تھا اس سے زیادہ شریر لڑکا
کبھی استاد کو نہ ملا ہوگا۔

وہ ایک روز گھر سے بھاگا اور جا کے
انگریزی فوج میں بھرتی ہوگیا تین چار
سال نوکری کی پھر اپنے ایک افسر
سے لڑا۔ اُسے خوب مارا وہاں سے
بھاگا اور سلطان کی فوج میں بھرتی ہوگیا
یہ وہی حضرت ہیں جو اب اسکیٹن پاشا
کہلاتے اور باشی بزوقون کے کپتان
ہیں خیریت سے عمر اکیس برس کی ہونے
آئی لیکن مزاج میں ویسی ہی شرارت اب
بھی موجود ہے۔ جسوقت سے فوج
برج ڈلسگنو کے جوار میں آئی ہے وہ
اس سرا کا بڑا سرپرست ہے اگر اسکے
ایسے چند سرپرست اور سرا والے کو ملجاتے
تو اسوقت تک اسکے پاس بہت کچھ ہوتا
بشرطیکہ وہ لوگ نقد دیتے کیونکہ ہمارے
پاشا صاحب کو شراب پینے پلانے کا
شوق تو بہت تھا لیکن قیمت دینے سے
بالکل نفرت تھی۔ انکی شاہ خرچی کا تجربہ اسوقت
تک بھٹیاری کو صرف قرض ہی کے پیرایہ
میں ہوا تھا۔ ہمارے پاشا صاحب کا قول
تھا کہ اس سے زیادہ کوئی بیوقوف نہیں
جو قیمت دیکے چیز خریدے اور یہی سبب تھی
کہ اب وہ کولاجان کے بہت قرضدار
ہوگئے ہیں
آخرکار کولاجان کو ضبط کا یارا نہ رہا اور

یعنے کا لے ریچھ کا سر۔ نام سرا کا ہے
جسکی وجہ تسمیہ لفظا ہر ریچھ کا منھ ہے
جو اس سرا کے دروازہ پر بطور نشان
کے لگا ہوا ہے۔

آج سہ پہر کو جب یہ کپتان مع اپنے ولی دوستون کے حسب معمول آیا اور شراب مانگی تو اسنے صاف صاف کہدیا کہ پہلے روپیہ دلوا دیجئے اُسکے بعد شراب کا نام لیجئے کپتان نے غصے سے کہا کہ تجھے میرا اعتبار نہین آج شام ہوتے ہوتے تیرا سب روپیہ تجکو پہونچ جائیگا اتنا کہا اور چلدیئے اصل یہ ہے۔ کہ بیچارے باشی بزوق اکثر مفلس رہتے تھے۔ سلطان روم تنخواہ معقول دیتے تھے لیکن مہینون کے بعد تقسیم ہوتی تھی رات آئی اور اسکے ساتھ ہی ساتھ باشی بزوقون کا کپتان پہونچا۔

سرائے کی کھڑکی مین کوئی بیٹھا ہوا اس کپتان کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اس سرائے مین اسکیٹن کے آنیکی وجہ صرف شراب ہی نہ تھی۔ کولا کی ایک لڑکی زلینہ تھی اسکی پیاری پیاری صورت ہمارے کپتان کو بھاگئی تھی۔ زلینہ بھی کپتان سے مانوس ہو گئی تھی۔ جو ہین اسکیٹن پاشا آکے میز کے پاس بیٹھا یہ دوشیزہ اسکے پاس پہونچی

اسکیٹن۔ تمہاری ما ن کہان ہین

زلینہ۔ اندر مودی خانہ مین۔

اسکیٹن۔ تمہاری مان کا خیال ہے۔ کہ آج مین اُسکا حساب پاک کر دون گا۔

زلینہ۔ نہین یہ تو نہین خیال نہین ہے بلکہ وہ تو کہتی تھین کہ مین خوب جانتی ہون کہ ایک حبہ بھی وصول نہ ہوگا۔

اسکیٹن۔ (قہقہہ لگا کے) تعجب کی بات ہے۔ کہ میرے سب قرضخواہون کو اسقدر جلد میری طرف بدگمانی ہو گئی ہے۔

زلینہ۔ وہ تم سے بہت ناراض ہین

اسکیٹن۔ مین سچ کہتا ہون کہ مین نے بہت کوشش کی کہ کہین سے روپیہ بہم پہونچاؤن۔ مین اپنے سب ساتھیون کے پاس گیا۔ اور اپنی حالت بیان کی مین نے صاف صاف کہدیا کہ مین کولا جان کی حسین لڑکی سے محبت کرتا ہون۔ اور میری محبت نہین قائم رہسکتی۔ تاوقتیکہ مین یہ قرضہ نہ ادا کر دون۔ یہ کہکے اسکیٹن نے ہاتھ پکڑ کے شرمائی ہوئی زلینہ کو اپنے زانو پر بیٹھا لیا۔ اور اسکے لب لعلین کے بوسے لینے لگا

زلینہ۔ تو کیا اُنھون نے تمہین روپیہ دیا

اسکیٹن۔ نہین کسی کے پاس تھا ہی نہین۔

زلینہ۔ بڑا غضب ہوا۔

اتنی باتین ہونے پائی تھین کہ گویا اُن
مکلین۔ زلیخہ جلدی سے اپنے عاشق
کے زانو سے اُٹھی اور بھاگ کے
پچھواڑے والے دروازہ سے سراے مین
داخل ہوئی۔ اخاہ آگئے،، اس بڑھیا نے
کہا۔ بڑھیا کی قطع یہ تھی۔ موٹا جسم بدقطع بدقوارہ
بدصورت اور اوپر والے ہونٹھ پر
اسقدر روئین کہ گویا مونچھین نکلی ہین۔

اسکپٹن پاشا۔ (نہایت لجاجت
سے) وہان ،،

ضعیفہ۔ اور روپیہ۔

اسکپٹن۔ صبر کرو صبر کچھ مہلت تو دو
کل روپیہ ادا ہو جائیگا

ضعیفہ۔ کل بھی تم یہی جواب دوگے
مین تم سب سوارون سے بخوبی واقف
ہون۔

اسکپٹن۔ نہین اسقدر بدگمان
نہو مین بے ایمان نہین ہون

ضعیفہ۔ اس معاملہ کی تصفیہ کی
دو صورتین ہین۔

اسکپٹن ۔ دو صورتین ؟

ضعیفہ ۔ ہان یا تو میرا قرضہ ادا کر دو یا

اسکپٹن۔ یا

ضعیفہ۔ (کپتان کے چہرہ کی طرف
دیکھ کے) تم مجھے کیا سمجھے ہو۔

اسکپٹن۔ (تعجب سے) یہ سوال تو
بہت نازک ہے۔

ضعیفہ۔ ایک زمانہ مین لوگ مجھے
خوبصورت سمجھتے تھے۔ مین تین شوہر کرچکی
ہون چونکہ میری زندگی انکے ساتھ اچھی
طرح بسر ہوئی اسوجہ سے مین پھر
چاہتی ہون کہ شوہر کرون۔ جیسے آدمی
کی مجھے تلاش تھی ویسے تم نظر آئے ہو
میرے پاس دھن دولت سبھی کچھ ہے
اور مین تمکو آرام سے رکھ سکتی ہون تمہارے
واسطے بہ نسبت زلیخہ کے مین زیادہ موزون ہون

اسکپٹن۔ یہ سنکر سناٹے مین آگیا۔

ضعیفہ۔ بولو۔ دیکھو پھر ایسا موقع نہ
ملے گا۔

اسکپٹن۔ (مجبور ہو کے) نہین مجھے
معاف ہی رکھیئے۔

ضعیفہ (غصہ سے) اہاہ [illegible]
آج سے کبھی اُس لڑکی کے فراق مین
اور مرنہ اسے گا ورنہ بری طرح پیش آؤنگی
بدمعاش آج سے اگر تو میرے مکان
پر آیا تو خوب پٹواؤنگی۔ یہ کہکر بڑھیا
سراے کے اندر چلی گئی۔

چھٹا باب

آخرش ترک

افسوس اب کچھ نہین ہو سکتا؛ اسکبٹن
پاشا نے دل مین کہا۔
یکایک گھوڑون کے ٹاپونکی آواز آئی
اور ایک ترکی رسالہ دو خوبصورت حسینون
کو بیچ مین لیئے ہوئے اودھر سے گزرا
ہماری ناظرین سمجھ تو گئے ہونگے
کہ یہ دونون کون ہین۔ انمین سے ایک
کیتھرائن بیگم اسقوطری اور دوسری
اسکی کوکا ایلگزینہ ہے۔ جو برج ڈلسکنو
کو جا رہی ہین۔ اسکبٹن نے فوراً ان
دونون کو پہچان لیا۔ چند ہی مہینے گزرے
تھے جب اسکبٹن پاشا رخصت پر گیا
تھا تو بیڈن بیڈن مین ایلگزینہ سے
تعارف ہو گیا تھا۔ ہمارا آئرش ترک
حسن پرست تو تھا ہی جہان کوئی اچھی
صورت دیکھتا پھنس جاتا۔

تھا طرحدار آپ بھی لیکن
رہ نہ سکتا تھا اچھی صورت بن

ایلگزینہ نے بھی اسکبٹن پاشا کو پہچانا
اور دور ہی سے صاحب سلامت کی
اسکبٹن پاشا (اپنے دل مین) ہم
یہ لوگ برج ڈلسکنو کو جا رہے ہین
اہاہ آج سنا تھا کہ رات کو چند عورتین
آنیوالی ہین وہ یہی ہین۔ موقع تو اچھا
ہے۔ چلو چلکے ایلگزینہ کو نسبت پیغام
وہین اُسکے پاس دولت بہت ہوگی
برج مین میری رسائی بھی ہے چلو
عثمان آغا کے پاس چلین اُسکا رسالہ
برج کے باہر پڑا ہوا ہے۔ وہ گارد کے
سب حالات جانتا ہوگا۔
جو ہین اسکبٹن نے اس آئرش ترک
یعنے عثمان آغا کا نام لیا ویسے ہی
عثمان آغا گھوڑے پر سوار سامنے آتا
ہوا نظر آیا۔
اسکبٹن کو دیکھکے عثمان آغا گھوڑے
سے اتر پڑا۔ گھوڑے کو ایک درخت
سے باندھا اور خود اسکبٹن کے پاس
آیا دونون پرانے یار تھے۔
عثمان آغا۔ بھئی خوب آئے۔
اسکبٹن۔ ہا ہم تو تمہین ڈھونڈھتے
تھے۔
عثمان آغا۔ سچ کہو۔
اسکبٹن۔ ہان۔ تمہارا رسالہ تو
برج کے باہر ہے نا؟
عثمان آغا۔ ہان۔
اسکبٹن۔ اچھا اگر برج مین جانا چاہین
تو کیا ہم جا سکتے ہین۔
عثمان آغا۔ برج مین جانے کی
تمہین کیا ضرورت ہے
اسکبٹن۔ (آنکھ سے اشارہ کرکے

وہان ایک لیڈی سے مجھے ملنا ہے
عثمان آغا - اہاہ - شیطان کیون
اسکپٹن - سخت ضرورت ہے -
عثمان آغا کہین یہ لیڈی بیگم اسقوطری تو نہین -
اسکپٹن - نہین نہین اُسکی کوکا ایلکز یبہ
عثمان آغا - اندر جاتا تو بہت مشکل ہے
اسکپٹن - کیون -
عثمان آغا - پھاٹک پر ایک سنتری ہے - اور بغیر پرمٹ کے تم نہین جاسکتے
اسکپٹن - دستوحش ہوکے - تم اچھا تو پھر کیا کیا جائے -
عثمان آغا - مین چاہون تو تمکو پرمٹ بتا سکتا ہون -
اسکپٹن - خوش ہوکے - تم بتا سکتے ہو -
عثمان آغا - بیشک لیکن ایک شرط ہے -
اسکپٹن - وہ شرط کیا ہے -
عثمان آغا - سنو تمہین برج مین معشوقہ سے ملنا ہے اور مجھے - [illegible] معاملہ ہ،، اسکپٹن نے نہایت آ[illegible] سے کہا وہ سمجھ گیا کہ اسکی غرض زلیخہ سے ہے
عثمان آغا نے اور [illegible] اس [illegible] یونس کو بھی مجھسے محبت ہے - میرا انتظار کررہی ہوگی - لیکن وہ کمبخت بڑھیا ــــ ،،
اسکپٹن - مین سمجھ گیا - بڑھیا تمہارے خلاف ہوگی -
عثمان آغا - بس یہی بات ہے اور وجہ یہ ہے - کہ اس [illegible] شراب کے کچھ دام بھر آئے مین شراب مین نے صرف اس غرض [illegible] کہ اس مہ جبین سے بات چیت کرنے کا موقع ملے -
اسکپٹن - ہان ہان ورنہ تم واہیات شراب کیون پیتے -
عثمان آغا - اور یہ تو دیکھو کہ اس بڑھیا نے کہا کیا - وہ کہتی ہے کہ اگر اب مین تمکو یہان دیکھونگی تو کھولتا پانی تیرے ڈال دونگی -
اسکپٹن - خوب -
عثمان آغا - مجھسے اور اس مہ جبین سے آج رات کو ملنے کا وعدہ ہے اپنے گھر سے نکلے تو سرا مین جا نہین سکتے
اسوقت تک اسکپٹن کو یہ خیال تھا کہ اسکا کوئی رقیب نہین ہے لیکن عثمان آغا کے اس بیان سے اُسے معلوم ہوا کہ صرف مین ہی زلیخہ کا چاہنے والا نہین ہون اس ہرجائی سے اورون سے بھی یارانہ ہے -

ذرا دیر کے بعد اسکپٹن نے کہا مین
اس بڑھیا سے بخوبی واقف ہون
جو کہا ہے۔ کرے گی۔
عثمان آغا نے غور کرکے کہا جی
ایک تدبیر ہے۔ یعنی تم اپنا لبادہ اور
ٹوپی مجھے دیدو اور اسکے عوض مین
اپنی ٹوپی دیتا ہون۔ تم برج مین چلے
جاؤ اور اندر ہوتے نکلے اگر کوئی تمسے پوچھے
کہ تم کون ہو تو کہدینا کہ مین اسمعیل بے
کے ساتھ آیا ہون۔
اسکپٹن۔ (متحیر ہوکے) اسمعیل بے
عثمان آغا۔ ہان آج رات کو اسمعیل بے
مع اپنے ہمراہیون کے برج مین رہینگے
اسکپٹن مسکرایا۔ اُسنے خیال کیا کہ اس
سے بہتر موقع عثمان آغا سے بدلہ لینے
کا نہین ملسکتا اُسنے اپنا لبادہ اور ٹوپی
عثمان آغا کو دی اور اُسکی ترکی ٹوپی
لے کے خود پہنی اور بولا اب
عثمان آغا۔ ایلن۔
اسکپٹن۔ مین تمہارا بہت ممنون ہوا
خدا حافظ۔
یہ کہکے اسکپٹن وہان سے چلا لیکن
تھوڑی دور پھرکر ایک درخت کے
آڑ مین ٹھہر کر دیکھنے لگا کہ عثمان آغا کیا
کرتا ہے۔

عثمان آغا نے ٹوپی پہنی لبادہ اوڑھا
اور سرا کے دروازہ پر پہونچکر دستک
دی۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس بھیس مین
کوئی مجھکو نہ پہچان سکے گا۔ اور رات
بھر سرائے مین مسافرانہ رہنے کا موقع
لجائیگا۔
سراوالی نے کھڑکی مین سے دیکھا اور
ٹوپی اور لبادہ پہچانا۔ اُسے عثمان آغا
اسکپٹن کا دھوکا ہوا اور اسنے کہہ
پھر اسی فراق مین آیا ہے۔
ہمارے ناظرین کو وہ گفتگو تو یاد ہوگی
جو بڑھیا اور اسکپٹن مین ہوئی تھی اور
جسکی وجہ سے یہ بڑھیا اسکپٹن سے جلی
ہوئی تھی۔
بڑھیا کے یہان دو مستند سے نوکر
تھے عثمان آغا پر ٹوٹ پڑے۔ کچھ دیر
تک تو عثمان آغا گھبراہٹ مین پٹا کیا
آخر طبنچہ سر کیا۔ وہ لوگ سرا مین بھاگے
عثمان آغا سر جھکائے اپنے رسالہ مین
آیا اور شرم سے اس واقعہ کا کسی سے
ذکر بھی نہ کیا۔
اسکپٹن نے برل لاڈرڈیل کو بتادیا
اور اسطرح سے ہمارا نوجوان برج مین
داخل ہوا اور اسمعیل بے کی تدبیر مین
رخنہ پڑا۔

ساتوان باب

وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

برج ڈلسگنو کے اس کمرہ کی کیفیت جو
اُسوقت دیکھنے کے قابل تھی جبکہ روی
افسر اسمعیل بے معہ اپنے ہمراہیون کے
شمشیر برہنہ داخل ہوا۔
جس ترک نے کچھ روپیہ لے کے
ہماری نوجوان اور اُسکے ساتھی کو یہ
زینہ بتایا تھا اسی نے بطمع زر آسنے
کا حال جاکر اسمعیل بے سے بیان کیا۔
جب اسمعیل بے کمرے مین داخل
ہوا تو بادری صاحب کو ہاتھ مین کتاب
لیے ہوئے کیتھرین کا ہاتھ ہمارے نوجوان
کے ہاتھ مین دیکھکر وہ سمجھ گیا کہ کیا واقعہ
ہے۔
کچھ دیر تک وہ حیرت سے چپکا کھڑا رہا
پھر غصہ ہو کر کہا "کیا عقد ہوگیا"۔
کیتھرائن۔ "خوش ہو کے ہان عقد
ہوگیا۔ ابھی میری عمر کا اکیسوان برس
ختم نہین ہونے پایا ہے۔ مین اب صاحب
شوہر ہوگئی اور اب اسقوطری کی ریاست
سے مجھے لے کے تم نہین پاسکتے۔"

جو نہین اسمعیل بے داخل ہوا تھا نوشاہ
یعنی ہمارا نوجوان اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔
داہنے ہاتھ سے اسنے اپنی تلوار کھینچی اور بائین
ہاتھ مین طپنچہ لیا اسکی ساتھی نے بھی ایسا ہی
کیا اُنکے اور زینے کے درمیان مین اسمعیل
اور اسکے ساتھی تھے۔
اسمعیل بے۔ "بہت غصہ سے اپنے
ساتھیون سے مخاطب ہو کر ہان لے
بہادران دونون کتون کو ٹکڑے ٹکڑے
کرڈالو لیکن ان دونون دوستون نے انکے
حملہ کا انتظار نہین کیا خود ہی انپر جا پڑے
اور تلوار چلنے لگی۔
ہمارے نوجوان یعنی لال کپتان
اور اسمعیل بے کا سامنا ہوا۔ لال کپتان
نے تلوار چلائی اسمعیل بے نے تلوار پر
روکی لیکن تلوار اس زور سے پڑی کہ
اسمعیل بے کی تلوار کے دو ٹکڑے ہوگئے
اور اسکی گردن سے اسمعیل بے گر پڑا۔
اپنے افسر کو گرتے ہوئے دیکھکر ترک
سمجھے کہ وہ مارا گیا اور منتشر ہوگئے لال
کپتان اور اسکی ساتھی زینہ مین داخل ہوئے
اور دوڑتے ہوئے عرض بان ہو گئے بعجلت
انھون نے چارون طرف دیکھا لیکن
کوئی راستہ برج سے باہر نکلنے کا نہ پایا
دیوار کے روزنون مین سے مشعلون کی

روشنی دکھائی دیتی تھی اور آوازون سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ جاگتے جاتے ہین یکایک انکی نظر اس زینہ کے دروازہ پر پڑی جو برج کی چھت پر گیا تھا اس مین ایک لمپ ٹمٹما رہا تھا جسکی دھندلی روشنی مین جو ڑی جو ڑی سیڑھیان کسی قدر دکھائی دیتی تھین

لال کپتان - ہملوگ تو گویا جال مین پھنس گئے ہین کہ جس سے نکلنے کی کوئی صورت ہی نظر نہین آتی -

لاڈر ڈیل - بیشک وہ لوگ اپنے افسر کے گرنے سے گھبرا گئے ہین اسکو ہوش آیا اور وہ لوگ مثل بھڑون کے ہمارے لپٹ گئے -

لال کپتان - اگر جان بچ گئی تو آج کا دن بھی تمام عمر یاد رہیگا -

اب ہتھیارون کی جھنکار اور پیرون کی آہٹ زیادہ زور سے آنے لگی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ قریب آتے جاتے ہین -

لاڈر ڈیل - اب وقت نزدیک آگیا سوائے مارنے اور مرجانے کے کوئی چارہ نہین -

لال کپتان - افسوس کہ اسوقت موت آئی جسوقت میرے ملک یعنی پنجاب اسکو اسقدر میری ضرورت ہے - لیکن آجکل میرے مرنے سے ملک کو بہت نقصان پہونچے گا -

لاڈر ڈیل - ان دیوارون کو توڑ کے نکلجانا تو غیر ممکن ہے اور نہ ہمارے پر ہین کہ اڑ کر نکلجائین آؤ اس سامنے والے زینہ سے چڑھین - خدا جہان لے جائے - بہر طور جو حالت ہماری یہان ہے - اس سے بدتر حالت تو ہو نہین سکتی -

لال کپتان - رائے تو معقول ہے - اگر زینہ کے ذریعہ سے ہم قلعہ کے کوٹھے پر پہونچگئے تو صرف ایکسو فیٹ کے قریب بلندی سے ہم بحیرہ آڈریاٹک مین کود جاسکتے ہین -

اتنا کہکے کپتان چھت کے زینہ پر پہونچا اور لاڈر ڈیل کے ساتھ چڑھنے لگا - یہ دونون وہی تین سیڑھیان چڑھنے پائے تھے کہ مسلمان سپاہی صحن مین پہونچے چونکہ انکے پاس مشعلین اور لالٹینین تھین انھون نے فوراً دیکھ لیا کہ مفرور یہان بھی نہین ہے -

حسن - یہانتک سب بند ہین صرف یہ زینہ کھلا ہوا ہے اسی راستہ سے وہ لوگ گئے ہونگے یہ کہکے اسمعیل سے

اور حسن المولا سب کو ساتھ لے کے "
سیڑھیوں سے کوٹھے کی طرف چلے
اب چاند کسی قدر بلند ہو چکا تھا بھینی
بھینی چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔
جب مسلمان کوٹھے پر پہونچے تو
انہوں نے دیکھا کہ کوٹھے کے اُس
کنارہ پر جسکے نیچے بحیرہ آڈریاٹک موجین
مار رہا ہے۔ دونوں دوست کھڑے
ہوئے ہیں۔
اسمعیل بے۔ بندوق سر کرو
یکایک بندوق کی آواز آئی اور دونوں
نوجوان بحیرہ آڈریاٹک میں گرے۔

آٹھواں باب

کشتی

کیا یہ دونوں مر کے گرے یا اپنے دشمنوں
سے بچنے کی غرض سے وہ ازخود سمندر
میں کود پڑے بحیرہ آڈریاٹک کے پانی
نے دو نوجوان جری بہادروں کو اپنے
کنار عافیت میں لیا یا وہ مجروح مقتولوں
کو۔ ایسے ہی سوالات اسوقت ہر ایک
کے دل میں پیدا ہوتے تھے اہل اسلام
وہاں کے اسی کنارہ قلعہ پر پہونچے اور جھک
کر نیچے دیکھا مگر کچھ دکھائی نہ دیا۔

اسوقت بہت سرد ہوا چل رہی تھی
جنگل کے درختوں اور سمندر کے پانی
سے جو اس قلعہ کے پہاڑی دیوار سے ٹکر
کھاتا تھا عجب ہولناک آواز آرہی تھی
کیا یہ سمندر ہمارے نوجوان اور اسکے
بہادر ساتھی کے حال پر رو رہا ہے۔
جنہوں نے اسکے گود میں تڑپ تڑپ
کے جان دی یا اس بات پر نعرہ خوشی
کر رہا ہے۔ کہ دونوں بہادروں نے اسکے
دامن میں پناہ لی۔
رات ایسی اندھیری اور چاندنی ایسی
ہلکی تھی کہ نیچے کچھ صاف دکھائی نہ دیتا
تھا۔
حسن۔ دیکھو دیوار میں چھپا ہوا ایک ہاتھ
میں ایک مشعل لیئے ہوئے جھانک رہا تھا
چلو سنو تو یہ کسی کے کراہنے کی آواز ہے
اسمعیل بے۔ اجی یہ دریائی چڑیوں
کی آواز ہے۔
حسن۔ مجھے یقین ہے کہ انکے گولی
ضرور پڑی۔
ہمراہی۔ بیشک گولی ضرور پڑی۔
حسن۔ بیشک۔ میں نے اُس کشیدہ
قامت شخص کو جو سرخ کپڑے پہنے تھا دیکھا
تھا۔ وہ کودا نہیں وہ قلعہ پر سے گر پڑا
اسمعیل بے۔ اب کسی کو کیا معلوم کہ

اسکے نیچے پہاڑ ہے۔یا پانی؟
بڈھا مکاندار۔حضور اسکے نیچے پانی ہے
اور بہت گہرا۔
اسمعیل بے۔اور اگر یہاں سے کوئی
شخص کودے تو وہ زندہ رہیگا یا مرجائیگا
مکاندار۔خدا معلوم کوئی شخص یہاں
سے پھاندا نہیں۔
اسمعیل بے۔اچھا۔کتنی دور تیرنے
کے بعد کودنے والے کو خشکی مل سکتی
ہے؟
مکاندار۔چاہے جسطرف جائے دوسو
فیٹ تیرنا پڑے گا۔
اسمعیل بے۔ہم وقت برباد کر رہے
ہین۔چلو ساحل پر چلو۔حسن! تم
جنوب کی جانب جاؤ اور مین شمالی جانب
جاؤن گا جو اس شخص کا پتہ لگائے اسکو
ایکسو اشرفیان انعام ملینگی لوگ مشعلین
لیکر ساحل پر پہونچے اور تلاش کرنے لگے
مگر کچھ پتہ نہ لگا۔
ایک ترکی افسر۔کل دونون کی
لاشین اُبھرینگی۔
یہ سن کے اسمعیل بے کے چہرہ پر شک
کے آثار نمایان ہوئے اُسے اس بات کا
یقین نہین ہوا کہ جو بہادر نوجوان اسکی تدبیر
مین خلل انداز ہوا وہ بحیرہ آدریاٹک مین
ڈوب مرا۔اُسوقت تک اسمعیل بے کو یہ
نہین معلوم تھا کہ شادی کیونکر ہوئی لیکن اسنے
خیال کیا کہ یہ نوجوان بھی بیگم اسقوطری کے
چاہنے والون مین ہوگا جو وقت پر آکے اسکے
کام آیا۔جبکہ وہ چارون طرف بغور دیکھ
رہا تھا اسکو سمندر مین دور پر کوئی سفید
سفید چیز نظر پڑی۔
اسمعیل بے نے۔یہ سامنے کسی جاتی
ہوئی کشتی کے بادبان دکھائی دیتے
ہین۔یا میری نظر کی غلطی ہے۔
ایک افسر۔حضور یہ شاید کسی ماہی گیر کی کشتی
ہے جو اب کنارہ کی طرف آرہی ہے
اسمعیل بے۔(بہت غور کرکے) مجھے
تو یہ معلوم ہوتا ہے۔کہ یہ کشتی وسط سمندر
مین جارہی ہے۔
دوسرا شخص۔بیشک
اسمعیل بے۔اب تلاش کی ضرورت
نہین ہے۔جن لوگون کے ہم متلاشی ہین
وہ اسی کشتی مین ہین۔جب وہ دونون
قلعہ پر سے کودے تھے تو یہ کشتی قلعہ کے
قریب سے جارہی تھی بس وہ اس کشتی
پر سوار ہوگئے اور اب بھاگے جاتے ہین
اس مجمع بھر مین کسی کو اس رائے سے
اتفاق نہ تھا۔ہر شخص کو یہی یقین تھا کہ وہ
دونون نوجوان ڈوب گئے۔

اس اثنا مین حسن مع اپنے ہمراہیون کے پہونچا۔

اسمعیل بے۔ کہو کیا خبر لائے۔

حسن۔ کہین پتہ نہین لگا۔

اسمعیل بے۔ کسی ماہی گیر کی کشتی بھی ساحل سے سمندر کی طرف جاتے دیکھی تھی؟

حسن۔ جی ہان حضور

اسمعیل بے۔ سو بس وہ تو ہمارے مجرم اس کشتی مین تھے۔ خیر صبح کو کم از کم بیس بیس میل ساحل پر دونون جانب تلاش کروا اور دریافت کرو کہ وہ کشتی کسکی ہے اور مشتہر کردو کہ جو شخص ہمارے مجرمون کو پتہ لگا کے گرفتار کرادیگا سوا شرفیان پائیگا۔

حسن۔ بہت خوب

اسمعیل بے۔ (حسن کو الگ لیجا کر) ٹھیک بارہ بجے رات کو برج مین افسرون کو جمع کرنا مجھے کچھ صلاح کرنا ہے۔ اب ریاست اسقوطری ہمارے قبضہ سے نکل گئی لہذا ہمین بہت کوشش کرنا چاہئے ورنہ اسقوطری کے جنگی جہاز دشمن کے شریک ہو جائینگے لیکن اگر وہ ڈیوک گا مین جبل اسود والون کو شکست ہو جائے تو اسقوطری والے کم از کم کسی کے شریک تو تہو سکین گے۔

حسن تو اس کام کو انجام دینے گیا اور اسمعیل بے برج مین داخل ہوا۔

نوان باب

اسمعیل بے کی تدبیر

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی آہ یہ کیسی مرے اللہ نئی

اسمعیل بے سیدھا اس کمرہ کی طرف چلا جسمین کیتھرائن بیٹھی تھی۔ بلا اطلاع کرائے یہ کمرہ مین داخل ہوا۔ دیکھا کہ دونون لیڈیان اس کھڑکی مین کھڑی ہوئی ہین جو سمندر کی طرف ہے۔ اور جھک کر نیچے دیکھ رہی ہین کیتھرائن کو با این ہمہ کبر و غرور اس شخص کے واسطے تشویش تھی جسنے اسکے واسطے ایسی جانبازی کی۔ اُسنے فوراً باورچی ایوان صاحب کو حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا اور انکی زبانی معلوم ہوا کہ دونون نوجوان کوٹھے پر پہونچے اور مسلمانون کی گولیون سے بچنے کے واسطے سمندر مین کود پڑے۔

کیا شادی ہونے کے ساتھ ہی فلک نے مجھے بیوہ بھی کردیا؟ کیتھرائن نے

اسپنے دلہن کہا اور کھڑکی سے سمندر کیطرف
دیکھنے لگی وہ غور سے سن رہی تھی کہ کچھ
ایسی آواز آ رہی ہے جس سے معلوم ہو کہ کوئی نوجوان
ڈوب رہا ہے دونوں جانب ساحل پر
قلعہ کی دیواروں سے دور تک مشعلوں کی
روشنی معلوم ہوتی تھی اہل اسلام کے سلسلے
اور برا بھلا کہنے کی آوازیں کان میں آتی تھیں
لیکن کہیں اس بہادر کا پتہ نہ لگتا تھا جس نے
اسکے واسطے اپنی جان دینا قبول کی اسمٰعیل
بے کے داخل ہونے سے دونوں لیڈیوں نے
سمندر کیطرف سے منہ پھیرا اور اسکی طرف
متوجہ ہوئیں۔ اسمٰعیل بے۔ کیتھرائن پیاری
تو تمھاری چل گئی۔ اب تم صاحب شوہر ہو گئیں
اور تمھاری سلطنت بچ گئی۔

کیتھرائن ہاں اور اب میں امید کرتی ہوں
کہ تم قلعہ کا پھاٹک کھلوا کے مجھے یہاں سے
جانے دو گے۔ اسمٰعیل بے۔ (مسکرا کے) یہ جلدی
وہ رشتہ جو اس پادری نے قائم کیا تھا۔
میری تلوار نے قطع کر دیا تمھاری شادی ضرور ہوئی
لیکن اب تم بیوہ ہو۔

کیتھرائن کیا میرا شوہر مارا گیا۔
اسمٰعیل بے۔ ہاں۔
کیتھرائن (غرور کے ساتھ مسکرا کے) نہیں کبھی نہیں
یہ کلمہ (اسمٰعیل بے) کو بہت ناگوار گذرا۔
اسے یہ خیال بھی نہ تھا کہ کیتھرائن اس اصل واقعہ
سے واقف ہے
اسمٰعیل بے۔ (نہیں تمہارا شوہر مر گیا آہ)
اسمیں تمھیں شک کیوں ہے۔
کیتھرائن۔ کیونکہ یہ بات غلط ہے۔
تمھاری گولیوں سے اپنے تئیں
بچانے کیواسطے لال لیبیان اور اس کا
ساتھی سمندر میں کود پڑے۔
اسمٰعیل بے۔ اور ڈوب کے مر گئے
کیتھرائن۔ اس کا یقین نہ کرو۔ وہ ماہی
گیروں کی کشتی جو اب سمندر کی طرف جا رہی ہے
اسوقت قلعہ دیوار کے نیچے سے گذری تھی
یقیناً وہ دونوں بہادر ڈوبے نہیں بلکہ اس وقت
اس کشتی میں بخیریت موجود ہیں اسمٰعیل بے نے
اس پر بحث کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن وہ
اس امر کو تحقیق کرنا چاہتا تھا کہ یہ نوجوان کون تھا
جس نے ایسے وقت پر اسکے معاملات میں دخل دیا

بچ گیا اور زندہ ہے تو میں بلاشک مرے
آتے ہی بلا درنگ گلا کاٹ اتار دونگا جو تمکو مجبور
کریگا کہ دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرو
اور اس وقت میں اس بات کا خیال رکھونگا
کہ سوائے میرے کوئی دوسرا شخص تمہیں شوہر
نہ ملنے دے واسطے نہ ملے جب تک وہ وقت آئے
تم اسی مقام پر قید ہوگی۔

کیتھرائن (گھبرا کے) یہ تو بہت ہی بیجا ہے۔

اسمٰعیل بے۔ اچھا دیکھو جان ہلینا جس وقت
حلب کو وطن ہوا تو وہ شخص ایک لڑکا تھا نہ
اس کا کوئی سرپرست تھا نہ اس کے پاس
دولت تھی۔ اس نے کیا کیا نہ کیا ہوگا۔
مگر آج وہی جان ہلینا البتہ کا گورنر ہے۔
اور دنیا میں اسمعیل بے کے نام مشہور ہے۔
یہ شخص جس نے میری تدبیر میں رخنہ ڈالا
جبل اسود کی اس فوج کا کوئی افسر ہے
جو درہ ڈولوکا میں پڑی ہوئی ہے۔
تین دن کے اندر میں اس فوج کو بھگا دونگا۔
جبل اسود کو برباد کردونگا اور وہاں کے
باشندے پچھتائینگے۔ کہ کیوں انہوں نے اپنے

ما لک سلطان روم سے مخالفت کرکے یہ آفت اپنے
سر لی۔

کیتھرائن۔ (جوش میں آکر) ترکوں نے کبھی جبل
اسود کے آزاد پہاڑی لوگوں پر فتح نہیں پائی
اور اس علیائی قوم کو مسلمانوں کے ہاتھ سے
برباد ہوتے ہوئے دیکھ کے چپکا نہ بیٹھ رہے۔

اسمٰعیل بے۔ اچھا پہلے اس تو لو چاہے جبل اسود
والوں کی فتح ہو چاہے شکست لیکن تم میرے
ہاتھ سے نکل نہیں سکتیں۔ میں تمکو یہیں
قید رکھونگا جبتک میں یا تو اس امر کو تحقیق
نہ کرلوں کہ یہ اجنبی لال کپتان مر گیا یا اسے
گرفتار کرکے قتل نہ کروں۔ اسوقت تمہیں
اختیار ہوگا۔ کہ مجھے قبول کرو۔ عرصہ گذرا کہ تمہارے
باپ نے صرف اس خطا پر مجھے گھر سے نکال دیا تھا
کہ میں نے تمہاری طرف محبت کی نظر سے دیکھا
لیکن مجھے یہ کل واقعہ معلوم ہوتا ہے زمانہ
نے اب مجھے بدلا لینے کا موقع دیا ہے
اور قسم ہے مجھے اپنی جان کی کہ دنیا کی کوئی
چیز اب مجھے اس ارادہ سے باز نہیں

اور خلل انداز ہوا۔

اسمٰعیل بے۔ یہ کون شخص تھا جسنے تمہارے
واسطے اپنی جان تک عزیز نہ کی؟

کیتھرائن۔ ابھی ابھی تو میں نے اسکا نام لیا تھا۔
وہ لال کپتان کہلاتا ہے۔

اسمٰعیل بے۔ عرف تو اچھا ہے۔ لیکن کیا
اس کا اور کوئی نام نہیں؟

کیتھرائن۔ دوسرا نام تو نہیں معلوم۔

اسمٰعیل بے کی تیوریاں چڑھ گئیں اُسے
خیال ہوا کہ کیتھرائن اُسے دھوکا دیتی ہے۔

اسمٰعیل بے۔ ایسی بات چھپانا بالکل بیکار ہے۔
کیتھرائن۔ بیگم اسقطری کے عاشق کا نام چھپا
نہیں رہ سکتا۔ کیتھرائن۔ میرا عاشق! نہیں نہیں
یہ خیال تمہارا بالکل غلط ہے بلکہ جہاں تک
مجھے یاد ہے۔ اس سے پیشتر میں نے اس شخص کی
کبھی شکل بھی نہیں دیکھی تھی۔

اسمٰعیل بے سکتہ میں آگیا۔

کیتھرائن۔ تم نے خود شرطیں مقرر کی تھیں۔
جنکے مطابق مجھے گرفتار ہونا چاہئے تھا۔
انکی میعاد ختم ہونیکے پیشتر بالوخمن صاحب
شوہر ہوجاتی یا اپنی سلطنت سے ہاتھ دھوتی۔
یہ اجنبی شخص آیا اور جب میں نے اس سے اسکا نام
پوچھا تو اس نے لال کپتان بتایا۔ میرے واسطے یہ کافی
تھا۔ جو شرطیں میں نے مقرر کیں انہیں اس نے
منظور کیا۔ مجھے شوہر کی ضرورت تھی تاکہ میرے
مطلب کا آلہ ہو وہ میرا عاشق تو اُس وقت بھی
نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک آلہ ہے جس سے
ایسی مشکل کے وقت میں نے کام لیا۔

اب اسمٰعیل بے کو یقین ہوگیا کہ کیتھرائن
سچ کہتی ہے۔

کیتھرائن۔ تمہاری تدبیر پٹ پڑی اب قلعہ کا
پھاٹک کھلوادو اور مجھے میرے گھر جانے
دو اسمٰعیل بے مسکرا کے بولا میں تو کہہ چکا
کہ تمہاری یہ چال چلے گی لیکن آخر میں بازی میں
ہی جیتونگا۔ کیتھرائن کا چہرہ لال ہوگیا
لیکن ضبط کرکے اس نے کہا میں سمجھی نہیں
مہربانی کرکے اس کا مطلب بیان کیجئے۔

اسمٰعیل بے۔ تمہاری شادی ضرور ہوئی لیکن
اول تو تم بیوہ ہو ہی گئی ہو اور بالفرض
تمہارا شوہر یعنی لال کپتان میرے سامنے سے
بھی گولی سے بچ جائے اور پھاٹک پر موجود ہوں

رکھ سکتی۔ تمہاری صورت نے مجھے جلا
وطن کرایا۔ مجھے میرا ملک چھڑایا
اور اب اس کا بدلہ صرف تمہاری ذات
سے ہو سکتا ہے۔ یہاں سے بھاگنے
کا خیال بھی نہ کرنا کیونکہ میں نے پہرہ چوکی
کا بخوبی بندوبست کر لیا ہے۔ کل میں درہ
ڈلوکا پر حملہ کرونگا اور جب واپس آؤنگا۔
تو تم کو مجھے قبول کرنا پڑیگا۔
یہ کہکے اسمعیل بے کمرہ میں چلا گیا۔

دسواں باب پیش قدمی

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست
بارہ بجے رات کو سب افسر جمع ہوئے۔
اور مشورہ ہوا۔ چونکہ کمانڈر انچیف
یعنی اسمعیل بے کے آنے کا پہلے سے
خیال تھا لہذا ہر چیز تیار رکھی گئی تھی۔ ترکوں نے
دس ہزار فوج بہ بہ جوہان کے نواح میں جمع کی تھی۔
اور گو کہ انہوں نے کہا تھا کہ یہ فوج صرف محافظت
کی غرض سے رکھی گئی ہے لیکن دور اندیش
بھاڑی اصلی مطلب کو بخوبی سمجھ گئے تھے
اور جانتے تھے کہ یہ سب ہم پر حملہ کرنا اور ہمارے ملک
کو برباد کرنے کا سامان ہے اس رومی فوج میں اعلیٰ
درجہ کے افسر تھے۔ سلطان روم کی سلطنت بھر میں
مختار پاشا سے بہتر آدمی نہ تھا اور بہشت
سواروں کے افسر کے تمام یورپ میں عثمان
پاشا سے بہتر باشی بزوقوں کا سردار نہ تھا
وہ گھوڑے پر بیٹھا ہوا اس دالمی مسافر
کو بہت تشویش سے دیکھ رہا ہے۔
جو خط استوا کو طے کرکے مغرب کی جانب
جھکتا جاتا ہے۔ لیکن اسوقت اسمعیل بے
کہاں ہیں۔ اُسے دیر کہاں ہوں۔
نور کے تڑکے باشی بزوقوں نے کوچ کیا
عثمان آغا اپنے رسالہ کے آگے آگے
ہے اور قلب فوج کی بھری افسری
بکش پاشا کر رہا ہے جو ہاں [illegible] ہے
کہ سب گھوڑوں سے اتر پڑے ہیں
اور گھوڑوں کی باگ پکڑی ہوئے کھڑے
رہے ہیں سمجھا یعنی وہی ملا کا لیا جو
اپنے مالک کے ساتھ دعا کرنے پر مستعد ہو گیا ہے۔

ٹیڑی دل کی طرح درہ ڈیوگا میں بھیجے
جسے قطرت نے دارالسلطنت جبل اسود
کا شہر پناہ قرار دیا تھا۔ ترکی جاسوس
بھی اس امر کو نہ دریافت کر سکے کہ ان
لوگون کی جماعت کتنی ہے۔ ایک کہتا
تھا کہ ہزار آدمی ہین دوسرا کہتا تھا
پانچ ہزار ہین۔ پس کوئی تعجب کی بات
نہین اگر اسمعیل بے ایسے بہادر لائق
افسر نے درہ مین لڑکر جبل اسود کو شکست
دینے کے بالعوض حکمت عملی سے اُسکے
قلب لشکر پشت کی جانب سے حملہ کرنا بہتر
سمجھا۔ اور وہ فوجی افسر جس نے ایک
تھوڑی سی فوج سے اسمعیل بے کو جسکے
ساتھ دس ہزار فوج تھی ایسا گھبرا دیا
کہ اُسنے سر مکھ ہوکے درہ مین لڑنا مناسب
جانا۔ یہ افسر کون تھا؟ جسطرح ان پہاڑیون
کی فوج کی تعداد کسی کو معلوم نہ تھی اُسی
طرح اس افسر کا نام بھی کوئی نہین جانتا
تھا۔ جبل اسود کا فرمانروا شاہزادہ نکولس
تھا لیکن بقول رومی افسرون کے وہ بھی
طفل مکتب تھا۔

چشمِ بد دور وہ کمسن ہے ابھی کیا جانے
کرتی ہے فوج ادا دلبہ چڑھائی کیونکر

اور کیا یہ وہی طفل مکتب جو ابھی بیرس
ایسے شہر سے جہان حسن پرستی کا مذہب
اسقدر ترقی پر ہے۔ سوائے عیش و
عشرت کے کوئی کام نہین کیا جاتا۔ ہر
وقت وضع کے اختراع کی فکر رہتی
ہے۔ تعلیم پاکے آیا ہے کہ ایک ایسا
تجربہ کار اور لائق فوجی افسر ہوگیا اور
ایک ادنی سی حرکت سے رومی افسرون
کی سب لیاقت خاک مین ملا دی؟
نہین نہین یہ خیال تو بالکل مہمل ہے۔
معلوم ہوتا ہے۔ کہ در پردہ روس نے
مدد دی ہے یہ بھی مشہور ہے کہ جبل اسود
کی فوج کا افسر انھین پہاڑیون مین سے
ہے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہین کہ اسنے روس
کی فوج مین ایسی ہی ضرورت کے وقت
کے واسطے تعلیم پائی ہو۔

لیکن یہ خبرین سچ ہون خواہ جھوٹ یہ
امر یقینی تھا کہ اسنے رومی افسرون کو
تشویش اور فکر مین ڈال دیا تھا۔

عثمان آغا کو جس سے بہتر سوارون کا سردار
سلطان کی فوج بھر مین کوئی نہ تھا حکم
ہوا کہ کوئی ایسا راستہ نکالے جس سے
دشمن کی قلب فوج پر حملہ کیا جا سکے۔
عثمان آغا کو ایک شخص بھی مل گیا
جو عثمان کے خیال مین قابل اعتبار سمجھا
جا سکتا تھا۔ بشرطیکہ اسے اجرت معقول
دیجائے یہ شخص انھین پہاڑون مین رہتا تھا

اور ایک گڈریہ تھا اس سے عثمان آغا کو معلوم ہوا کہ پہاڑ پر ایک پگڈنڈی اُسکے مطلب کی ہے۔

دو ہمراہیون کے ساتھ بندوقین لے کے بظاہر شکار کھیلنے کی غرض سے عثمان آغا اس پگڈنڈی پر چلا۔ گڈریا سچ کہتا تھا یہ پگڈنڈی ناہموار مقامون پر ہوتی ہوئی درہ ڈیوگا سے آدھے میل پر شمال کی جانب نکلی تھی۔

اس راستہ سے توپین لیجانا غیر ممکن تھا البتہ کچھ پیدل یا ایک رسالہ سوارون کا بآسانی جاسکتا تھا اسطرح یہ مسئلہ حل ہوگیا جسنے رومی افسرون کو اسقدر تشویش مین ڈال رکھا تھا رائے یہ قرار پائی کہ دو چار ہزار فوج درہ ڈیوگا مین دشمن کے لشکر کو دھوکے مین رکھے اور بقیہ فوج اس راستہ سے جاکر قلب فوج پر حملہ کرے اگر یہ تدبیر بن پڑی تو پھر فوج مقابل کو غارت کردینا کون بات ہے۔

ایک بجے یہ گفتگو ختم ہوئی۔ صبح کا سپیدہ نمودار ہونے کے ساتھ ہی اسمعیل بے معقول فوج لے کر اس پگڈنڈی پر چلا اور مختار پاشا جھوٹ موٹ کا حملہ کرکے جبل اسود کی فوج کو بھلا دینے پر مستعد تھا بلندی پر ایک جھاڑی مین چھپے ہوئے

دو شخص اس لشکر کو دیکھ رہے تھے جو پگڈنڈی پر جا رہا تھا۔ لال کپتان نے کہا "خدا مالک ہے"، کیونکہ ان دونون شخصون مین ایک لال کپتان خود تھا۔ یہ فوج بے دست و پا ہوکر اپنے تئین ہمارے قابو مین دے رہی ہے۔

گیارھوان باب

درہ کا حملہ

منتخب لوگ اپنے ہمراہ لے کے اسمعیل بے چل نکلا۔

اس پہاڑی پگڈنڈی پر چلنا اور دیوار سطے کرنا جسے خدا نے اہل جبل اسود کی حفاظت کے واسطے حائل کیا تھا کوئی آسان بات نہ تھی۔ دو ہزار باشی بزوق اس کام مین مشغول تھے۔ راستہ ایسا ناہموار تھا کہ ہر سپاہی کو گھوڑے سے اُتر کے ہاتھ پر لگا کے چلنا پڑا علی الصباح ان لوگون نے چڑھنا شروع کیا تھا اور اس غرض سے کہ اس چال کی اطلاع دشمن کی اس فوج کو نہ ہونے پائے جو درہ ڈیوگا مین پڑی ہوئی تھی مختار پاشا دس ہزار فوج لیکر درہ کی طرف یہ دکھانے کو بڑھا کہ گویا وہ درہ سے لڑ بھڑ کے نکل جانا چاہتا ہے بگلون کی آواز آئی ڈھول بجے اور فوج

عثمانی آگے بڑھی لیکن جبل اسود کی
فوج بھی غافل نہ تھی اور جب مختار پاشا
نے ایک دستہ فوج پر دریافت کرنے
کو آگے روانہ کیا کہ دشمن کی فوج خاص
اس مقام پر ہے۔ تو دشمن کی فوج
نے باڑھ ماری اور اس سختی سے لڑی
کہ دستہ کو پسپا ہو کے اصل فوج مین
ملجانا پڑا اب کوئی شبہ باقی نہ رہا کہ جبل سو
والون کی کثیر فوج ترکی فوج کے بالکل
مقابل پڑی ہوئی ہے۔ اپنے سپاہیون
کی جان بچانے اور دشمن کو لگائے رکھنے
کی غرض سے مختار پاشا نے اپنا توپخانہ
آگے بڑھایا اور دشمن پر گولے برسانا
شروع کیا۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ جبل سو
کی فوج پر حملہ کرنے اور گھماسان لڑائی
لڑنے سے فائدہ کی جگہ نقصان ہوگا
لیکن ترکون کو بڑا تعجب ہوا جب دشمن
نے انکی توپون کے جواب مین ایسی سخت
گولہ اندازی شروع کی کہ چھ گھنٹہ مین انھین
مجبور ہو کر توپخانہ پیچھے ہٹانا پڑا۔ رومی
فوج کے بہت سے سپاہی اسوقت تک
کام آچکے تھے مگر یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ
غنیم کس مقام پر پڑا ہوا ہے۔ البتہ یہ
فائدہ ہوا کہ اتنی دیر تک دشمن دھوکے
مین رہا۔ کمانڈر انچیف یعنی اسمعیل بے

نے کہا تھا کہ وہ وادی اس راستہ سے
زیادہ سے زیادہ چھ یا آٹھ گھنٹہ کی راہ ہے
لہذا دوپہر ڈھلے تک اس فوج کو دشمن
کی پشت پر درہ ڈیوگا مین پہنچ جانا چاہیے
حسب الحکم اسوقت مختار پاشا نے اپنی
فوج کو آہستہ آہستہ آگے بڑھانا شروع کیا
اور اس بات پر مستعد ہو گیا ہے کہ اگر
دشمن کے چہرہ پر ذرا بھی تغیر دیکھے جس سے
معلوم ہو کہ وہ اپنی پشت پر فوج
دیکھ کے گھبرایا ہے۔ تو فوراً حملہ کردے
جہانتک مختار پاشا نے سنا تھا دشمن
کی فوج دو ہزار سے زائد نہ تھی خدا خدا
کرکے دوپہر ہوئی اور اسمعیل بے کی ہدایت
کے موافق مختار پاشا نے ایک سخت حملہ
دشمن پر کیا فوج کو حکم تھا کہ دشمن کو دباؤ
اور اسکے چہرہ پر ذرا بھی گھبراہٹ کے آثار
پاؤ تو فوراً گھماسان کی لڑائی شروع کردو
ان احکام کی پوری تعمیل کی گئی لیکن خلاف
امید دشمن نے ایسا مقابلہ کیا کہ گھنٹہ بھر
لڑنے کے بعد مختار پاشا کو صدائے
بازگشت دینا پڑی اور پیچھے ہٹ کر اسی
مقام پر پھر آجانا پڑا جہان وہ پہلے تھا
ہزارہا سپاہیون کی جانین گھاٹے مین
گئین۔ بظاہر فوج جو پگڈنڈی پر گئی ہے
کسی حادثہ سے راہ مین رک گئی اور

ابھی دشمن کی پشت پر وادی مین نہین پہونچ سکی - ان خلاف امید واقعات پیش آنے کی وجہ سے مختار پاشانے سکوت اختیار کیا ہے اور گھوڑے پر بیٹھا ہوا اُس والئی مسافر کو بہت تشویش سے دیکھ رہا ہے جو خط استوا کو طے کرکے مغرب کی جانب جھکتا جاتا ہے -

لیکن اسوقت اسمعیل بے کہان ہین ؟ اُسے دیر کہان ہوئی ؟

نور کے تڑکے باشی بزوقون نے کوچ کیا عثمان آغا اپنے رسالہ کے آگے آگے ہے اور قلب فوج کی رہبری اور افسری اسکیٹن پاشا کر رہا ہے - چڑھائی ایسی سخت ہے کہ سب گھوڑون سے اُتر پڑے ہین اور گھوڑون کی باگ پکڑے ہوئے چڑھ رہے ہین - رہنما یعنی وہی گرڑیا جو اپنے ملک کے ساتھ دغا کرنے پر مستعد ہو گیا ہے آگے آگے جا رہا ہے اس گرڑیہ کا نام کتانہ ہے یہ عثمان کو گانون کے ایک کلوارخانہ مین ملا تھا اور جب عثمان آغا کو یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص یہین کا رہنے والا اور پہاڑ کے جپہ جپہ سے واقف ہے تو وہ اسے اپنے مطلب کا آدمی پا کر اسکی طرف متوجہ ہوا اس گرڑیہ نے پہلے انکار کیا لیکن جب قسمین کھائین کہ پہاڑ پر کوئی رستہ نہین

سے ہے - لیکن عثمان آغا بخوبی جانتا تھا کہ ایسے شخصون پر روپیہ کا کیا اثر ہوتا ہے اُسنے ایک ریشمی جالی کی ہمیانی نکالی جسکے جالون مین سے اشرفیان چمکتی ہوئی نظر آئین - اور اس بیچارے غریب گرڑیہ کی عقل کی آنکھون مین چکاچوند ڈالدی دولت نے اسکے ایمان مین خلل ڈالدیا اور وہ راضی ہو گیا -

بعض مقامات پر یہ راہ ایسی تنگ اور ڈھالو تھی کہ دو آدمی بھی برابر نہین چل سکتے تھے آگے آگے وہ گرڑیہ تھا اُسکے پیچھے عثمان آغا اور اسکے بعد اسمعیل بے تھا جسکے قدم بقدم رکھتا ہوا عثمان پاشا چلا جاتا تھا عقب مین دو ہزار فوج گھوڑون کو ہاتھ پر لگائے چلی آتی تھی تین میل تک یہ لوگ سیدھے چڑھتے چلے گئے اب چوٹی پر پہونچے اور راس داخل ہوئے جسمین ہو کر یہ ناہموار راستہ گزرا تھا - اب نہ ڈلسگنو کی وہ شاداب وادی جسکے کنارہ پر بحیرہ اڈریاٹک نے روپہلا فرش کر رکھا تھا دکھائی دیتی تھی اور نہ بحیرہ اڈریاٹک کا نیلگون صاف اور شفاف پانی حسین ماہی گیرون کی سفید کشتیان ادھر اُدھر پھر رہی تھین جسطرف نظر جاتی ہے سوائے ویرانہ کے کچھ نظر

نہین آتا۔ کہین پہاڑ کا پھتکر گرا ہوگا گار ا
بے ثباتی دنیا کی خبر دے رہا ہے۔
کہین ٹوٹ کر گرا ہوا درخت حوادث
ارضی وسماوی کی یاد دلا دلا کے عبرت
دلا رہا ہے۔ نیچے دیکھو تو تھرکی ناہمو
چٹانین ہین۔ اوپر دیکھو تو آسمان کسی
سوگوار کی طرح سیاہ پوش ہے۔ گو کہ
اب آفتاب مشرق سے نکل کر کسیقدر
بلند ہوچکا ہوگا۔ اس ویرانہ کا ہیبتناک
سناٹا موت اور بربادی کی صورت
دکھا کے ان رہروان منزل نامعلوم کو
متنبہ کر رہا ہے۔

بارھوان باب

اہل جبل اسود کا اعتقاد

چوٹی پر کے میدان کو طے کر کے روی سپاہ
نے دوسری جانب اترنا شروع کیا
اس مقام پر پگڈنڈی اتنی چوڑی تھی
کہ دو تین آدمی ملکر چل سکتے تھے اس سے
زیادہ مخدوش مقام اسمعیل بے نے
تمام عمر نہین دیکھا تھا۔ یہان لشکر
باسانی برباد ہوسکتا تھا۔ دونون
طرف ایسا گنجان جنگل کہ دشمن باسانی
اسمین چھپکر اپنا کام کرے اور پھر فریق
مخالف کی نظرون سے پنہان رہے۔

لشکر کو کوچ کئے ہوے قریب پانچ گھنٹے
کے گذرے ہونگے اور ابھی تک بظاہر
یہ لشکر اس پہاڑی سلسلہ کے قلب ہی
مین ہے۔ اسمعیل بے کے دل مین تشویش
پیدا ہوئی اسنے عثمان آغا کو اپنے پاس
بلایا اور کہا۔
کپتان تمکو اس شخص (رہنما) کے معتبر
ہونے کا یقین ہے؟
عثمان آغا۔ "جی ہان۔ بیشک۔"
اسمعیل بے۔ "تم ایک مرتبہ اسی
راستہ سے اسکے ساتھ جا چکے ہو؟"
عثمان آغا۔ "جی ہان"
اسمعیل بے۔ اور دورہ ڈیوگا کے
شمال جانب والی وادی مین نکلے تھے۔
عثمان آغا۔ جی ہان۔
اسمعیل بے۔ تمھارے بیان کے
موافق اب ہمین پہاڑ کے اس حصہ
مین ہونا چاہئے جسکے دامن مین
وہ وادی ہے۔
عثمان آغا۔ جی ہان حضور۔
تھوڑی دور آگے چل کے ہمین دہنے
ہاتھ مڑنا پڑے گا اور تب وہ وادی
ایک یا دو میل کے فاصلہ پر رہجائیگی
اسمعیل بے۔ تمھین یقین ہے
کہ تسے کوئی غلطی نہین کی ہے۔ یاد رکھو کہ کل

لشکر کی زندگی تمہاری یاد پر منحصر ہے
یہ رہنما ہمیں دھوکا نہ دے رہا ہو۔
عثمان آغا۔ جی ہان ممکن تو ہے
لیکن ذرا بھی شبہ ہوا تو مین فورًا اسے
منزل عدم کی طرف روانہ کر دون گا
اسمعیل بے۔ (متانت سے) مرد
بعض وقت انسان اپنے ملک کے
واسطے جان بھی دیدیتا ہے جبل اسود
والے اپنے ملک سے محبت رکھتے ہین
عثمان آغا۔ لیکن مجھے یہ شخص
ایسا بیوقوف تو نہین معلوم ہوتا کہ
اپنی جان گنوائے۔
اسمعیل بے۔ (شک کے لہجہ مین)
شاید ایسا ہی ہو تاہم انسان کو ہوشیار
رہنا چاہیئے۔
عثمان آغا۔ جی ہان آپ اطمینان
رکھین مین ہوشیار رہون گا۔ ذرا بھی
شبہ ہوا اور مین نے (بندوق کی طرف
اشارہ کر کے) دھوان اسکے پار کر دیا
یہ کہکے عثمان آغا پھر اپنے مقام پر آگیا
تھوڑی دور چل کے رہنما دہنے جانب
مڑا جیسا کہ عثمان آغا نے کہا تھا۔
اس سے سب کو کسیقدر اطمینان ہوا
ایک میل لشکر نے اور راہ طے کی
اس اثنا مین عثمان آغا غور سے گرد کی

سرزمین کو دیکھا کیا اور اب اسکے
چہرہ سے شک کے آثار نمایان ہونے
لگے۔ اسنے اپنے حافظہ پر بہت زور دیا
لیکن کسی طرح اسے یاد نہ آیا کہ اس سے
پیشتر بھی کبھی اسکا گذر اس مقام پر ہوا
تھا۔ رہنما ایک مرتبہ دہنے ہاتھ کو مڑا
تھا اور تھوڑی دور چل کے وہ پھر
دہنے ہاتھ کی طرف مڑا۔ اس سے
عثمان آغا کی پریشانی بڑھ گئی کیونکہ
دوبارہ دہنے ہاتھ مڑنا اسے یاد نہ تھا
تاہم یہ خیال کر کے کہ مجھے خیال نہ رہا ہوگا
وہ چپ رہا۔
اب یہ لشکر ایسے مقام پر پہونچا جو عثمان آغا
کے یقین مین اسنے کبھی دیکھا نہ تھا
یہ لوگ ایک کھلی ہوئی وادی سے گزر
رہے تھے جسکی حدبندی قدرت نے
بلند پہاڑی اور مستحکم دیوارون سے
کی تھی۔ یہ وادی طول مین قریب ایک
میل کے ہوگی اور عرض مین بھی اتنی
تھی کہ لشکر صفین باندھکر چلنے لگا۔ اب
عثمان آغا کا شک یقین سے بدل گیا
رہنما اس مقام پر تھا جس سے آگے
یہ راستہ تنگ ہوگیا ہے۔ اور دو رویہ
جھاڑیون کی وجہ سے دور تک کچھ
دکھائی نہین دیتا جو ہین رہنما اس

راستہ مین داخل ہونے کی غرض سے
مڑا اور یہ دیکھنے کے واسطے پیچھے پھرا
کہ اُسکے عقب مین سب لوگ موجود ہین
یا نہین - عثمان آغا نے اُسکے گریبان مین
ہاتھ ڈالدیا اور کمر سے طپنچہ نکال کے
اُسکے سر کے مقابل کرکے غصہ سے کہا:
"تو ہمکو دھوکا دیتا ہے"
اسمعیل بے اور دیگر افسر بھی یہ واقعہ
دیکھ کے پاس پہونچ گئے - گرڈریہ حیرت
سے عثمان آغا کی طرف دیکھنے لگا -
عثمان آغا - شیطان ہمکو دھوکا
دیتا ہے -
اسمعیل بے - (غصہ سے) تو نے
ہمکو دھوکا تو دیا ہے تیری بھی جان
جائیگی -
رہنما - واللہ مین نے دھوکا نہین دیا
[illegible] ہے -
عثمان آغا - لیکن اس دن تو نے مجھے
اس راستہ سے نہین لے گیا تھا -
گرڈریہ - کیا مین نے آپ سے یہ نہین
کہا تھا کہ اس راستہ سے گھوڑے لیجانا
غیر ممکن ہے -
عثمان آغا - بیشک کہا تھا - لیکن
یا ہم گھوڑے سے جاسکتے تھے -
گرڈریہ - یہ راستہ نزدیک کا ہے اور
ہر طرح اُس راستہ سے بہتر ہے -
اسمعیل بے - دشک کے لہجہ مین
لیکن تو نے یہ کیون نہین کہدیا کہ میرا قصد
دوسرے راستہ سے چلنے کا ہے -
گرڈریہ - خدا کو گواہ کرکے کہتا ہون
کہ مین یہ نہ جانتا تھا کہ آپمین کوئی بھید ہے
آپ نے کہا تھا کہ ہمین نزدیک کی راہ
سے اُس وادی مین لے چل جو درہ ڈیلوگا
کے شمال مین ہے لیکن اگر آپ اُسی راستہ
سے چلنا چاہتے ہین تو بہتر ہے مین پلٹ
کے اُسی راستہ سے آپ کو لے چلونگا
مین تو صرف اسوجہ سے ادھر آیا کہ یہ راستہ
بہتر اور نزدیک کا ہے = اسمعیل بے کسیقدر
نیچے ہٹا اور دیگر افسرون کو اشارہ سے
بلا کر مشورہ کرنے لگا -
اسمعیل بے - عثمان آغا پاشا
تمہارا کیا خیال ہے -
عثمان پاشا - بدمعاشی تو اس
شخص کی صورت سے برس رہی ہے
کسی درخت سے باندھکر اسکو اتنا مارئیے
کہ وہ قبول دے - دوپہر ڈھل چکی ہے
اور اسنے کہا تھا کہ دوپہر سے کے بیشتر ہم
اس وادی مین پہونچ جائینگے -
عثمان آغا - میری سمجھ مین تو کچھ
نہین آتا - ممکن ہے کہ اسکا بیان سچ ہو

اسمعیل بے۔ کیا اُسنے کبھی تم سے یہ
کہا تھا کہ وہ راستہ مین ؟

عثمان آغا۔ جی نہین۔

اسمعیل بے۔ یہ شخص ہمین کسی جال
مین پھنسانا چاہتا ہے بلکہ شاید پھنسا چکا
ہو۔ یہ کہکے اس پہاڑ کی طرف دیکھا جسپر
ایسا گنجان جنگل تھا کہ اُسوقت بھی ہمین
سواے تاریکی کے روشنی کا پتہ نہ تھا۔

"اوہ! اسکی پروا نہین" عثمان آغا نے
اس اطمینان کے ساتھ کہا جو جزیرہ
آئرلینڈ کے باشندون کی خلقت مین ہے
اور جسکی وجہ سے انھین اپنی ذات پر بھروسہ
ہوتا ہے چاہے کیسے ہی خوف اور
خدشہ کا مقام ہو انہین کبھی ہراس نہین
ہوتا۔

اسمعیل بے۔ (تشویش سے)
مجھے ایسا اطمینان نہین ہے۔ ہمین
ہوشیار رہنا چاہیے یہان کی پہاڑی قدرتی
قلعہ ہے۔ اگر دشمن آجائے تو ہماری کوشش
کارگر نہین ہوسکتی۔ اور اب ان ترکون کے
کان مین دور کی توپون کی آواز آئی ہوا نے
اس فوج کو جو مثل امید موہوم کے اس
پہاڑی سلسلہ مین پھر رہی تھی اس جنگ
کی خبر پہونچائی جو درہ دیوگا مین ہو رہی
تھی۔

اسمعیل بے کا چہرہ بحال ہوگیا اور اُسنے
کہا اہا۔ ہم درہ کے نزدیک ہین اور
مختار حملہ کر رہا ہے۔

یہ کہکے وہ رہنما سے باتین کرنے کے واسطے
پلٹا لیکن رہنما غائب تھا۔

تیرھوان باب

لال کپتان

گرڈ۔ یہ غائب ہوگیا۔

ترکی افسرون نے تشویش کے ساتھ چارون
طرف دیکھا لیکن وہ انکو نظر نہ آیا وہ انھین
جھاڑیون مین جو کنارہ لگی ہوئی تھین چھپ
رہا تھا۔

جان کٹانہ ڈلسگنو کا گرڈ یہ ایسا بیوقوف
نہ تھا۔ اُسنے دیکھا کہ میری طرف شک پیدا
ہوگیا ہے جونہین یہ لوگ توپون کی آواز
کی طرف متوجہ ہوئے اُسنے جھاڑیون
مین چھپکر عثمان آغا کے طپنچہ سے جان
بچائی۔

اب شک سے یقین کا درجہ حاصل ہوگیا دور کی
توپون کی آواز جو صاف سنائی دیتی تھی
ظاہر کر رہی تھی کہ مختار پاشا پوری تعمیل ان
احکام کی کر رہا ہے جو اُسے دیے
گئے تھے اور دشمن سے لڑنے مین

مصروف ہے۔

جب عثمان آغا نے دیکھا کہ رہنما ندارد ہے
تو وہ نہایت غصہ سے بولا ہونہ مجھے اس
مردود کا کام تمام کردینا تھا۔

اسمعیل بے۔ اچھا اب کیا رائے
ہے۔ آگے بڑھیں یا واپس ہوں۔

عثمان پاشا۔ آگے بڑھیے۔ اب
وادی دور نہیں ہے ورنہ توپوں
کی آواز ایسی صاف نہ آتی گر ٹپہ ڈر کے
مارے بھاگ گیا ہوگا۔

اسمعیل بے۔ (غور کرکے) اچھا اب
تھوڑی دیر میں اصلی واقعہ معلوم ہوجائیگا
لیکن بہر طور ہمیں مرنے مارنے پر تیار رہنا
چاہیئے تم کچھ فوج لیکر آگے بڑھو بہتر ہے
کہ اسوقت تک ہم آگے نہ بڑھیں جسوقت
تک اصلی کیفیت معلوم نہ ہوئے۔

عثمان آغا اس حکم کی تعمیل کے واسطے
چلا اور اسمعیل بے نے لشکر کو اسطرح ترتیب
دیا کہ جس بات کا موقع ہو وہ فوراً ہو سکے
عثمان آغا نے رسالہ کو لیکر تین قدم
بھی نہ بڑھنے پایا تھا کہ یکایک بگل کی
آواز گردو کے پہاڑیوں پر سے سنائی دی
بگل کی آواز کاہے کو تھی کیونکہ اسکے آنے
کے ساتھ ہی ہر پہاڑی میں سے جبل اسود
والوں کی فوج پیدا ہوئی اور ہر درخت کی
آڑ میں سے لمبی لمبی بندوقیں دکھائی دیں

یورپ کا نقشہ دیکھنے سے معلوم
ہوتا ہے کہ جبل اسود ایک چھوٹا سا
صوبہ ہے۔ اور روم بہت بڑا ملک
ہے لیکن تواریخ سے ثابت ہے کہ کسی
زمانہ میں ان آزاد پہاڑی قوموں نے
انکی متابعت نہیں کی۔

اسمعیل بے نے بعجلت احکام مناسب
دیئے۔ درہ ڈیوگا کی شمالی وادی میں
لڑ بھڑ کے پہونچنے کی کوشش کرنے کا
اب خیال بھی باقی نہ تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ
رہنما نے بالقصد انکو دھوکا دیا۔ اب
صرف ایک امید موہوم باقی تھی یعنی
اس لشکر سے لڑ بھڑ کے نکل جائیں جو [illegible]
فوج اور اس راہ کے درمیان میں تھا
جس راہ سے یہ فوج آئی تھی۔

اسوقت تک دونوں لشکر خاموش تھے
رومی اپنی صفوں کو درست کر رہے تھے
اور جبل اسود والے اپنی بندوقیں ٹیکے
ہوئے انکو دیکھ رہے تھے۔

اب اسکیپٹن پاشا کا رسالہ زیر حکم عثمان
پاشا سب سے آگے تھا اور قلب فوج
میں سب گھوڑے جمع کر دیئے گئے
تھے کیونکہ اس موقع پر وہ بیکار تھے ترکی
افسر ترتیب کرنے کا حکم دینے ہی پہ تھے

کہ پھر بگل کی آواز آئی اور فوج مخالف
سے چند لوگ جو بظاہر افسر معلوم ہوتے
تھے ایک سفید جھنڈا ہاتھ مین لیے ہوئے
نکلے۔

مشہور ہے کہ نفرت کی نظر بھی ویسی
ہی تیز ہوتی ہے جیسے محبت کی پس
کوئی عجب نہین اگر پہلی ہی نظر مین اسمعیل بے
نے دشمن کی صفوف مین لال کپتان
کو پہچان لیا جسکے ہاتھ مین جھنڈا تھا
اور چار افسرون کو ہمراہ لیے پہاڑی
سے اُترکے وادی کے کنارہ پر
پہونچگیا تھا۔ جہان ہاشمی بذوق قربانی
کی بھیڑون کی طرح لفظ طرقوا کے منتظر
کھڑے تھے اسمعیل بے نے ایک سفید
رومال اپنی تلوار کی نوک مین باندھا
اور دو افسرونکے ساتھ اس جھنڈے
کی طرف بڑھا۔

جب اہل اسلام اتنی دور پہونچ گئے
کہ بات سنائی دے سکے لال کپتان
نے پوچھا۔ اس رومی فوج کا افسر
کون ہے۔

اسمعیل بے۔ (غرور سے) کس
استحقاق سے تم یہ سوال کرتے ہو؟

لال کپتان۔ اس افسر کے استحقاق
سے جو شاہزادہ نکولس والی جبل اسود
سے جسکی زمین پر اب تم موجود ہوئے
دیا ہے۔

اسمعیل بے۔ شاہزادہ نکولس
والی جبل اسود سے؟

لال کپتان۔ ہان میرا مالک۔
جو دریافت کرنا چاہتا ہے کہ امن
کے زمانہ مین جبکہ کوئی اشتہار جنگ
نہین دیا گیا ہے کیون ایسا کثیر رومی
لشکر اسکی سرحد مین داخل ہوا ہے؟
تمھارا ارادہ کیا ہے اور اس حرکت
سے کیا مطلب ہے؟

اسمعیل بے۔ کیا یہ فوج زیر حکم
شاہزادہ نکولس ہے؟

لال کپتان۔ ہان۔

اسمعیل بے۔ جاؤ اور شہزادے
کہدو کہ اسمعیل بے گورنر البنیہ آپ
سے کچھ باتین کرنا چاہتے ہین۔

لال کپتان۔ (غرور سے)
جاؤ اور اپنے مالک سلطان روم سے
کہدو کہ وہ آئین اور تب شاہزادہ
نکولس اُنسے بات چیت کریگا
شاہزادہ نفرون سے گفتگو نہین کرتا۔
اسمعیل بے کی تیوریان چڑھ گئین اور
غصے سے ہونٹ چبانے لگا۔

اسمعیل بے۔ قسم ہے پیغمبر کی

اسے شخص تو نے بہت سخت بات کہی
مین اس مقام کا گورنر اور وہ شخص ہون
کہ شاہ ایران نے خود مجھسے ملنے کی خواہش
کی اور آپنکی اجازت طلب کی اسمعیل بے
صرف سلطان روم اپنے آقا کا تابعدار
ہے اور کسی کو کچھ نہین سمجھتا۔

لال کپتان ۔ تاہم میرے مالک
یعنی شاہزادہ کی نگاہ مین تو وہی جان
بلینا ہے جو اُسکی رعایا مین سے تھا اور
ملک سے نکال دیا گیا جو مسلمانون کا
شریک ہوکر یہان تک بھول گیا ہے کہ
کبھی وہ عیسائی تھا۔ جان بلینا کو میرا
مالک طلب کرتا ہے کہ اُسکا اظہار لیا
جائے اور سزا اُسے مناسب دیجائے
اس مفسد کو میرے حوالہ کرو اور کل لشکر
بلاچون وچرا جس راستے سے
آیا ہے۔ اسی راستے اُلٹا چلا جائے
کچھ مزاحمت نہ ہوگی۔

اس کلام کو سنکر جو حالت اسمعیل بے
کی غصہ سے ہوگئی اسکی تصویر ناظرین
کی خدمت مین پیش کرنے کی طاقت ہے
نہ زبان مین طاقت وہ سر سے پاؤن
تک لال ہوگیا تمام رگین جوش سے
ابھر آئین۔

اسمعیل بے ۔ (پیچ کے کم جاؤ)

او سگ سرخ اپنی صفون مین واپس جا
آج ہی شام ہوتے ہوتے اس
طفل مکتب شاہزادہ کو معلوم ہوجائیگا
کہ میدان جنگ مین اسمعیل بے الت سے
شخص سے مقابلہ کرنے سے شیر کے منھ
مین سر دیدینا کہین بہتر ہے

لال کپتان ۔ آج شام ہوتے
ہوتے تیری فوج کے جھنڈے سرزمین
پر سرنگون ہونگے تیرے سپاہی قتل
ہوجائینگے اور تو خود یا تو مارا جائیگا یا پا
بجولان ہوگا اور تیرے مالک کو
معلوم ہوجائیگا کہ جبل اسود کے ازلو
پہاڑی تابع نہین ہوسکتے۔

جھنڈے الگ ہوئے۔ دونون گروہ
اپنی اپنی فوجون کو واپس گئے
جدال وقتال گرم ہوا۔

چودھوان باب
جنگ

اسمعیل بے نے لشکر مین داخل ہوتے
ہی تلوار میان سے نکال اور اپنی فوج کیطرف
مخاطب ہوکر للکارا اسے فدایان اسلام
آج کہ اسلام اور کفر کا سامنا ہے بہادرو
جہاں تو تمپر فرض ہے نمک کا حق

ادا کردو۔ اس سرزمین کو کفر آباد ہونے
سے بچاؤ۔ تمہاری بہادری کی دھاک
بیٹھی ہے دشمن بھی تمہاری تلوار کا
لوہا مانتے ہے مکارون نے تمہین
پھانس لیا ہے راستہ بند کردینا چاہتے
ہین۔ میرے شیرو اس گلہ گوسفند کو
تحس نحس کردو۔ ہان بہادرو حملہ کرو
ای مردان بکوشید تا جامہ زنان
نپوشید۔
اللہ اکبر کی آوازین پہاڑین گونجین
ننگی تلوارین ہوا مین چمکین اور اسلامی
باشی بزوق بہادرون نے حملہ کردیا
اس صدا کے جواب مین تڑاتڑ کی آواز
آئی دشمن نے باڑھ ماری پہاڑیون
کی قادر اندازی مشہور ہے انکا نشانہ
خطا نہین کرتا۔ ایک ہی باڑھ نے صدہا
کو لٹا دیا۔ چارٔین سے چشمے بہنے لگے پھر تو
گولیون کا مینھ برسنے لگا سپاہی پر سپاہی
گرنے لگا۔ جو صفین سب سے آگے
بڑھ کے حملہ آور ہوئی تھین انکا ستھراؤ
ہو گیا۔ وہی اسلامی بہادر جنھون نے
ابھی نعرہ تکبیر بلند کیا تھا کراہ رہے
ہین۔
باشی بزوقون نے بھی اسکے جواب
مین بندوقین چلائین اور دشمن کی

فوج کو تاک کے باڑھ ماری لیکن پہاڑی
لوگ درختون اور پتھرون کی آڑ مین تھے
گولیون سے انکو بہت ہی کم نقصان پہونچا
جس مقام سے اس اسلامی فوج نے لڑنا
شروع کیا تھا وہ اس وادی کے درے سے
نصف میل پر ہے۔ خیال تو کیجئے کہ دو ہزار
اسلامی بہادر جوش مین آکر اس رستہ
کی طرف دوڑے ہین میمنہ میسرہ سے
گولیون کا مینھ برس رہا ہے ایک
ایک قدم پر چار چار گرتے جاتے ہین
لیکن یہ بہادر مطلق خیال مین نہین لاتے
اور اسی طرح بڑھتے آتے ہین۔
اسمعیل بے عثمان پاشا سے
مخاطب ہوئے کہ یہ گولیون کی بوچھار آخر کو
ضرور کم ہوجائیگی۔
عثمان پاشا۔ قسم ہے خدا اور
اسکے رسول کی اس آگ کو دیر تک
برداشت کرنا انسان کا کام نہین ہے
یہ جملہ عثمان پاشا کی زبان سے پورے
طور پر ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ گولی
پڑی اور اسکے منہ سے "آہ" کی صدا
نکلی دونون ہاتھ اسکے ہوا مین ہاے
وہ منھ کے بھل زمین پر آ رہا۔ اسکے گرتے ہی
لشکر بھاگا اور یکایک ٹھہر گیا۔

جبل اسود کا سپہ سالار ... لال کپتان

آگے بڑھا موقع پاکر اہل فوج کو جسے
اُسنے کمینگاہ مین فوج اسلام کے مقابل
چھپا رکھا تھا حملہ کرنے کا حکم دیا۔
یکایک دو سو پہاڑی جھاڑیون مین
کھڑے ہو گئے۔ بندوقین چھتیالین
غنیم کے منہ پر باڑہ ماری اور پھر
گولیان مارتے ہوئے دوڑ پڑے
اسلامی صفین ٹوٹین۔ لشکر منتشر ہو
سراسیمہ ہوکر بھاگا بعضون نے بدحواسی
مین سلاح بار دوش سمجھکر پھینکدیے
لال کپتان نے حکم دیا۔ دونون سو سپاہی
جو آگے بڑھے چلے جاتے تھے رک گئے
یہ شکاری اپنے کتون کی زنجیر اپنے ہی
ہاتھ مین رکھتا تھا ادھر موقع دیکھا
اور انھین چھوڑ دیا۔ جب کام ہو گیا تو
روک لیا۔
اسوقت تک زیادہ آدمیون کی جانین
نہین گئی تھین اور رجبل اسود کے سپہ
سالار کو یہ منظور نہ تھا کہ اہل اسلام
کو زچ کرکے دیوار تک پسپا کردے
اور اپنے سپاہیون کی جانین مفت
گنوائے وہ جانتا تھا کہ اسقدر دبنے
کی مسلمان تاب نہ لائینگے اور رجبان پر
کھیل کے پلٹ پڑینگے اسوقت
کسکی مجال ہے کہ مقابلہ کی تاب
لاسکے۔
اب سامنے کے سپاہی تو چپ ہو گئے
لیکن جناح کی پہاڑیون کے سپاہی
ٹپ ٹپ گولیان ٹپکاتے جاتے ہین
ان ڈھگیتون نے اسوقت جسقدر نون
کا انھین دعوی تھا اسکا عوض لے
لیا۔ یہ پہاڑی بلڈاگ صرف بہادر
ہی نہ تھے بلکہ اُسی کی طرح غصے مین
اندھے بھی ہو جاتے تھے لیکن اپنے
مالک کی گرفت سے جسکی قوت اور
اختیار دیکھ چکے تھے اُسے طرح ڈرتے
اور کہنا مانتے تھے جیسے بلڈاگ اپنے
ڈوریے سے ڈرتا اور غصہ کی حالت
مین بھی اُسکے حکم پر کام کرتا ہے۔
رفتہ رفتہ گولیون کی بوچھار کم ہوئی۔
ترکی سپاہی دھنوئین مین آ گئے
زخمون سے خون بہتا ہوا ادی کے
اس سرے پر اپنے افسرون کے گرد
جمع ہوئے۔ اب نہ صف بندی تھی نہ
کسی اصول جنگی پر عمل تھا۔ معلوم ہی
نہ ہوتا تھا کہ یہ کسی باضابطہ فوج کے
سپاہی اور افسر ہین۔
اس تھوڑی دیر کی لڑائی مین ایک
ہزار سے زیادہ مجاہد کشتہ و زخمی ملاکر
کام آیا۔ اُنکا لائق اور ہردلعزیز سردار

عثمان پاشا مجروح ہو کر زخمون سے
بے رحو ربکس و مجبور میدان جنگ مین
پڑا ہے۔ اب گولی چلنا بالکل موقوف
ہو گیا اور ترکی سپاہیون کے کان مین
دور کی توپون کی آواز آئی اسمٰعیل بے
اس آواز کو بخوبی جانتا تھا۔ مختار پاشا
درہ دیوگا کے اندر آنے کی کوشش
کر رہا ہے۔ اس خیال نے اسمٰعیل بے کے
چہرہ پر تبسم کے آثار پیدا کر دیئے کہ اسوقت
مختار پاشا درہ مین ہمارا عوض لے رہا
ہوگا اور دشمن کی وہان یہی حالت ہوگی
جو یہان ہماری ہے۔ جبل اسود کی فوج
جو ہمارا مقابلہ کر رہی ہے۔ ایک ہزار
سے کم نہ ہوگی اور چونکہ غنیم کی فوج کثیر
نہین ہے ایکہزار سپاہیون کے
نکل جانے سے اُسکی قوت بہت کم ہوگی
اور مختار پاشا نو دس ہزار بہادر اور اتنا
بڑا توپخانہ لیکر حملہ کر رہا ہوگا اور یقینی
کشت و خون کر کے درہ کے اس پار
آجائیگا لیکن اسمٰعیل بے کو اپنی بد قسمتی پر
کسقدر افسوس ہوتا اگر وہ اسوقت
مختار پاشا کی حالت دیکھتا کہ مختار پاشا
نے حملہ کیا دشمن نے سخت مقابلہ کر کے
اُسے بالکل پسپا کر دیا تھا۔ اور ایسی گولہ
اندازی کی کہ بہت سی توپین بیکار
ہو گئین۔ توپخانہ پیچھے ہٹانا پڑا غرضکہ
جو تدبیر مختار پاشا کرتا ہے وہ پٹ پڑتی
ہے اور اسلامی بہادرون کی جانین
جاتی ہین۔ اگر یہ کیفیت اسمٰعیل بے اپنی
اس بے بسی کی حالت مین دیکھتا تو شاید
تبسم کی جگہ صدمہ اور غصہ کے آثار
اُسکے چہرہ سے نمایان ہونے
لگتے اور اُس گھڑی پر بہت لعنت کرتا
جب اُسنے ان آزاد قومون کو مطیع
کرنے کے واسطے گھر سے قدم باہر نکالا
تھا۔

اس اثنا مین عثمان آغا نے جسکی حفاظت
مین گھوڑے دیئے گئے تھے چارون
طرف ڈھونڈھا کہ کوئی راستہ ملے
لیکن راستہ کا پتہ بھی نہ ملا جس سے
ثابت ہو گیا کہ رہنما دھوکا دیکے بالقصد
یہان لایا جب عثمان آغا نے اسمٰعیل بے
سے یہ بیان کیا تو اُسنے فوراً مشورہ
کے واسطے افسرون کو جمع کیا انکی رایون
مین ہی کم اختلاف تھا۔ اس مختصر لیکن
خونریز لڑائی نے سبکو یقین دلا دیا کہ اس
آگ کے پار ہو کر راستہ تک پہونچنا غیر ممکن ہے
ہر افسر یہی کہ رہا تھا مقابلہ کرنا بیکار ہے
مقدر ہی سے برگشتہ ہے ہمارے سپاہی
پیاس کی شدت سے ہلاک ہو رہے ہین

اور باقی نایاب سے ہے چاہیے جو شرائط ہوں صلح کرنا چاہیئے۔

کسی شخص کو اس رائے سے اختلاف نہ تھا۔ کیوں مفت جان دیجئے؟

اسمعیل بے چپکا کھڑا سن رہا تھا۔ اسوقت تک اسنے اپنی رائے ظاہر نہیں کی تھی آخر کار وہ بولا۔ مرضی مولا از ہمہ اولی یہ مقدرات میں سے ہے۔ اکثر لڑائیاں میں لڑا۔ فتح بھی حاصل کی شکست بھی کھائی لیکن کبھی مطابعت نہیں اختیار کی۔ عثمان آغا عثمان پاشا کی غیبت میں افسری تمھاری سپرد کرتا ہوں۔ جن شرائط پر جی چاہے صلح کرلو۔

یہ کہکے اسمعیل بے سب سے الگ ہوا ایک درخت کے نیچے جہاں سے گذرہا غائب ہوگیا تھا بیٹھا اور بحر تفکر میں غرق ہوگیا۔

عثمان آغا نے فوراً صلح کا جھنڈا لال کپتان کی طرف بھیجا۔ جواب یہ ملا کہ بلا شرط تابع ہونا پڑے گا اور ہتھیار رکھ دینا پڑینگے۔

دراصل ترکوں کو اور کسی جواب کی امید بھی نہ تھی لہذا فوراً معاہدہ ہوگیا سپاہیوں نے ہتھیار ڈالدیئے اور بیچارے ہو گئے۔

لیکن اسمعیل بے کا کہیں پتہ نہیں۔

پندرھواں باب

مختار پاشا کا تحیر

یہ تو بیان ہو چکا ہے کہ رومی افسر مختار پاشا اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہوا آفتاب کو دیکھکر اور اپنے افسر اعلی اسمعیل بے کی تاخیر پر بہت جھلا رہا ہے۔

اب دو بج چکے ہیں لیکن اسوقت تک دشمن کے چہرہ پر کوئی علامت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ دو ہزار فوج جو امید موہوم ہرگئی ہے اب دشمن کی پشت پر ہو چکی۔ دونوں فوجوں میں بالکل سناٹا ہے رومی فوج سے عیسائی فوج ایک گولی کے ٹپہ پر بالکل مقابل میں پڑی ہوئی ہے۔ اور مختار پاشا نے حکم دیدیا ہے کہ دشمن کی فوج ورہ سے ہٹی معلوم ہو تو اسکو فوراً اطلاع دیجائے۔

اسمعیل بے کی فوج دشمن کے قلب فوج پر پہونچنے سے عیسائی فوج میں ضرور ریل پیل پڑجائیگی اسوقت ایسا سناٹا تھا کہ اگر کوئی اجنبی قریب کی

کسی پہاڑی پر کھڑا ہو کر دیکھتا تو یہی نہ سمجھتا کہ یہ دونون فوجین جو ایک دوسرے سے اسقدر قریب پڑی ہوئی ہین باہم مخالف ہین مختار پاشا نے اپنا توپخانہ اُس مقام سے ہٹا کے جہان دشمن کی توپون سے نقصان پہونچتا تھا دسہنے ہاتھ والی پہاڑی پر اسیے مقام پر لگایا ہے۔ جہان گھنا جنگل ہے اور اور بظاہر کسی دوسری طرف راستہ نہین ہے۔ توپخانہ کے ایک جانب اس پہاڑی چوٹی کے دامن مین ایک رسالہ حفاظت کے واسطے متعین ہے اور دوسری جانب میدان مین باقی لشکر پڑا ہوا ہے یہان توپخانہ کو کسی قسم کے نقصان پہونچنے کا خیال ہی نہین ہو سکتا۔

حقیقتاً جس مقام پر جبل اسود کے سپہ سالار نے عیسائی فوج کو رکھا تھا وہ ایسا تھا کہ ایک ایک عیسائی دس دس مسلمانون پر بھاری تھا لیکن فوج کے توپخانہ تک پہونچنے کی کوشش محض خیال خام ہے۔ اگر لڑائی کھلے میدان ہو تو اسلامی لشکر بمقابلہ عیسائی کے ایسا کثیر ہے۔ کہ عیسائیون کو یقیناً شکست فاش ہو جائے۔ پس یہ تو خیال بھی نہ ہو سکتا تھا کہ دشمن خود حملہ کرے گا۔

مختار پاشا کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ لڑائی اس ترکیب سے ہونا چاہیے کہ دشمن پسپا ہو کے وہ چھوڑ دے زمانہ اپنی معمولی تیز رفتاری سے جا رہا ہے خوش نصیبون کو لحظہ بلحظہ کامیابیان ہو رہی ہین معشوقہ مراد سے وصل کے مزے لوٹ رہے ہین بدنصیبون پر آفت پر آفت آ رہی ہے ابھی ایک حادثہ کا صدمہ کم نہ ہونے پایا تھا کہ دوسرا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اب جو ذرا موہوم امید تھی وہ بھی منقطع ہو گئی ہے وہ چمن ہی مٹ گیا جسمین بہار آنے کو تھی ۔ اور اس مصیبت پر رہائی کی فکر اسپر طرہ یہ کہ مختار پاشا نے جیب سے گھڑی نکالی اور کہا دو ہو تین بج گئے اب تھوڑی دیر مین اندھیرا ہو جائیگا۔ اب تو اتنا بھی وقت نہین کہ دل کھول کے ایک لڑائی بھی لڑ سکین ۔

اسکے قریب ایک افسر دوربین لگائے ہوے اُس شخص کو دیکھ رہا تھا جو ہراول کے رسالہ کے ساتھ آگے کی پہاڑی پر جھنڈے ہاتھ مین لیے ہوئے اشارون سے دشمن کا حال بیان کرنے پر متعین تھا یہ افسر ''حضور وہ کچھ نہین کہتا ہے''

مختار پاشا ''دیکھو تو کیا کہتا ہے''

وہ افسر ان اشارون کا مطلب سمجھ سکے کہ دشمن تیچھے ہٹتا معلوم ہوتا ہے
مختار پاشا۔ (زور سے) واللہ یہی وقت ہے۔ اسمٰعیل بے قلب لشکر پہونچ گیا۔
ہان اے بہادران اسلام تمھارے کھیلنے کا وقت آپہونچا ہے۔ توپخانہ گولہ اندازی شروع کر دے اور ان دھوئین کی آڑ مین دشمن تک پہونچکے حملہ کرو مارو یا مرجاؤ۔
افسر گھوڑون کو سرپٹ دوڑا کے تعمیل حکم کو دوڑے۔ بہادر ترک جو اسوقت تک چپ چاپ بیٹھے بیٹھے تھک گئے تھے خوش خوش صفون مین آکے جان دینے پر مستعد ہوگئے۔
دنا سٹے کی آوازین میدان اور پہاڑیون مین گونجین گولہ اندازی شروع ہوئی اور دھوئین کی آڑ مین مختار پاشا نے تین ہزار اسلامی بہادر اُس پہاڑی کی طرف روانہ کیے جسکے اُس پار دشمن کا لشکر تھا۔
اس لشکر کے پہلو مین تین ہزار سپاہی ایک گیہون کے کھیت مین پڑا ہوا تھا
مختار پاشا نے لشکر کی تعداد دیکھکر تبسم کیا اور ان تین ہزار سپاہیون کی طرف اشارہ کرکے ولادا نکے سردار سلیم بے کو حکم دو کہ اپنا لشکر تیار رکھے اور جس وقت ضرورت دیکھے فوراً فوج ہراول کو مدد دے
فوراً تعمیل حکم ہوئی چار ہزار سپاہی سپہ سالار مختار پاشا کے پس پشت مسلح حکم کا منتظر کھڑا ہے اسنے مخاطب ہوکے مختار پاشا نے کہا دو آو بہادرو ہماری بھی وہان ضرورت ہوگی "پھر عیسائی فوج کی طرف انگلی سے اشارہ کرکے کہ ہان آگے بڑھو ہم ابھی اس فوج طفلان سے درہ خالی کرا لینگے یہ لشکر چل نکلا۔
حقیقتاً یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیون نے ہمت ہار دی کیونکہ گو ترک گولہ پر گولہ مار رہے ہین۔ لیکن اسطرف سے ایک توپ کی بھی آواز نہین آتی۔
نعرۂ تکبیر پہاڑیون مین گونجا۔ اسلامی بہادر حملہ کرکے اُس ٹیلے کے پاس پہونچ گئے جو شانون تک اونچا تھا اور جسکے اُس پار دشمن کی فوج قریب ہی پڑی ہوئی تھی دشمن کی توپین بغیر دوربین کے دکھائی دینے لگین۔ اسوقت تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیشک اہل اسلام دشمن کو پیس ہی ڈالینگے۔
واللہ۔ درہ لے لیا۔ مختار پاشا نے چیخ کے کہا اور اپنا لشکر لے کے ایک

سخت حملہ کیا۔ لیکن اس حملہ آوروں کے جواب میں دشمن کی فوج بھر میں ایک بجلی سی چمکی اور ان سے آواز آئی زمین کانپ گئی اور اسلامی لشکر کے آگے والے سپاہیوں کے سر اڑ گئے۔ گولہ اور گولیوں کی باڑھ نے بالکل ٹھہراؤ کر دیا کیونکہ دشمن کی سب توپوں کا منہ غنیم کے لشکر کی طرف تھا اور بندوقیں بھی دشمن نے بہ اطمینان نشانہ تاک کر ماری تھیں ترکی فوج یکایک ٹھہر گئی۔ کانپی اور بھاگنے کو مڑی لیکن لگی ردیف کو دیکھکر تھمی اور بندوقیں اٹھا کے بے ترتیبی کے ساتھ دشمن پر باڑھ ماری جس سے دشمن کو بہت ہی کم نقصان پہونچا لیکن دشمن کے گولوں نے اس لشکر میں قیامت کر رکھی ہے۔

یکایک اسلامی توپخانہ کے توپوں کی آواز کی رفتار میں کمی ہوئی جسکے دھوئیں کے سایہ میں ہراول کا دستہ فوج روانہ ہوا تھا۔ مختار پاشا غصہ سے پلٹا کہ اس خاموشی کی کیا وجہ ہے۔ لیکن کیا دیکھتا ہے کہ جنگل کے کنارہ پر جہاں اسلامی توپخانہ ہے لڑائی ہو رہی ہے۔ مختار پاشا حیرت کے عالم میں دیکھنے لگا اُسنے دیکھا کہ گولا انداز توپیں چھوڑ کر بھاگے جاتے ہیں وہ رسالہ جو توپخانہ کی حفاظت کر رہا تھا منتشر ہو کر روبفرار ہے اور جبل اسود کے لشکر نے جو پہاڑ کے پہلو سے اُترا۔ ہاتھا کل رومی توپخانہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لشکر میں سپہ سالاری لال کپتان کر رہا تھا۔ مختار پاشا کو یقین ہو گیا کہ لڑائی بگڑ گئی۔ غنیم نے بڑھکر حملہ کیا۔ ترکی فوج بدحواس ہو چکی تھی جھرمٹ کھایا اور بھاگی۔ نصف کے قریب رومی فوج کام آئی۔ توپخانہ چھن گیا۔ کوئی جھنڈا ایسا باقی نہ رہا جو دشمن کے ہاتھ نہ لگا ہو۔ اس سے زیادہ فاش شکست اور کیا ہو سکتی ہے۔

سولھواں باب

انتظار

تمام رات اسلحہ کی آواز قلعہ ڈلسکنو میں گونجتی رہی۔

دونوں حورو ش خاتونیں جو قلعہ کے کمروں میں قید تھیں بخوبی سمجھ گئیں کہ کوئی نازک وقت قریب ہے۔ بہت رات گئے ان دونوں کی آنکھ لگی اور سپیدہ صبح نمودار ہونے کے ساتھ

کھل گئی - انکا بہت جی چاہتا تھا کہ اس تباہی
کی وجہ دریافت کرین لیکن ایک مسلمان سنتری
بندوق ہاتھ مین سے لئے دروازہ پر ٹہل رہا تھا اور
انہون نے باہر نکلنا چاہا تو اس نے روکا -
بیگم غصہ سے کانپنے لگی اور پرجوش
آواز سے بولی کہ مین اس افسر سے ملاقات کرنا چاہتی
ہون جس کی سپردگی مین یہ قلعہ ہے -
سنتری - حسن الہولا قلعہ کا افسر ہے ایک گھنٹہ
مین میرا پہرہ بدلا جائیگا اس وقت آپ کا پیغام
سردار سے کہدون گا -
بیچارہ سنتری صرف ان احکام کی پابندی
کر رہا تھا - جو اسے دیئے گئے تھے اور افروختہ
مزاج بیگم نے اس سے باتین کرنا محض تضیع اوقات
سمجھکر سکوت کیا پانچ چھ حبشی غلامون نے
صبح کا کھانا میز پر لگایا اور کھانے سے فراغت
ہونے کے بعد باشی بزوقون کا افسر حسن الہولا حاضر ہوا
بیگم - آپ ہی اس قلعہ کے افسر ہین ؟
ترک - جی ہان -
بیگم - اور کیا مجھ جبل اسود کے آزاد باشندون کا
یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس قلعہ مین مقید ہون -
ترک - (فوراً) جی نہین -
بیگم - کمرے کے دروازہ پر سنتری کا پہرہ ہے
افسر - صرف احتیاطاً - اس قلعہ مین فوج نے
وحشی اور آزاد سپاہی پورے طور سے کسی کے
کہنے مین نہین اور آمادہ ہین کہ اپنے سلطان

اور پیغمبر کے دشمنون کے مقابلہ مین جاکر یا فتح
حاصل کرین یا شہید ہون - پس آپ میل سب نے
اس خیال سے کہ مبادا کوئی بے ادبی آپ کی
خدمت مین ایسی ہو جو باعث ملال خاطر ہو کمرے
کے دروازہ پر پہرہ مقرر کر دیا ہے -
بیگم - اور یہ فوج کب تک رہے گی -
ترک - لشکر کوچ کر چکا قلعہ بھر مین جہان
آپ جی چاہے پھریئے -
بیگم - تو شاید لڑائی شروع ہو گئی ہے ؟
ترک - جی ہان ہماری فوج نے علی الصباح
کوچ کیا تھا - اور اسوقت تک ایسے مقام پر
پہونچ گئی ہوگی کہ فوج مخالف پر درہ ڈیوگا مین
حملہ کرسکے اسی قسم کی چند اور باتون کے بعد گفتگو
ختم ہوئی دونو خاتونین قلعہ کی چھت پر چڑھ کے
پشتہ پر کھڑی ہوئین کہ اس بلندی سے عنقریب
شروع ہونے والی لڑائی کی کیفیت دیکھ سکین لیکن
یہ امید پوری نہ ہوئی کیونکہ قلعہ کے تین طرف حد
نظر تک ویرانہ نظر آتا تھا اور ایک جانب بحیرہ آدریاٹک
کا نیلا نیلا پانی دکھائی دیتا تھا اور جب
پشتہ پر سے جھک کے بیگم نے اس پانی کو دیکھا جو
اس پرانے قلعہ کی دیوار مین لہرین مار رہا تھا تو ان
دونون نوجوان بہادرون کی یاد آگئی جو اس
قلعہ کی چوٹی سے سمندر مین کود پڑے تھے -
الکزینہ - یقیناً وہ بچکر نکل گئے -
پانی اتنی دور پر تھا کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا

یہ دونون خاتونین برابر برابر کھڑی ہوئی سیچے کے پانی کو دیکھ رہی تھین۔ ایلگزینہ کے دل مین اپنے دلدادہ عاشق کی بہادرانہ او عجیب حرکت کا خیال آرہا تھا۔ بس کوئی تعجب نہین اگر اسکو خیال ہوا کہ اسکی ہجولی سے بھنے اسقوطری بیگم کے دل مین بھی ایسے ہی خیالات گزر رہے ہونگے۔ بیگم کے چہرہ پر خفیف آثار ناراضی کے ظاہر ہوئے در اصل وہ خود بھی اپنے بہادر لال کپتان کی اس بلندی سے کودنے کا خیال کر رہی تھی تاہم اُسکے غرور حسن نے اس امر کی اُسکو اجازت نہ دی کہ وہ اپنے خیالات کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار کرے۔

غرور حسن اجازت مگر نہ دہد اے گل

کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

الگزینہ۔ یقینا وہ ضرور نکل گئے اُس بیچی کی کشتی سے نے جسے ہمنے اُسوقت جاتے دیکھا تھا اُنکو بچا لیا اور ایک نہ ایک دن وہ بہادر اُس ظالم اسمعیل سب سے ضرور بدلا لینگے۔

بیگم۔ کیا تمسے اور تمھارے دوست سے اسکی بابت کچھ بات چیت ہوئی تھی کہ یہ شخص جو اپنے تئین لال کپتان کہتا ہے کون ہے؟

الگزینہ۔ صرف چند باتین ہوئی تھین۔

بیگم۔ اچھا تو یہ شخص کون ہے اُسکا نام معلوم ہے

الگزینہ۔ نہین مین بھی اُسکے حالات سے اسیقدر واقف ہون جسقدر تم ہو۔

بیگم۔ کیا وہ جبل اسود کا رہنے والا ہے؟

الگزینہ۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔

یکایک توپونکی آوازنے اس گفتگو مین خلل آیا۔ یہ آواز رومی توپخانہ کی تھی۔ مختار پاشا اپنے لشکر کے غنیم کی فوج مین در آنا چاہتا تھا۔ یہ دونون دوشیزہ خاتونین اس آواز کو غور سے سننے لگین یکایک دھوئین کے بقے طبقہ ہوا مین نظر آگئے اس جانبازی کے کھیل کی خبر دینے لگے جو بہادر ترک اور جبل اسود کے آزاد پہاڑی باہم کھیل رہے تھے۔ یہ دھوان نہ تھا ان ناشدنی نامرادونکی حسرتین تھین جنھون نے شاہد مدعا سے ہم آغوشی کی آرزو ہی مین جان شیرین برباد کی دن بھر دونون اس جانب ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھا کین کہ شاید کچھ پتا چلے کہ کسکی طرف فتح کی امید کیجا سکتی ہے۔ کیتھرائن اس سترہن اور ترکون کے مقصود سے بھی آگاہ تھی۔ کہ اسوقت درہ ڈیوگا مین جفاکش پہاڑی [illegible] کیواسطے جان پر کھیل کے لڑ رہے ہین۔ دوپہر کے وقت حبشی غلامون کے سردار نے اطلاع دی کہ کھانا میز پر لگا ہے بیگم کو اشتہا کم تھی لیکن یہ اپنی ہجولی کو لئے ہوئے اُتری مگر یہین آئی اور کھانا کھا نے کے بعد قلعہ کے افسر حسن المولا کو طلب کیا اور نہایت تشویش کے ساتھ اُس سے پوچھا کہ لڑائی ہو رہی ہے یا نہین؟

حسن المولا۔ جی ہان معلوم تو ہوتا ہے۔

بیگم - کیا اسمعیل بیگ نے جبل اسود کی اُس
فوج پر حملہ کیا ہے جو درہ ڈیوگا مین پڑی ہوئی ہے
حسن المولا - زمت احتیاط سے مقصد تو یہی تھا
بیگم - اور کیا جسوقت سے حملہ شروع ہوا ہے
کوئی مخبر میدان جنگ مین نہین آیا ؟
حسن المولا - جی کوئی نہین -
بیگم - کچھ خبر بھی ملی کہ اس کوشش مین کامیابی
ہوئی یا ناکامی -
حسن المولا - جی نہین لیکن اس امر مین تو گویا
کوئی شک بھی نہین کہ حملہ مین کامیابی ہو گئی
یہ ساری فوج دشمن کی فوج سے دس گنی ہے -
بیگم - جون ہی خبر ملے مجھے فوراً اطلاع دیجیگا
ترک نے جواب دیا (بہت خوب) اور چلا گیا
پھر یہ دونون قلعہ کی چھت پر آئین اور میدان جنگ
کی جانب دیکھنے لگین -
مشہور ہے کہ زمانہ کی تیز رفتاری مین اگر کچھ وقت
کی کمی محسوس ہوتی ہے تو حالت انتظار مین
ناظرین انتظار کا مزا تو آپ نے بھی چکھا ہوگا
کسیکے عشق مین دین و دنیا بھلا بیٹھے کوشش کر
کے دلدار تک رسائی ہوئی - فلک نے رحم کیا
آج شام کو کسی نے آنے کا وعدہ بھی کیا ہے
شام ہی سے آنکھین دروازہ کی طرف لگی ہوئی ہین -
ذرا سی آہٹ ہوئی کہ ہم سمجھے کہ وہ آ گئے - اٹھ کے
دوڑے لیکن وہان سوا ہمارے توہم کے کچھ
نہ تھا اب پریشانی اور بڑھ گئی - گھڑی گھڑی

جیب پر ہاتھ جاتا ہے گھڑی نکلتی ہے - اور
وقت دیکھا جاتا ہے ایک ایک لمحہ ایک ایک سال
معلوم ہوتا ہے وقت کاٹے نہین کٹتا - یا کوئی مریض بستر مرگ
پر پڑا ہوا ہے تیماردار گرد جمع ہین - رات زیادہ
آ چکی ہے - بیمار کی حالت ردی ہوتی جاتی ہے
لیکن اسوقت کوئی تدارک بھی نہین ہو سکتا
صبح کا انتظار ہے تیماردار گھڑی گھڑی اُٹھ
کے صحن مین آتے ہین آسمان کو دیکھتے ہین
اور مایوس ہو کے کہتے ہین ابھی تو صبح کے آثار
کہین نظر نہین آتے - آج کی رات تو پہاڑ ہو گئی
کاٹے نہین کٹتی -
مجرم کو حکم قتل دیا جا چکا ہے لیکن اُسکے ورثا نے
اپیل کیا ہے - آج پیشی کا دن ہے مجرم قیدخانہ
مین کچھ عجیب امید و بیم کی حالت مین ہے
کبھی امید اپنی نورانی صورت دکھا کے اسے
خورسند کر دیتی ہے کبھی یاس بصورت مہیب
اسکے سامنے آ کے اُسے سہما دیتی ہے -
مقدمہ کے نتیجے پر اسکی قسمت کا فیصلہ ہے
یہ بیچارہ طوق و زنجیر مین سلسل بیٹھا ہوا گھڑیان
گن رہا اور نہایت پریشانی کے ساتھ اُس
خبر کا انتظار کر رہا ہے جس پر اسکے آیندہ زندہ
رہنے یا نہ رہنے کا انحصار ہے بالکل یہی
حالت اسوقت ہماری بیگم کی ہے - آج لڑائی
پر اُسکی قسمت کا فیصلہ ہے - اگر ترک فتحیاب
ہو گئے تو اسے ابھی اس قید مین نہین معلوم

کیسی کیسی سختیاں اٹھانا پڑینگی - اگر عیسائی فوج فتحیاب ہوئی تو بیشک رہائی کی امید ہوسکتی ہے
خدا خدا کر کے شام قریب آئی - اُسنے اُس سخت گولہ اندازی کی آواز سُنی جو مختار پاشا نے اپنے آخری حملہ میں کی تھی اور اسکے بعد سناٹا ہوگیا - اب لڑائی ختم ہوگئی -
بیگم نے مسافر روز یعنی آفتاب کی جانب دیکھکر کہا جو اپنے بستر راحت کی تلاش مین بحیرہ آذریاٹک کے پانی مین جو اسوقت کندن کی طرح دمک رہا تھا غروب ہوتا نظر آرہا ہے -
روﷲ اگر ترکون نے فتح پائی تو مجھے اسی قلعہ مین ناچار قید رہنا پڑے گا لیکن اگر انھین شکست ہوئی تو البتہ کوئی امید رہائی کی ہوسکتی ہے
یہ باتین ختم نہ ہونے پائی تھین کہ پہلے کچھ سوار اور اُنکے بعد کچھ پیدل ترکی توپخانہ کے بالکل بدحواس بھاگتے ہوئے نظر آئے
بیگم - معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون کو شکست ہوئی اور یہ شکست کوئی معمولی شکست نہین معلوم ہوتی بھگدڑ سی پڑی ہے سر پر پیر رکھ کر بھاگے جاتے ہین
اس اثنا مین حسن الولا آگیا اور بیگم خاموش ہوگئی - حسن الولا نے بیان کیا کہ مختار پاشا کو شکست ہوئی اور اب ہروقت خیال ہے کہ جبل اسود والے اس قلعہ پر حملہ کرینگے آپ کو اسیئے کہ وہین جا بیٹھیے -

یہ دونون خاتونین وہان ٹھہرنے پر اصرار کرنا فضول سمجھکر اپنے کمرہ مین چلی آئین -
رات ہوئی دونون نے کھانا کھایا اور پھر اس بات پر غور کرنے لگین کہ انکی رہائی کی کیا صورت ہوسکتی ہے -
الگزینیہ - دایسے تیورون سے جیسے کسی شخص کو کسی بات کا پورا یقین ہو) تمھارا شوہر لال کپتان تمھین ضرور چھڑائیگا -
لیکن گویا اس بات کو غیر ممکن ثابت کرنے کے واسطے یکایک اسمٰعیل بے کمرہ مین داخل ہوا

سترھوان باب

جیسے قدرا دیکھے اُوہی کون سپچھے

محض اپنی خوش نصیبی سے اسمٰعیل بے اس جال سے بھی نکل گیا جو لال کپتان نے اپنے عمدہ اصول سے لگایا تھا - کہ کل ترکی فوج جو پیکڈمزی سے روانہ ہوئی تھی بہادر رمضان پاشا سے لیکر ادنی سپاہی تک اُس مین پھنسکر قید ہوا -
اسمٰعیل بے اپنے بچپنے مین جبل اسود کی پہاڑیون پر کھیلا کرتا تھا اسے اس پہاڑی کے راستون سے کسی قدر آگاہی تھی دشمن کو غافل پاکر اس گنجان جنگل مین اُتر گیا - جس مین گزر یہ گیا تھا اور دوسری طرف سے اُس پکڈمزی پر ہو پہنچ گیا جدھر سے لشکر لایا تھا

جنگل مین داخل ہونے کے تھوڑے ہی دیر بعد
اسمعیل بے کے غائب ہوجانیکی خبر معلوم ہوئی اور
لوگ چارون طرف بیکار اسکی تلاش مین دوڑے
رات بھر تیز ہوتے پہاڑی کے اُس کنارے پر پہونچ گیا
جسکے پاس قلعہ کے پھاٹک کے سامنے والا میدان
واقع ہے ۔ اُسنے دیکھا کہ مختار پاشا نے آخری
حملہ کیا کہ اسلامی توپخانہ پر دشمن قابض ہوگیا
اور آخرکار ترکی فوج تباہی مین مبتلا ہوکے
بدحواس بھاگ کھڑی ہوئی ۔
وہ اسلامی فوج جو آج صبح کو دشمن پر حقارت
کی نظر ڈالتی اپنی کثرت پر نازان میدان جنگ
مین گئی تھی اسوقت جبکہ آفتاب بہادرون کی
تلوار کے خوف سے گوشہ مغرب مین چھپ
چکا تھا اُسی حقیر و قلیل لشکر سے شکست فاش
کھا کے بالکل بدحواس بھاگی چلی آرہی ہے
اور اس تباہی کا سبب کون شخص ہے ۔ وہ
وہی پیدائشی بہادر لال کپتان ۔
پس کوئی تعجب کی بات نہین اگر ان واقعات
کو آنکھون سے دیکھکر اسمعیل بے لال کپتان
کے خون کا پیاسا ہوگیا ۔
یہ خبر تو شاید لغو تھی کہ عیسائی فوج کا سپہ سالار
وہ طفل مکتب شاہزادہ نکولس ہے ۔ نہین یہ
فوج اُس تجربہ کار سپہ سالار کے ماتحت ہے
جو لال کپتان کہلاتا ہے اُسی نے تدبیر بھی سوچی
اور اُسی نے دونون مقامون پر اسکی تعمیل

تکمیل بھی کی یہ کون ایسا روسی افسر اور کون مشہور
سپہ سالار ہے جسنے اپنا نام اور مقصد چھپانے
کے واسطے اپنا نام لال کپتان رکھا ہے ۔
یہ مسئلہ تو اسمعیل بے سے بھی حل ہوسکا اُسنے
یہ دیکھ سکے کہ دشمن کے خیمہ و خرگاہ میدان جنگ
مین استادہ ہو رہے ہین نہایت غصہ سے سینے
ہاتھ پتھر پر دے مارے اور گویا لال کپتان سے
مخاطب ہوکر کہنے لگا آج کی بازی تو ملعون
گمنام تیرے ہاتھ رہی لیکن یاد رکھ کہ کسی دن
میرا ستارہ بھی چمکے گا اور تو میرے ہاتھ مین
بے دست و پا ہوگا اُسوقت صرف ڈھائی گھڑی
تیرے نذر کیجائیگی چاہے تو شہنشاہ
روس کا نور نظر ہی کیون نہو رات نے تاریکی
کا پردہ زمین و آسمان پر ڈالا اور اُن بہادرون کی
پردہ پوشی کی جو میدان جنگ مین بے جان
پڑے ہوئے زبان حال سے دنیا کو عبرت
دلانے کے واسطے کہہ رہے تھے ۔
دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے
ابھی صبح کو ہم کس شان شوکت سے اس
مقام پر آئے ۔ دل مین خیال تھا ۔ کہ دشمن کو
مارینگے اسوقت اُسی دشمن کے ہاتھ سے
بے سر پڑے ہوئے ہین ۔ نہ کوئی یار ہے
نہ مددگار ہے چاہے دشمن جلا دے چاہے
صحرا کے درندے نوچ ڈالین کوئی پرسان

حال نہین ۔

اسمعیل بے پہاڑی سے اتر کے دشمن سے بچتا قلعہ کی طرف روانہ ہوا مختار پاشا اور اُسکے ہزیمت خوردہ ساتھی قلعہ کی دیوار کے نیچے پہنچے ہوسے آگے چلے گئے اور اُسوقت تک نہ رکے جسوقت تک اُنکے اور دشمن کے درمیان مین کوسون کا فاصلہ نہین ہوگیا ۔ کچھ دور تک عیسائی فوج نے لشکر کا تعاقب کیا لیکن جب لال کپتان نے دیکھا کہ میری پوری فتح ہوئی اور ترکی لشکر کی حیثیت بھی نہ باقی رہی تو اُس نے اپنی فوج کو ٹھہر جانے کا حکم دیا ۔

قلعہ ڈلسگنو بہت اچھی طرح آراستہ تھا اور آذوقہ کا بھی بخوبی انتظام کر لیا گیا تھا ۔ کہ اگر دشمن محاصرہ کرے تو اہل قلعہ کو کسی چیز کی تکلیف نہ ہونے پائے ۔

اور جب مختار پاشا قلعہ کے نیچے سے گزرا تو اُس نے حسن المولا سے جو دیوار قلعہ پر کھڑا ہوا تھا پکار کے کہا ۔ دس روز تک قلعہ کو بچائے رہنا ۔ مین ابکی مرتبہ اتنی فوج لیکر آؤنگا کہ ان عیسائیون کو سوا اسکے سمندر مین ڈوب مرنے کے کوئی چارہ نہ رہے گا

حسن المولا ۔ خاطر جمع رکھیے دس دن کیسے دس ہفتہ تک بھی دشمن قلعہ نہین لے سکتے مختار پاشا نے اپنی راہ لی اور حسن المولا توپون کے انتظام مین مصروف ہوا

حسن المولا سمجھا تھا کہ دشمن اسی وقت قلعہ پر حملہ کرے گا لیکن اسکا خیال غلط نکلا دشمن کی کچھ فوج سامنے والے جنگل مین نظر آئی لیکن آگے نہین بڑھی ۔

ترکی سپہ سالار اسمعیل بے کے آنے سے سب کو حیرت ہوگئی ۔

حسن المولا نے مفرور سپاہیون سے پوچھا تھا ۔ لیکن ہر ایک نے اسمعیل بے کے حال سے عدم آگاہی ظاہر کی تھی جس سے اس بات کا یقین ہوگیا تھا کہ اسمعیل بے بھی کام مین آیا لیکن جب اسمعیل بے صحیح و سالم قلعہ مین داخل ہوا تو یہ سب خیالات برطرف ہوگئے ۔ کوئی عجب نہین اگر لشکر مفرور کے ہمراہ بھاگ جانے کے عوض اسمعیل بے نے قلعہ مین محصور ہونے کو ترجیح دی کیونکہ قلعہ مین کیتھرائن موجود تھی جو اسمعیل بے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی ۔

اسمعیل بے ۔ (حسن المولا کی طرف مخاطب ہوکر) حملہ کے واسطے تیار ہو ۔ بہت ہوشیاری سے فصیلون کا انتظام کرو ۔ رات ختم ہوتے ہوتے جبل اسود والون کی طرف سے کچھ نہ کچھ ضرور ظہور مین آئے گا ۔

حسن المولا ۔ کیا آپ سمجھتے ہین کہ دشمن قلعہ پر حملہ کریگا ۔

اسمعیل بے ۔ نہین تو سامنے آکے تو حملہ

نہ کریگا لیکن پوشیدہ ۔
اور حسن تم جانتے ہو کہ دشمن کی فوج
مین سپہ سالار کون ہے نہین تمھارا وہم بھی
وہان تک نہین جا سکتا ۔ وہی لال کپتان جسنے
بیگم سے عقد کیا ہے ۔
حسن المولا ۔ (متحیر ہو کے) خوب ۔ یہ
شخص تو بلی سے بھی زیادہ سخت جان نکلا
اس گفتگو کے بعد اسمعیل بے بیگم کے کمرہ مین آیا
اسوقت اُسکے دل مین اس قسم کے خیالات
تھے ۔ قلعہ گو کہ مستحکم ہے لیکن ممکن ہے
کہ دشمن اُس پر قبضہ کر لے ۔ اور اُسوقت
کیتھرائن مجھسے چھن جائے ۔

اٹھارھوان باب

اسمعیل بے کا ارادہ

اسمعیل بے کے دفعتاً کمرہ مین داخل
ہونے سے بیگم چونک پڑی ۔ لشکر عثمانیہ
کی شکست اور تباہی کا حال حسن المولا بیان
کر چکا تھا ۔ بس اسمعیل بے کے چہرہ پر فکر و
تردد کے آثار دیکھکے مغرور مستقل مزاج
کیتھرائن کا چہرہ بحال ہو گیا ۔
اسمعیل بے نے یہ خوشی کے آثار
کیتھرائن کے خوبصورت چہرہ پر دیکھے اور
اُسکا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا ۔
کیتھرائن ۔ تم واپس آ گئے ۔ کیا عدیو
کی شکست ہوئی ۔ کیا اسلامی جمعیت جبل
اسود کے پہاڑون پر بھاگ رہی ہے ۔
اسمعیل بے ۔ (غصہ کو ضبط کر کے) تم
جانتی ہو کہ ترکی فوج شکست کھا کر برباد ہوئی
کیتھرائن ۔ ہان قلعہ کی چوٹی سے مین نے
تمھاری ہزیمت خوردہ فوج کو بھاگتے ہوئے
دیکھا تھا ۔ اپنی تمام عمر مین مینے ایسی بدحواسی
نہین دیکھی ۔
اسمعیل بے ۔ سچ ہے ۔ بڑی فاش شکست
ہوئی وہ فوج جو آج صبح کو اپنے قوت
بازو پر پورا بھروسہ کئے ہوے چشم زدن
مین یقینی فتح کا خیال دل مین لئے دشمن کے
مقابلہ مین گئی تھی ایسی برباد ہوئی کہ اُسکی
ہستی نہ رہی ۔ جبل اسود والون کی فتح ہوئی
انہون نے ہمین پسپا ہی نہین کیا ۔ بلکہ
ہماری فوج کو بالکل برباد کر دیا ۔ اور اگر
اب وہ پہاڑون سے نکلین تو صوبہ البینیہ کا
راستہ اُنکے لئے بالکل صاف پڑا ہے ۔
اس قلعہ کا بھی مجھے خیال ہے کہ کوئی دم
دشمن کی فتح نصیب فوج محاصرہ کر لیگی
اور مجھے اُس کے تابع ہونے کے پیغام کا
جواب دینا پڑے گا ۔
عنقریب آنے والی مدد اور رقیب سے

رہائی کی امید نے کیتھرائن کے چہرہ پر
مسرت کے آثار پیدا کر دیئے ۔

اسمٰعیل بے نے اس بات کو دیکھا
اور اُسکے چہرہ پر تبسم کی علامتین ظاہر
ہونے لگین ۔

اسمٰعیل بے ۔ (کسی قدر طنزیہ لہجہ مین)
اب تو تمھین اپنے قید خانہ کا دروازہ
گویا کھلا معلوم ہوتا ہوگا ۔ شاید یہ سنتے سے
تمھاری حیرت اور بڑھجائیگی کہ وہ شخص
جس سے تمنے کل شب کو عقد کیا تھا اُس وقت
تک زندہ ہے ۔ وہ میرے سپاہیون کی
تلوار اور گولیون سے بچ گیا ۔ اتنی بلندی سے
کودنے کا صدمہ اُسکی جان نہ لے سکا ۔
اب وہ جبل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہے
اُسی کے جال مین ہم بذریعہ رہنما کے گرفتار
ہوئے اور اُسی کے ہاتھ سے ترکی فوج پر
درہ ڈیوگا مین آفت نازل ہوئی جسوقت
جی چاہے لال کپتان در قلعہ پر آئے اور
جبل اسود کی فاتح فوج کے زور پر اپنی
دلہن کو طلب کرے ۔

کیتھرائن ۔ بخوبی سمجھ گئی کہ یہ بیان خالی
از علت نہین ہے اور ان حالات کے
سننے سے جو مسرت اُسکو ہوئی اُسکے آثار
چھپا کر پوری گفتگو سننے پر مستعد
ہو کے متوجہ ہو گئی ۔

اسمٰعیل بے ۔ اور مین کیا بیوقوف اور
بے عقل ہون ۔ اس شکست نے میرے
دل کو ایسا توڑ دیا ہے اور مایوسی کے
ہاتھ مین ایسا بدحواس ہو گیا ہون ۔ کہ اپنے
ساتھیون کے ساتھ ساتھ بھاگ جانے کے
عوض مین بالقصد اس بوسیدہ قلعہ مین
آکر پناہ گزین ہوا ہون تا کہ لال کپتان
جب اپنی فوج لیکر آئے اور اس قلعہ کو فتح
کرے تو علاوہ مال غنیمت کے اسمٰعیل بے
سکو بالکل لاچار بے یار و مددگار قیدیون
مین ملے ۔

کیتھرائن ۔ (اسکے طرز کلام سے دھوکا
نہ کھا کے) لیکن تمھارا قصد متابعت اختیار
کرنے کا نہین ہے تم قلعہ بند رہنا چاہتے
کہ قلعہ بہت مستحکم ہے اور تمھارے زیر حکم
فوج آخر تک ہمت نہ ہارے گی اس اثنا مین
مختار پاشا کثیر فوج لیکر آپہونچیگا اور عیسائی
فوج کو اپنی قلت کی وجہ سے پسپا ہو کے
پھر درہ کے اُس پار جانا پڑیگا ۔

اسمٰعیل بے ۔ (کسیقدر رنج کے) تم بہت
ذہین اور دور اندیش ہو جو تم سمجھی ہو وہ صحیح
ہے ۔ مین جانتا ہون کہ تمھارا شوہر لال کپتان
حملہ کرے گا ۔ وہ جانتا ہے کہ تم یہان موجود
اور قلعہ پر قبضہ یا اہل قلعہ کو تابع کرنیکے واسطے
لال کپتان کوئی بات اُٹھا نہ رکھے گا

لیکن جب تک میرے دم مین دم ہے قلعہ
کو بچاؤن گا۔ دس دن کے اندر مدد آجائیگی
تمھارا پاشا اتنی فوج لیکر آئیگا کہ ان
پہاڑیون کو درہ دیوگا کے اُس پار بھاگ
جانا پڑے ان کی قوت جتنی ہے اُس سے
چاہے دونی بھی ہو جائے۔

کیتھرائن۔ تو میری قسمت کا انحصار اس
قلعہ کے استحکام پر ہے۔ تم اب بھی میری بات
اپنے ارادہ سے باز نہین ہو۔

اسمعیل بے۔ (غصہ سے) نہین میری
خلقت مین یہ بات ہے۔ کہ جب کسی بات
کا قصد کر لیتا ہون۔ تو پھر اُس سے باز نہین
آتا۔ کئی سال گزرے جب مین نے ارادہ کیا
تھا کہ تم میری ہو جاؤ۔ تمھارے باپ نے
مجھے سخت سست کہا جبل اسود کی سرحد
سے نکال دیا اور مجھے دوسرے ملک مین
جا کے پناہ لینا پڑی جو جو میری ترقی ہوتی تھی
مین اس خیال سے خوش ہوتا تھا کہ اب مین
تم سے قریب تر ہوتا جاتا ہون اور اب جبکہ
نتیجہ حاصل ہو گیا اور تم بالکل میرے قابو مین
آگئین تو کیا یہ خیال بھی ہو سکتا ہے۔ کہ مین
تمھین بہ آسانی جانے دون گا۔ نہین
کبھی نہین۔ وہ گمنام قلعہ پر حملہ کرے۔
قلعہ کی دیوارین مستحکم ہین۔ اور ہمارے
پاس نہایت عمدہ توپخانہ موجود ہے اور
اگر دیوارین بھی ٹوٹ جائین اور مجھے یقین
ہو جائے کہ قلعہ پر دشمن ضرور قبضہ کر لیگا
تو خنجر میری داب مین لگا ہوا ہے اسکے نیام
تمھارا دل ہو گا جب تک میری جان مین
جان ہے تم سوائے میرے کسیکی نہین ہو سکتین

بیگم۔ یہ گفتگو جب چاپ سنا کی اسکا چہرہ سرخ
ہو گیا جان بلینا کی گذشتہ زندگی کے واقعات
سے ثابت ہوتا تھا کہ جو کچھ اُسنے کہا وہ کریگا
بھی ضرور

لیکن اسکی باتون سے کیتھرائن ڈری نہین
اُسنے اُنھین تیورون سے جواب دیا۔

اسمعیل بے۔ تم کشت و خون کے عادی ہو
تواریخ مین تمھاری بابت یہ لکھا جائیگا کہ
تم نے ایسے افعال کا ارتکاب کیے جو محض
وحشیون کے شایان تھے سپاہگری اور
بہادری کا نام ڈبو دیا۔ مین گو ایک ضعیف البنیان
عورت ہون لیکن خاندانی جرات
شجاعت کا اثر میرے دل مین ہے۔ تم کہتے ہو
کہ تم مجھے قتل کر ڈالو گے لیکن رہا نہ کرو گے
مجھے تمھارے کہنے کا یقین ہے تمھاری گذشتہ
زندگی کے واقعات سے مین سمجھتی ہون۔
کہ تمھین بدتر سے بدتر کام کرنے مین بھی
باک نہ ہوگا۔ ذرا دھیان دے کے سنو کہ
میری عمر کم ہے۔ اور دنیا اپنی دلفریب
صورت دکھا کے مجھے بہت کچھ امیدین

دلاتی ہے۔ تاہم مین موت کو اُس زندگی پر ترجیح دیتی ہون۔ جو تمھارے ساتھ بسر ہو۔

اسمعیل بے حیب چاپ سنتا رہا اور کہنے ہی کو تھا کہ قلعہ کے باہر سے بگل کی کچھ آواز آئی لال کپتان آپہونچا۔

آٹھیسوان باب

جبل اسود والون کا پیام

جس وقت شکست خوردہ فوج اس قلعہ کی طرف سے بھاگتی ہوئی نکلی تھی اُس وقت سے اہل قلعہ بہت ہوشیار ہوگئے اور لڑنے پر تیار رہتے تھے۔

آفتاب گوشۂ مغرب مین روپوش ہوچکا ہے۔ ماہتاب سپاہ انجم لئے ہوئے میدان فلک مین صف آرا ہے۔ چاند اور ستارون کا عکس بحیرۂ ڈریاٹک کے پانی مین جھلکا رہا ہے۔ کنارہ پر چاندنی نے روپہلی فرش کیا ہے۔ طیور جو دن بھر اپنے رزق کی تلاش مین اُڑا کئے ہین اسوقت آشیانون مین بیٹھے ہوئے صناع ازل کی صنعتین دیکھ دیکھ کے وجد کر رہے ہین۔

قلعہ کی شمال کی طرف دو دو میل پر اُس کنجان جنگل مین جو سڑک کے پاس والی پہاڑیون کے دامن مین واقع ہے جبل اسود والے وقت کے منتظر کھڑے ہوئے ہین قلعہ ڈلسگنو بہت مستحکم ہے اور بلندی پر واقع ہونے کی وجہ سے نواح مین کوئی مقام ایسا نہین ہے۔ جہان سے قلعہ پر گولا اندازی کیجائے اور قلعہ کی توپون کے گولے اُس مقام پر نہ پہونچ سکین۔

قلعہ مین پہرا دونا کر دیا ہے۔ اور ہر شخص کو حکم ہے کہ کوئی بھی علامت دشمن کی طرف حملہ کرنیکی دیکھو اور فوراً اطلاع دو۔ ترکون کو دفعتہً حملہ ہونے کا خوف تھا۔ انھین اس بات کا یقین نہ تھا کہ عیسائی باقاعدہ محاصرہ کرکے قلعہ لینے کی کوشش کرینگے بخوبی رات آچکی تھی۔ جب بگل کی آواز قلعہ کے جنوب بحیرۂ آڈریاٹک کے کنارے درہ ڈیوگا کی پہاڑیون سے سنائی دی جس سے معلوم ہوا کہ جبل اسود کی کثیر فوج قلعہ کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

بگل کی آواز آنے کے بعد قلعہ کے شمال مین واقع ہونے والے جنگل سے کچھ سوار صلح کا جھنڈا لئے ہوئے نکلے۔

اسمعیل بے بگل کی آواز سنتے ہی قلعہ کے پھاٹک کی چھت پر آگیا تھا اور ان لوگون کو صلح کا جھنڈا لئے ہوئے آتے دیکھا

اسکی تیوریان چڑھ گئین۔
اسمعیل بے۔ واللہ کیا یہ عیسائی کتے خیال کرتے ہین کہ ہم انکی زبانی باتون سے ڈر جائینگے۔ ایک ہی فتح کے نشہ نے اسقدر انکے دماغ مین خلل ڈالدیا۔ اچھا ایک توپ کا رُخ انکی طرف پھیر دو۔ ہم پہلے انکا پیام سنینگے لیکن اگر انھون نے گستاخی کی یا کوئی کلمہ ہماری شان کے خلاف زبان سے نکالا تو ہم فوراً انھین جہنم واصل کر دینگے۔

گولہ انداز نے توپ کا رخ اُن سوارون کی طرف کر دیا۔ اور جو جو وہ آگے بڑھتے گئے توپ کا رخ بھی پھرتا گیا۔

چاندنی ایسی صاف و شفاف تھی کہ ہر چیز اس توپ اور گولہ انداز کے جو دیوار کے سایہ مین تھے مثل دن کے دکھائی دیتی تھی۔

قلعہ کی دیوار سے قریب سو فٹ کے فاصلہ پر پہونچکر یہ گروہ ٹھیرا اور باجہ والونے اہل قلعہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی غرض سے باجہ بجایا۔

ان سوارون کے افسر کو اسمعیل بے بخوبی پہچانتا تھا۔ یہ وہی اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا رابرٹ لارڈ ڈربل تھا۔

غور سے اسمعیل بے نے ان لوگون کو دیکھا کہ انمین لال کپتان تو نہین ہے اگر وہ ہوتا تو کوئی چیز اسمعیل بے کو ان سوارون کے اڑا دینے سے نہ روک سکتی۔

لیکن جس شخص سے اسمعیل بے کو اسقدر نفرت تھی وہ ان لوگون مین نہ تھا پس وہ غصہ ضبط کر کے ان لوگون کی طرف متوجہ ہوا۔

اسمعیل بے سایہ مین کھڑا تھا اسلیئے اہل جبل اسود کی نظرون سے پوشیدہ تھا اور انھین خیال بھی نہ تھا کہ اسمعیل بے قلعہ مین موجود ہے۔

لارڈ ڈربل۔ (بگل بجنے کے بعد) اس قلعہ کا افسر کون شخص ہے۔

اسمعیل بے۔ حسن تم جواب دو۔

حسن المولا۔ (دیوار کے کنارہ پر آکے) مین حسن المولا اس قلعہ کا افسر ہون۔

لارڈ ڈربل نے صاحب سلامت کی۔

لارڈ ڈربل۔ مین رابرٹ لارڈ ڈربل جبل اسود کی فوج مین کرنیل ہون شاہزادہ نکولس کی طرف سے جسکی فوج تمھین چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہے اس قلعہ کو مانگتا ہون شرائط مین بہت لحاظ کیا جائیگا۔ اہل قلعہ کو عزت کے ساتھ نکل جانیکی اجازت ہے۔ اور افسر ہتھیار بھی لگائے رہ سکتے ہین۔

اسمعیل بے۔ پوچھو کہ جتنے لوگ قلعہ مین موجود ہین اُن سب کو نکل جانے کی اجازت ہے حسن المولا نے حسب الحکم

سوال کیا۔

لاڈر ڈیل اصل منشا سمجھ گیا۔ اور اُسنے جواب دیا۔ عمان سب لوگون کو نکل جانے کی اجازت ہے۔ جو سلطان روم کے تحت ہین۔ لیکن اگر اس قلعہ مین جبل اسود یا البنیہ کا کوئی باشندہ ہے اور سرحد روم مین داخل ہونا نہین چاہتا تو اُسکو آزادی دیجاتی کہ جہان جی چاہے جائے۔

اسمعیل بے۔ (حسن المولا سے مخاطب ہوکر) کہو کہ اسمعیل بے کی منگیتر بیگم استواری قلعہ مین موجود ہے۔ اُسکی بابت کیا حکم ہے۔

حسن نے یہی سوال کیا۔

لاڈر ڈیل۔ وہ بیگم جسے تم اسمعیل بے کی منگیتر بتاتے ہو جبل اسود کی فوج کے ایک بہادر افسر کی زوجہ منکوحہ ہے۔ وہ ترکی فوج کے ساتھ نہین جاسکتی۔

اسمعیل (حسن سے) کہو کہ بیگم سلطان روم کی تولیت مین ہے اور بغیر سلطان کی اجازت کے اسکا عقد جائز نہین ہوسکتا۔

لاڈر ڈیل۔ اس دعوی سے تو اہل جبل اسود کو انحراف ہے اور سلطان کی حکومت ہی کے سوال کے فیصلہ کے واسطے تو آج اس وقت ہتھیار باندھے ہوئے یہان موجود ہین۔ جبل اسود والے یہ نہین تسلیم کرتے کہ جبل اسود کی چپہ بھر زمین بھی سلطان روم کے زیر حکومت ہے یا اُنکے پہاڑون کے باشندون مین سے کسی ادنی شخص پر بھی سلطان روم کو کوئی اختیار رہے۔

اسمعیل بے۔ (سایہ سے نکل کر دیوار کے کنارہ پر آکے نہایت برہنگی کے ساتھ) چھوٹا منہ بڑی بات۔

اسمعیل بے کے سامنے آنے سے لاڈر ڈیل اور اسکے ساتھیون کو حیرت ہوگئی ان کو خیال تھا کہ وہ پہاڑون مین ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہوگا۔ اس بات کا تو کسی کو وہم ہی نہ تھا کہ وہ قلعہ مین موجود ہین۔

اسمعیل بے۔ تم تو غیر ملک کے رہنے والے ہو تمہین جھگڑے سے واسطہ نہ تعلق جبل اسود زیر حکومت سلطان روم ہو نہ تو تم کون ہو۔ یا تو تم جری اور بہادر ہو یا بالکل بیوقوف ہو کہ مفت اپنی جان پر کھیل کے میرے سامنے آئے ہو تم تمہارا راہزن دوست اسمعیل بے کی تدبیر مین دخل انداز ہوئے اور اب تم صلح کا جھنڈا لیکر شیر کے مقابل آئے ہو۔ تم قلعہ خالی کردینے کا سوال کرتے ہو مین اسکا جواب خونریزی سے دونگا۔ گولہ انداز کی طرف مخاطب ہوکر الست اپنی توپ کے پاس جاؤ اور گولہ انداز جلی ہوئی مہتاب ہاتھ مین لیکر توپ کے پاس پہونچا۔

بیسوان باب

قلعہ پر حملہ

گولہ انداز کی اس حرکت سے جبل اسود کے سوارون کے چہرہ پر کوئی آثار خوف کے نہین ظاہر ہوئے گوکہ وہ خوب جانتے تھے کہ اسوقت انکی موت اور زندگی اُنکے دشمن اسمعیل بے کے ہاتھ مین ہے -

اسمعیل بے (لاڈ رڈیل اور اُسکے ساتھیون سے) اے جبل اسود کے بہادرو مین تمھین صرف اُنگلی کے اشارہ سے ملک عدم کو روانہ کرسکتا ہون -

لاڈ رڈیل - (اطمینان کے ساتھ کہ گویا کوئی بات خوف یا خدشہ کی ہے ہی نہین) یہ جھنڈا ہمارا محافظ ہے -

اسمعیل - (غصہ سے) جھنڈا بھلا اس جھنڈے کی وقعت ایک باضابطہ فوج کے سردار کی نظر مین کیا ہوسکتی ہے خصوصا جب وہ ایک قزاقون کے گروہ کی طرف سے آیا ہو کیونکہ میری نظر مین تم لوگ ڈاکہ زنون سے بہتر نہین ہو -

لاڈ رڈیل - تم اس جھنڈے کا لحاظ نکرو گے -

اسمعیل بے - نہین مین تمکو صرف چندا منٹ کی مہلت اس غرض سے دیتا ہون کہ تم سفر آخرت کے واسطے تیار ہوجاؤ اور اسکے بعد مین قسم کھا کر کہتا ہون کہ تمکو توپ سے اوڑا دونگا -

لاڈ رڈیل - اس حرکت پر تمام مہذب دنیا لعنت کرے گی -

اسمعیل بے - خوب - ہمین دنیا سے مطلب - تم باغی ہو - تم اپنے بادشاہ سے برسر مقابلہ آئے ہو - اپنی حماقت سے تمنے اپنے تئین میرے قابو مین دیدیا ہے ایسی سزا دونگا کہ سب کو عبرت ہو -

لاڈ رڈیل - (بہت اطمینان سے) ذرا تامل کرو اور غور کرکے دیکھو - کیا اُن ایک ہزار سے زیادہ ترکی سپاہیون اور افسرون کی جان کوئی چیز نہین ہے جو اس لڑائی مین گرفتار ہوئے ہین - اور اہل جبل اسود کے یہان قید ہین ؟

یہ کلمہ کچھ ایسا موثر تھا کہ اُسنے اسمعیل بے کو بالکل ساکت کردیا -

اس نے کوئی جواب نہ دیا لیکن نہایت غیظ و غضب سے لاڈ رڈیل کی طرف دیکھنے لگا

لاڈ رڈیل - شاہزادہ نکولس کے ہاتھ مین تمہارے بہت سے لوگ ہین - اور ان مین بعض اعلے درجہ کے افسر بھی ہین ہم سب کو

اڑادو مگر جب صبح ہوگی تو اس قلعہ کے سامنے کا ہر درخت ہمارے مالک کے انتقام کی شہادت دے رہا ہوگا ہر درخت میں ایک ترک کا سر لٹکا ہوا نظر آئیگا ہم سپاہیوں کی موت مرینگے لیکن تمہارے ساتھیوں کو چوروں اور چلکوں کی طرح پھانسی دیجائیگی۔

اسمعیل بے۔ (نہایت غصہ سے) تمہارا سردار ایسی جرأت نہ کریگا۔

لاڈ رڈیل۔ حقارت کے لہجہ میں جرأت نہ کریگا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ہمیں جھنڈے کے آنے میں کچھ پس و پیش ہوا تھا۔ ہم جانتے تھے کہ بعد اس کے بی کے جو آج ہمنے تمہاری کی ہے۔ تم اس جھنڈے کے ساتھ آنیوالوں سے کسطرح پیش آؤ گے لیکن ہمارے شاہزادہ نے فورًا جواب دیا۔ اگر وہ لوگ اس جھنڈے پر آگ برسائینگے تو میں صبح ہوتے ہر ترک کا جو میرے قلمرو میں ہے۔ سر اڑا دونگا۔ تم صاف صاف کہدینا۔

اسمعیل بے۔ تمام اہل جبل اسود کی جانوں سے عثمان پاشا کی جان زیادہ قیمتی ہے اور اس خیال سے کہ کہیں اپنی فتح کے نشہ سے اندھا ہوکر تمہارا شاہزادہ عثمان پاشا کو کوئی ضرر نہ پہونچا بیٹھے میں اپنے ارادہ پر پھر غور کرونگا۔ اسوقت تو چھوڑے دیتا ہوں۔ لیکن اب کوئی جھنڈا میرے پاس نہ بھیجنا۔ ورنہ جو میری زد پر آئیگا میں توپ سے اڑا دونگا۔ تمہارے سوال کا جواب یہ ہے۔ کہ جب تک قلعہ میں ایک سپاہی بھی زندہ رہیگا قلعہ خالی نہ کیا جائیگا۔

لاڈرڈیل نے رخصتی سلام کیا۔ باجہ بجا اور یہ سوار اپنے لشکر کی طرف واپس ہوئے۔ اب اسمعیل بے حملہ روکنے کا بندوبست کرنے لگا۔ سپیدۂ صبح نمودار ہونے کے ساتھ ہی حملہ شروع ہونے کا اسے یقین تھا۔ یہ صاف ظاہر تھا کہ قلعہ کے چاروں طرف عیسائی فوج پڑی ہوئی ہے اور اندھیرے میں اپنی توپیں موقع پر لگا لے گی تاکہ روشنی ہونے کے ساتھ ہی گولہ اندازی شروع کردے اسمعیل بے نے حکم دیا کہ جنگل کی طرف گولہ مارو۔ توپوں کا منہ بلند کردو اور بحیرۂ اڈریاٹک کے اس کنارہ تک نصف دائرہ قائم کرکے گولہ بازی کرو اور اسیطرح پر گولہ اندازی شروع بھی ہوگئی۔

تمام رات اسطرف سے گولہ پر گولہ مارا گیا۔ لیکن دشمن کی طرف سے ایک توپ کی بھی آواز نہیں آئی ظاہرا دشمن اپنی جائے قیام چھپانا چاہتا ہے۔

آخرکار صبح ہوئی اور دو گھنٹہ بعد حملہ شروع ہوا۔ اسطرف سے رات بھر گولہ اندازی کی

کی گئی تھی۔ تاہم دشمن نے اپنی توپین
موقع پر لگائین اور پھر سخت آتشبازی شروع
کی۔ سہ پہر تک گولہ کی لڑائی رہی جسمین
اہل قلعہ اچھے رہے جبل اسود کی فوج کی
دو توپین پھٹ گئین۔ اور تین توپین غنیم کی
بیکار ہوگئین اس سے نقصان پہونچا
کیونکہ اُنکے پاس توپین بہت ہی کم تھین
اور قلعہ کی دیوارین کہین پر کوئی سوراخ
بھی نہ ہوا۔
اسمعیل بے۔ (دشمن کی طرف سے
آتشبازی مین کمی ہوتی اور سامنے سے
توپین ہٹتی دیکھکر) آہا۔ جب تک تمھارے
پر نہ ہون اور تم اُڑ نہ سکو تم برج ڈلسگنو پر
قابض نہین ہوسکتے۔

اکیسوان باب

بدقسمتی

پھر رات آئی اور قلعہ کے گرد امن ہوا
اس کمرہ مین جسکی کھڑکی سمندر کی طرف
تھی۔ دونون خاتونین بیٹھی ہوئی ہین۔
دن بھر وہ مجرمون کی طرح ایک کمرہ مین
قید رہی ہین اور اُسکے دروازہ پر اسمعیل بے
کے حکم سے سنتری ٹہلا کیا ہے۔
اسمعیل بے نے اسکی وجہ صاف صاف
بتا دی تھی۔ اُسنے کہا تھا۔ لڑائی شروع
ہوا چاہتی ہے۔ یہ لوگ جو قلعہ کے باہر
پڑے ہوئے ہین ہمارے توپخانہ کی قوت
اور قلعہ کی دیوارون کے استحکام کا تجربہ کرنا
چاہتے ہین۔ دونون طرف سے سختی کیجائیگی
گولہ اور گولی کسی کا خیال نہ ہوگا اور اگر تم مین سے
کوئی دیوار پر جائیگا۔ تو وہ بھی اسی طرح زخمی
ہوسکتا ہے جسطرح قلعہ کا کوئی سپاہی۔
اور مجھے منظور نہین کہ تم اس خطرہ مین اپنے
تئین ڈالو۔
پس یہ دونون دن بھر تنہا کمرہ مین بیٹھی
رہین۔
کچھ دیر تک گولہ اندازی بہت زور وشور
سے ہوا کی۔ ہر توپ کی آواز کے ساتھ انکے
دلون مین امیدین پیدا ہوتی تھین۔
اور مایوسی انکو ستا دیتی تھی۔
بیچاری کیتھرائن کچھ عجیب امید و بیم کی
حالت مین تھی کھڑکی سے بحیرۂ آڈریاٹک
کے پانی کے کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔ لیکن
جب آفتاب بحیرۂ آڈریاٹک کے نیلے نیلے
پانی مین ڈوبنے لگا اور توپون کی آوازین
مین کمی ہونے لگی تو اُنکے دلون مین ازسرنو امیدین
پیدا ہوئین۔
کیتھرائن۔ (لالکزینہ سے مخاطب ہوکر) تم

دیکھتی نہین کہ توپون کی آواز مین کمی ہوتی جاتی ہے - یقیناً جبل اسود کی فوج کی توپون سے قلعہ کی توپین بیکار ہوگئی ہین شاید دیوار ٹوٹ گئی ہے - اب کچھ دیر مین ہمارے ہموطن قلعہ مین حملہ کرکے گھس آئینگے اور ہمین اس ظالم کے چنگل سے چھڑا لینگے

الکزینہ - جوش سے آمین آمین -

یہ کہکے دونون گوش برآواز انتظار کرنے لگین -

آہستہ آہستہ آفتاب غروب ہوا اور دنیا پر شام کی سیاہی چھاگئی -

اب باہر سوت کا ایسا سناٹا ہوگیا اب نہ بگل بجتا تھا نہ طبل گڑگڑاتے تھے نہ گولون کے زناٹے کی آواز آتی تھی - اور جب رات کی سیاہی زیادہ بڑھتی جاتی تھی - یکایک چند ملازم روشنی سے لئے ہوئے کمرہ مین آئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ترکی سپہ سالار داخل ہوا -

اسمعیل بے کے چہرہ پر مسرت کے آثار دیکھ کے ان دونون کو یقین ہوگیا - کہ آج کی لڑائی مین اہل قلعہ اچھے رہے اور حملہ سے قلعہ کو کوئی ضرر نہین پہونچا - ملازمین چلے گئے اور اسمعیل بے ایک کرسی پر بیٹھ کے دونون کی طرف متوجہ ہوا -

اسمعیل بے - مین تمھارے رفع تردد کے واسطے اسوقت آیا ہون اہل جبل اسود نے آج سویرے سے آتشباری کرنا شروع کی تھی - اور دو گھنٹہ گذرے کہ حملہ ختم ہوا - اُنکی توپون سے ہمین ذرا بھی نقصان نہین پہونچا بلکہ ہمارے توپخانہ نے دشمن کو بہت ضرر پہونچایا - ہمنے انکی توپین بیکار کردین - اور انہین حملہ سے دست بردار ہونا پڑا - کیتھرائن اب رہائی کی امید اپنے دل سے نکال ڈالو تم اسطرح میرے اختیار مین ہو - کہ گویا قسطنطنیہ مین میرے محل مین بیٹھی ہو -

کیتھرائن نے کچھ جواب نہین دیا - بلکہ نہایت حقارت کی نظر سے اسمعیل بے کو دیکھکر منہ پھیر لیا اور سمندر کی طرف دیکھنے لگی -

رات کے ساتھ ہی طوفان بھی آیا - چاند اور تارے چھپ گئے آسمان کافر کے قلب کی طرح سیاہ نظر آنے لگا -

اسمعیل بے - دس پندرہ دن یہ باغی اس قلعہ کی پرانی لیکن مستحکم دیوارون پر گولہ اندازی کرکے اپنا حوصلہ نکالین - اس اثنا مین مختار پاشا فوج ظفر موج لیکر آجائیگا اور ہم ان باغیون کو نیست نابود کردینگے -

کیتھرائن – اگر بیدردگار ڈیونگا کو ڈھاوے اگر جبل اسود کے پہاڑ مسمار ہو جائین اگر جبل اسود والون کے دلون سے جرأت اور بازؤن سے قوت سلب ہو جائے مگر وہ بھی غلامی کے ظلم سہنے پر مستعد ہو جائین تو اسلامی جھنڈا جبل اسود کے پہاڑ پر پہونچ سکتا ہے – ورنہ وہ ہرگز ہرگز مسلمانون کی متابعت اختیار نہ کرینگے

اسمعیل بے کیتھرائن کے پیارے پیارے چہرہ کو دیکھا کیا جسمین اسوقت جوش اور غصہ کی افروختگی نے عجب عاشق کش ادائین پیدا کر دی تھین –

اسمعیل بے – واللہ تم اس قابل ہو کہ ایک شجاع و بہادر سپاہی کی بیوی ہو – تمھاری بات سے میری دلی کیفیت بڑھتی جاتی ہے – اب تو سب موانع دفع ہو گئے ہین – دیکھین خدا کب تمھین میری بناتا ہے –

کیتھرائن – وہ وقت کبھی نہ آئیگا –

اسمعیل بے – (مسکرا کے) ہان جھگڑے نہ رہنا – ہمارے درمیان مین جو جو موانع تھے وہ سب دفع ہو گئے – اب جسوقت میرے جی مین آئے مین اپنی مراد پوری کر سکتا ہون – کہ جس سے ساتھ مناسب سمجھون تمھاری شادی کر دون خواہ تم رضامند ہو خواہ نہ ہو – کل تمھارا عقد میرے ساتھ ہوگا –

کیتھرائن – (گھبرا کر) کل ؟

اسمعیل بے – ہان کل وقت کے ضائع کرنے سے کوئی فائدہ نہین اور تم ایک ہفتہ یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد بھی میرے ساتھ عقد کرنے پر اسیطرح نارضامند رہوگی جیسے کہ آج ہو –

کیتھرائن – لیکن تم شاید یہ بھول گئے ہو کہ میرا عقد ہو چکا ہے –

اسمعیل بے – کیا مین تم سے کہہ نہین چکا کہ سب موانع دفع ہو گئے وہ گمنام جو اپنے تئین لارل کپتان کہلاتا تھا آج کی لڑائی مین مارا گیا –

بیگم یہ گفتگو جن تیورون سے سن رہی تھی اسکے دیکھنے سے اسمعیل بے کو معلوم ہو گیا کہ میرے کہنے کا اسے یقین نہ آیا –

اسمعیل بے – تمھین میرے کہنے کا یقین ہے ؟

بیگم – بالکل نہین –

اسمعیل بے – جب کل میرا عقد تمھارے ساتھ ہو جائیگا اُس وقت تو تم کو یقین آجائیگا –

بیگم – اگر ایسا رسم ادا کیا جائے تو وہ خدا اور دنیا والون کے سامنے بالکل ناجائز ہوگا

اسمٰعیل بے - جب اسکے ذریعہ سے
تمھے وہ چیز ملجائیگی جسکے واسطے مین سالہا
سال سے حیران و سرگردان ہون تو مین عقد
کے جواز و غیر جواز کی کسی سے شکایت
نہ کرونگا - تم کبھی ایسے فعل شنیع کی مرتکب
نہ ہوگی - بیگم نے کہا اور اسکا گلاب سا
چہرہ غصہ سے گل لالہ ہو گیا - سلطان معظم
بھی گو کہ قوت مین دنیا کی کسی سلطنت
سے نہین دبتا مگر ایسے امر کو جائز نہ رکھیگا
اور یورپ کے ایسے پرانے معزز خاندان
کی خاتون کی ایسی ہتک کی جائے
اگر مجھ پر ظلم کیا جائے تو تمام عیسائی
دنیا کے انتقام قصاص سے لینے پر موجود
ہوجائیگی -

اسمٰعیل بے - اس جواب سے بالکل
متاثر ہوکے کہا اچھا یہ تو بعد کو دیکھا جائیگا
اسوقت تو میری حسرت نکلتی ہے آگے
بڑھکے جاسکے جو ہو - مین تو اس موقع
ہاتھ سے جانے نہ دونگا کل تم میری
بیوی ہوجاؤگی ہرچہ باداباد -

یہ کہکے اسمٰعیل بے اٹھا اور اطمینان
کے ساتھ کمرہ سے باہر چلا گیا -

اسوقت بیگم کی آیندہ زندگی کا آئینہ
ایسا تاریک معلوم ہوتا تھا جیسا کہ اسوقت
باہر کا اندھیرا کہ ہاتھ نہین سوجھائی دیتا

بائیسوان باب

جور فلک سے عاجز ہوکر
ملک عدم بسا سینگے ہم

الکزینہ - ایسی جرات تو وہ نہ کریگا کیون

کیتھرائن - نے مغموم ہوکے گردن
جھکا لی -

الکزینہ - لیکن یہ تو انتہا درجہ کی
ہتک ہے -

کیتھرائن - اس شخص کی زندگی کے
گذشتہ واقعات پر نظر کرو اور دیکھو کہ اسنے
کون کونسی بدکرداریان کی ہین اب زمانہ
بھی بدل گیا ہے - وہ اگلا وقت نہین
جب کسی بیکس عورت پر ظلم کیا جاتا تھا
تو اسکی خبر دنیا بھر مین فوراً مشہور ہوجاتی
تھی اور ہر طرف سے بہادر اسکا
بدلہ لینے کو اپنا سر ہتیلی پر رکھے
دوڑتے تھے - ہم اس قلعہ مین قید ہین
چارون طرف وہی لوگ ہین جو اسمٰعیل بے
کی ایسی کہینگے - مین دیکھتی ہون کہ اسنے
مجھ پر یہ ظلم کرنے کا مصمم قصد کر لیا ہے
جو چاہے ہو وہ اپنے ارادہ سے باز
نہ آئیگا - وہ مجھے مجبور کرکے مجھ سے عقد
کرے گا - نہ خوشامد سے اسپر اثر ہوگا نہ

دھمکانے سے اور جب عقد ہوگیا۔ تو
پھر مین کیا کرسکتی ہون؟ وہ ایک نئی حکایت
دنیا کے سامنے پیش کرکے کہدیگا۔ کہ
یہ رضامند تھی۔ اُسکی ہان مین ہان ملانے
والے بہت نکل آئینگے اور یہان سے مجھے اور میری
بہن سے تمھین بھی قید رکھے گا۔ اب اس
امر سے تمھین واقفیت اسقدر ہو چکی ہے
کہ وہ تمھین رہا نہین کرسکتا۔ اگر مجھے کچھ
امید تھی تو اس بنا پر کہ شاید اس قلعہ پر
عیسائی قبضہ کرین۔

الگزینہ۔ لیکن کیا تمھین اسمعیل بے
کے کہنے کا یقین ہوگیا؟

بیگم۔ ہان قلعہ پر کے حملہ کا واقعہ اسنے ٹھیک
بیان کیا۔ ہر بات سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ اہل قلعہ آج اچھے رہے۔ گولہ اندازی
بند ہوئی عرصہ ہوا اگر دیوار کہین سے
بھی شکستہ ہوتی تو جبل اسود کی فوج کبکی
ٹوٹ پڑی ہوتی۔ یہ وہ سچ کہتا تھا۔
قلعہ بہت مستحکم ثابت ہوا اور انھین حملہ مین
ناکامی ہوئی۔

الگزینہ۔ شاید اب کی حملہ مین کامیابی ہو۔
بیچاری سادہ لوح الگزینہ کو ذرا سی
بات سے امید ہوجاتی تھی۔ مشہور ہے
کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہوتا ہے۔

بیگم۔ شاید تمھین یاد نہین کہ میری
قسمت کا فیصلہ کل ہی ہوجائیگا۔

الگزینہ۔ تو کیا تمھین لال کپتان کی موت
کا یقین ہوگیا؟

بیگم۔ نہین! یہ قصہ تو اُسنے اسلئے گڑھ
لیا ہے۔ کہ مین اپنے تئین بالکل بیکس و
ناچار سمجھ لون۔

الگزینہ نے خوش ہوکے کہا اگر لال کپتان
زندہ ہے تو پیاری گھبرائین تم خاطر جمع رکھو
تم ضرور چھوٹ جاؤگی۔ وہ تمہارا عاشق ہے
اور وہ تمھارے واسطے زمین آسمان
ایک کردے گا۔

بیگم مسکرائی۔ بیوقوف! یہ گمنام غریب
سپاہی جسکی دولت اُسکی تلوار ہے اسمعیل بے
ایسے ترکی افسر کے مقابلہ مین کیا
کرسکتا ہے۔

الگزینہ۔ لال کپتان تمھین چاہتا ہے
عشق اُسکی رہبری کریگا۔ اور وہ اسمعیل بے
ایسے معزز شخص سے گوے سبقت
لیجائے گا۔

بیگم نے سر ہلایا۔

الگزینہ! تمھین یقین نہین آتا۔

بیگم۔ نہین! تمھارے خیالات بچون
کے ایسے ہین۔ یہ باتین قصہ کہانیون
کی ہین۔ ایسے واقعات دنیا مین نہین
ہوتے۔ مین نے اس گمنام شخص کے

ساتھ جلدی مین حماقت سے عقد کر لیا
اسوقت مجھے دین و دنیا کسی سے مطلب
نہ تھا صرف مطلوب یہ تھا کہ کسی طرح اسمعیل
کو ناکامی ہو میں سمجھتی تھی کہ عقد کر لینے
سے چھوٹ جاؤنگی لیکن اب جو دیکھتی
ہون تو اور عذاب مین مبتلا ہو گئی۔

[illegible]لکزینہ اٹھی اور اسنے دونوں ہاتھ
[illegible] کے گلے مین ڈال کے کہا میری
پیاری بہن حقیقتاً کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا
ہوتا ہے۔

کیتھرائن۔ ہان کچھ سمجھ مین نہین آتا
البتہ اس ظالم کے چنگل سے چھوٹنے کی
ایک صورت ہے۔

الکزینہ۔ وہ کیا؟

کیتھرائن۔ اگر مین مرجاؤن تو اس عذاب
سے نجات ہو جائے۔

الکزینہ۔ پیاری کیتھرائن ایسا قصد کر نہ
کیتھرائن۔ اور کیون؟ موت زندگی سے
بہتر نہین جو اس شخص کے ساتھ بسر ہو جس
سے مجھے نفرت ہے؟

الکزینہ۔ لیکن ہان تمھاری جوانی یون مٹ
جائے دل کی آرزوئین دل ہی مین رہین
کیتھرائن۔ ہان میری قسمت میں حسرتین ہی لکھی
ہین۔ اور اس زندگی سے مجھے موت بہتر
معلوم ہوتی ہے۔ اگر خدا نے میری مدد نہ

کی اور مجھے عقد کرنے پر مجبور ہونا پڑا تو تنہا
اس کھڑکی سے سمندر مین پھاند پڑونگی
ڈوب کر مرنا مجھے قبول ہے لیکن اسمعیل
کی زوجہ بن کے رہنا منظور نہین۔

الکزینہ۔ افوہ! اتنے اونچے سے پھاندنا
تو بہت مشکل ہے۔

یہ دونون غمزدہ خاتونین کھڑکی کے پاس
آئین اور باہر دیکھا۔

اسوقت زمین و آسمان سیاہ ہو رہا تھا
ہوا چل رہی تھی اور بڑی بڑی بوندین
پڑ رہی تھین تاریکی اسقدر تھی کہ ہاتھ
نہین سجھائی دیتا تھا بحیرہ آڈریاٹک کا
پانی قلعہ کی دیوارون مین تھپیڑے کھا کھا کے
عجب ہیبتناک شور مچا رہا تھا۔

الکزینہ نے کھڑکی سے جھک کے نیچے دیکھا
یکایک بجلی چمکی اور نیچے کا پانی بہت دور
تھا۔ بجلی کی روشنی مین دکھائی [illegible]
کانپ گئی۔

الکزینہ۔ بہت خوف زدہ ہوئی اور پانی
کی طرف اشارہ کر کے کہا کیسا خوف معلوم
ہوتا ہے۔

کیتھرائن۔ ہر جگہ موت سے خوف معلوم
ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان زندگی سے
تنگ آجاتا ہے۔ تو موت تھکے ہوئے
شخص کی نیند معلوم ہوتی ہے مرنا بھی

ایک طرح کا سونا ہے۔
الکزینہ۔ میرا تو اس خیال سے جی گھبرایا ہے
کیتھرائن۔ مین عجب مخمصہ مین ہون
اگر کوئی رہائی کی صورت نہ پیدا ہوا اور
اسمعیل بے اپنی خواہشات حیوانیہ کا نشانہ
بنائے تو موت اچھی۔ لیکن اگر آخر وقت
پر بھی خدا مدد کرے اور رہائی ملے۔ تو اس
بہتر کیا ہے۔ مین اس ظالم کے ہاتھ سے
تو بچ جاؤنگی لیکن مین نے حماقت
سے اپنے تئین دوسرے شخص کا پابند
کر لیا ہے۔ یہ لال کپتان کون ہے۔ ۹
کوئی جانتا ہے۔
وہ ایک سپاہی آدمی ہے اور گو بظاہر
شریف النفس معلوم ہوتا ہے۔ لیکن خدا
جانے دراصل اس کی کیسی طبیعت ہے
وہ اپنے اس اختیار کو جو مین نے بے سمجھے
بوجھے اُسے دیدیا ہے نہین معلوم کس
کام مین لائے۔ اُسنے قسم کھائی ہے
کہ کبھی شوہر ہونے کا دعوی نہ کریگا لیکن
ہمارے پاس کون ایسی چیز ہے جس سے
ہم اُسے اقرار کی پابندی پر مجبور کر سکین
اُسنے آخر میرے ساتھ عقد کیون کیا اسکی
غرض کیا تھی۔ افسوس۔ الکزینہ اگر مین
اس بنے ہوئے ترک یعنی اسمعیل بے
کے چنگل سے چھوٹ بھی جاؤن۔ تو
شاید یہ لال کپتان اس کا ایسا ظالم ثابت
ہوا۔
الکزینہ۔ نہین نہین! مجھے یقین نہین
لال کپتان کے چہرہ سے شریف النفسی
برستی ہے کیون تم کیا کہتی ہو۔
بیگم۔ اب مین کیا کہون خدا جانے۔
یکایک کوئی چیز باہر سے کھڑکی مین ہوکر
کمرہ مین آکر گری۔
یہ ایک تیر تھا جسکی نوک پر کاغذ بندھا
ہوا تھا۔

تینتیسوان باب

یا تو جان دیتے ہین یا لیتے ہین دلبر اپنا
آج جھگڑا ہی چکا لیتے ہین چلکر اپنا

دونون خاتونین جھجک گئین کہ کسی نے
ہمین کو تیر مارا لیکن یہ تیر ایک ایسے
قادر انداز کی چٹکی سے نکلا تھا جسکے نشانہ
نے کبھی خطا ہی نہین کی۔
پہلے کیتھرائن کی نظر اس تیر پر پڑی اور
وہ بولی۔ تیر کی نوک پر کاغذ بندھا ہوا
ہے خدا نے ابھی ہم کو بالکل نہین
چھوڑ دیا۔
اُسنے تیر اٹھایا اور کاغذ کھولا۔
کاغذ جو اعلے درجہ کا تھا اس خوبصورتی

سے نوک پر لپٹا ہوا تھا کہ تیر کا حصہ معلوم
ہوتا تھا۔ مضمون یہ تھا۔

معزز خاتونو اگر تم جبل اسود والون
کی مدد کرنا اور اس ظالم کے چنگل سے چھوٹنا
چاہتی ہو۔ جسنے تھین قید کر رکھا ہے
تو اس تیر مین ایک مضبوط ڈورا باندھکر
اس کھڑکی سے لٹکا دو پچاس فٹ
ڈورے کی ضرورت ہوگی۔ تیر لٹکانے
کے بعد ٹھیرو جب ڈورے مین آہستہ سے
جھٹکا دیا جائے تو اُسے اوپر کھینچ لو
اس مین ایک سُتلی بندھی ہوگی اسے
بھی کھینچ لو اُسکے دوسرے سرے
مین رسی کی سیڑھی بندھی ہوئی ہونچے
گی۔ اس سیڑھی کو کمرہ مین کسی بھاری
چیز سے اچھی طرح باندھ دو اس امر کا لحاظ
رہے کہ اس سیڑھی کو ایک مسلح سپاہی کا
بوجھا اُٹھانا پڑے گا۔ بہت احتیاط سے
کام لینا کیونکہ قلعہ کی چھت پر سنتری موجود
ہے لیکن اُسے خشکی کی طرف متوجہ رہنے کا
حکم ہوگا۔ کمرہ کی سب روشنی بجھا دینا
صرف ایک لمپ جلتا رہے تاکہ کھڑکی
سے روشنی کا عکس باہر نہ پڑے جب
سیڑھی اچھی طرح باندھ چکنا تو اسے زور
سے ہلا دینا تاکہ مین سمجھ جاؤن کہ اب
معاملہ لیس ہے۔

راقم لال کپتان

کیتھرائن نے یہ رقعہ باواز پڑھا اور
الگزینہ بہت غور سے سنتی رہی۔

الگزینہ۔ آخر خدا نے ہماری مدد کی!

کیتھرائن کیون مین تمسے کہتی نہ تھی کہ
اس شخص کی محبت اُسے کوئی نہ کوئی تدبیر
تمھین رہا کرنے کی بتا دیگی۔

کیتھرائن۔ ہان۔ لیکن بقول شخصے
بیری سے نکلے ببول مین اٹکے

الگزینہ۔ لیکن اس مدد سے تم انکار تو
نہ کروگی؟

کیتھرائن۔ نہین نہین! اس ذریعہ سے
مین اس قلعہ پر عیسائیون کا قبضہ کرادونگی
چاہے میرے واسطے کچھ بھی ہو مین اپنے
ہموطنون کی مدد کرنے مین ذرا بھی
پس و پیش نہ کرونگی اگر یہ تدبیر راست
پڑی تو اسمعیل بے کو کیسی زک ہوگی۔

فوراً دونون اٹھین اور رقعہ کے احکامات
کی تعمیل مین مصروف ہوئین۔

اُنھون نے سب لمپ گل کردئے صرف
ایک لمپ جلتا رہنے دیا اور اُسے بھی
کھڑکی سے دور ایک کنارہ میز پر رکھدیا

کیتھرائن۔ وہ لوگ غالباً نیچے کشتیون
پر ہین۔ انھون نے روشنی کم ہوتے دیکھی
ہوگی۔ اور سمجھ گئے ہونگے کہ ہم اُنکا

مطلب سمجھ گئے اور اُن کی تحریر پر عمل کر رہے ہین۔

الکزینہ۔ ترک کیا کیا گھبرا ئینگے جب دیکھین گے کہ اہل جبل اسود قلعہ مین داخل ہو گئے انھین تو جلد معلوم ہوگا لیکن خیال رکھنا کہ سنتری کو ہماری کارروائی کی سن گن نہ ملے۔

کیتھرائن۔ اس کا ڈر ہی کیا ہے اندھیری رات اور آندھی پانی مین آواز سنائی نہ دیگی علاوہ اسکے سنتری سمندر کی طرف توجہ بھی نہ کریگا۔ اُسکا خیال خشکی کی طرف ہے نہ کہ سمندر کی طرف۔

مضبوط سے مضبوط ڈورا جو اسکے پاس تھا نکالا گیا۔ ایک سرا تیر مین باندھکر تیر پھینکا گیا جو ہوا مین دوڑتا ہوا سیدھا چلا ڈورے کا گولہ کیتھرائن کے ہاتھ مین تھا اور ختم ہونے پر تھا کہ ایک جھٹکا سا ہوا معلوم ہوا کہ تیر ٹھیک پہونچ گیا۔

کیتھرائن۔ (جوش سے کانپ کر) الکزینہ تیر پہونچ گیا۔ دعا کرو کہ ڈورا رسی کا بوجھ سنبھال سکے؟

یکایک ڈورے کو کسی نے جھٹکا دیا کیتھرائن اشارہ سمجھ گئی بہت ہوشیاری سے کیتھرائن نے ڈورا کھینچنا شروع کیا۔ خدا خدا کرکے ڈورا کا دوسرا سرا اوپر پہونچا اس سرے مین ایک ریشم کی ڈوری بندھی ہوئی تھی۔

کیتھرائن نے جلدی سے ڈورے کو پکڑ لیا اور الکزینہ کی مدد سے اُسے کھینچنا شروع کیا۔ کیونکہ اب بوجھ اتنا بڑھ گیا تھا۔ کہ وہ اکیلی کھینچ نہ سکتی تھی۔

اس ڈورے کے دوسرے سرے پر رسی بندھی ہوئی تھی اور دوسرے سرے مین رسی کی سیڑھی بندھی ہوئی تھی۔ جسے انھون نے اندر کھینچ لیا۔

کمرہ کے کونے مین اس کھڑکی کے قریب ایک الماری رکھی ہوئی تھی جسکا وزن چار پانچ من کا ہوگا اس الماری مین کیتھرائن نے سیڑھی کا سرا باندھا اور سیڑھی کو جھٹکا دیا کہ اب معاملہ درست ہے۔

ہوا تیز چل رہی تھی مینہ ٹوٹ ٹوٹ کے پڑ رہا تھا۔ ترکی سنتری ایک کونے مین کھڑا ہوا تھا۔ جہان پانی سے کسی قدر بچاؤ تھا۔ ایسے طوفان مین پہرے کی اسکے نزدیک ضرورت ہی نہ تھی۔ سنتری کی سمندر کی طرف نگاہ تھی۔ اور اپنی تکلیف کو دیکھکر اُن ساتھیون کی قسمت پر رشک کر رہا تھا جو اس وقت

ٹ یون مین اسٹرون پر آرام کرتے تھے جھنڈا دینے سے بعد دونون کھڑ سے دیکھنے لگین - یکایک سیڑھی کی رسیان تن گئین جیسے کوئی شخص چڑھ رہا ہے -

تھوڑی دیر بعد ایک شخص کا سر اور گردن کھڑکی مین دکھائی دی شکل سے یہ مسلح سپاہی کھڑکی پر چڑھا اور مثل بندر کے آہستہ کمرہ مین پھاندا - یہ شخص رابرٹ لاڈرڈیل تھا - یہ امر کیتھرائن کی امید کے خلاف ہوا کیونکہ وہ سمجھی تھی کہ اُسی لال کپتان کی سنجیدہ اور متین صورت نظر آئے گی -

لاڈرڈیل - (خوش ہوکر) ہم آپ کے بہت ممنون ہوئے - اب ہم اس قلعہ کو لے لینگے - یہ واقعہ تو یورپ مین مشہور ہو - کہ قلعہ اُس شخص کی ذات سے فتح ہوا جسے آپ سے اسقدر توسل ہے اگر لال کپتان کو یہ تدبیر نہ سوجھتی تو ہمکو اس قلعہ مین سمندر کی طرف سے اتنی رات کو اسطرح آنے کا خیال بھی نہ ہوتا -

چوبیسوان باب

قسمت تو دیکھیے کہ کہان ٹوٹی ہے کمند
دوچار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

اور وہ کہان ہین ؟ الکزینہ نے پوچھا

کچھ دیر تک تو الکزینہ منتظر رہی کہ کیتھرائن خود ہی یہ پوچھے گی اُسکے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ سوال کرنے والی ہے لیکن غرور نے اجازت نہ دی -

لاڈرڈیل - پہلے وہی آتا لیکن ساتھ کے افسرون نے منع کیا - اس تدبیر کے پورے ہونے مین شک تھا اور اسکی جان بہت عزیز ہے -

اس کلام سے کیتھرائن کے چہرہ پر کچھ عجب حیرت کے آثار نمایان ہونے لگے لاڈرڈیل ان آثار کا مطلب غلط سمجھ کے بولا -

ہمکو پورا یقین تھا کہ یہ کھڑکی آپ ہی کے کمرہ کی ہے - آپ کے چہرے کھڑکی مین دیکھنے کا شبہ ہمکو ہوا لیکن رات کی اندھیری اور طوفان کے باعث ہم یقین کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ کھڑکی مین آپ ہی ہین - ممکن تھا کہ ہماری نظر کی غلطی ہوتی اور تیر کسی ترکی افسر کے ہاتھ لگا ہوتا تو جو شخص پہلے سب سے چڑھتا اُسکو بالعوض دوستون کے دشمن سے سابقہ پڑتا - آپ نے دیکھا ہوگا کہ میرا سر کھڑکی کے برابر پہونچا تھا تو مین ذرا اٹھ گیا تھا -

الگزینہ ۔ اگر ترکی افسر نظر آتے تو تم کیا کرتے ۔

لاڈر ڈیل ۔ فوراً سمندر مین پھاندپڑتا

کیتھرائن اور زیادہ ضبط نہ کرسکی بولی تمنے کہا تھا کہ لال کپتان کی جان بہت عزیز ہے ۔ کیا اُسے اپنی جان تمھاری جان سے زیادہ عزیز ہے ۔

لاڈر ڈیل ۔ نہین نہین جبل اسود والون کے واسطے اُسکی جان مجھ ایسے سو آدمیونکی جانون سے بھی زیادہ عزیز ہے یہ تدبیرین وہ بتاتا ہے تعمیل ہم لوگ کرتے ہین ذرا آپ غور تو کیجئے تین ہزار سے بھی کم آدمیون سے اُسنے دس ہزار سے زیادہ ترکی فوج کو کیسی شکست فاش دی ۔ اور فوج بھی وہ فوج جسمین سے اعلے درجہ کے ترکی افسر موجود تھے ۔ سلطنت عثمانیہ مین اسمعیل بے مختار پاشا اور عثمان پاشا سے بہتر فوج افسر نہین ۔ تینون افسرون نے دس ہزار سے زیادہ چیدہ فوج ساتھ لیکر جبل اسود پر حملہ کیا ۔ ایک ہی دن کی لڑائی مین یہ لشکر ایسا تباہ ہوا کہ اب اسکی حیثیت بھی نہ باقی رہی عثمان مختار پاشا دو ہزار سے زیادہ سپاہیون اور افسرون کے ساتھ ہمارے یہان قید ہے مختار پاشا کو سر پر پانون رکھکے بھاگنا پڑا اور سب کا افسر اسمعیل بے قلعہ بند ہے ۔ اور جونکہ ہم قلعہ مین پہونچ گئے ہین کہ گھنٹہ بھر کے اندر ہی اسمعیل بے بھی ہمارے قیدیون مین داخل ہو جائیگا اور یہ سب کچھ لال کپتان کی بدولت ہے ۔ پھر خیال تو کیجئے کہ کیا ایسے شخص کی جان عزیز ہوگی ۔

کیتھرائن ۔ اس شخص کا حال چھپایا کیون جاتا ہے یہ کون ہے اسکا نام کیا ہے تم بخوبی جانتے ہو بتا کیون نہین دیتے کیا منع کردیا ہے جس حالت مین مجھے اُسکی ذات سے اسقدر تعلق ہے تو مجھ سے کیون چھپایا جاتا ہے وہ کیا ہے اور کون ہے لاڈر ڈیل کو ہنسی آگئی ۔ اسوقت نسائیت کا اثر ضرور حسن نازو امارت پر غالب آگیا ۔

لال کپتان آپ کے پاس آتا ہی ہوگا آپ اُسی سے پوچھ لیجئے گا ۔ لاڈر ڈیل نے جواب دیا ۔ لیکن ہم وقت ضائع کررہے ہین کہین کوئی فتنہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ۔ اسوقت دس کشتیون مین پچاس بہادر میرے اشارہ کا منتظر نیچے کھڑا ہوا ہے ہمین کشتیون کے فراہم کرنے مین بہت دقت ہوئی کیونکہ لڑائی مین ناکامی کا یقین ہوچکا اور اندھیرا ہوگیا تھا اُسوقت ہمنے اس تدبیر پر کاربند ہونے کا مصمم قصد کیا

باندھی مین لاڈ رڈیل نے اس الماری کا
وزن دیکھا اور کہا صاحب آپ نے بہت اچھی
طرح باندھا ہے - اور الماری اتنی بھاری
ہے - کہ دس بارہ آدمی بھی اگر ساتھ چڑھین
تو کچھ حرج نہین -
یہ کہکر لاڈ رڈیل کھڑکی کے پاس گیا -
اور نیچے کے لوگون کو اشارہ کرکے خود کمرہ کے
زینہ کے دروازہ کے سامنے اگر کھڑا ہو گیا
کہ اگر دشمن آنے لگے تو اسے فوراً اطلاع
ہوجائے اشارہ کے ساتھ ہی نیچے کے
لوگ یکے بعد دیگرے چڑھنے لگے یہ سب
بالکل مسلح تھے - ڈابون مین طپنچہ کی
جوڑی - پہلو مین تلوار اور پس پشت
بندوق جسکے یہ پہاڑی بہت مشاق ہین
پڑی تھی خوف سے یہ لوگ بہت احتیاط
سے چڑھتے تھے سکہ مبادا ہتھیار دیوار
سے رگڑ کھا جائے - اور سنتری انکو دیکھ
لے - اور جو لوگ اندر پہونچے ہون وہ
تلوار کی گھاٹ اوتارے جائین - اور
تدبیر پٹ پڑے - لیکن رات تاریکی کی
اور طوفان کی ہیبت ناک آواز نے
ان پہاڑیون کی مدد کی -
ایک ایک کرکے باون آدمی کمرہ مین
داخل ہوے سب کے آخر مین جو شخص
آیا وہ لال کپتان تھا دونون خاتونین
سب سے علحدہ کھڑی ہوئین ان کو
دیکھ رہی تھین -
لال کپتان نے لاڈ رڈیل سے کچھ مشورہ کیا
لاڈ رڈیل - دروازہ پر سنتری موجود ہے
پانون کی آہٹ سے معلوم ہوتا ہے - کہ وہ
کام سے غافل نہین ہے -
لال کپتان - اس سنتری کو کسی طرح گرفتار
کرنا چاہئے چلو بیگم کے پاس چلین ان کی
مدد کی بھی ضرورت ہوگی -
یہ کہکے دونون بیگم کے پاس آئے -
لال کپتان نے بیگم سے مخاطب ہوکے کہا
دروازہ پر سنتری ہے - ہم کو یہ گرفتار کرلینا
چاہئے یا مار ڈالنا چاہئے مین فضول
خونریزی پسند نہین کرتا اسوجہ سے گرفتار
کرلینے کو مار ڈالنے پر ترجیح دیتا ہون تم اگر
اس سے دروازہ کھولنے کو کہوگی تو وہ آئیگا
اور ہم اسکو آسانی سے گرفتار کرلینگے پھر
قلعہ کے صحن مین پہونچ جائینگے - کیونکہ سوائے
سنتریون کے سب ترک سو رہے ہونگے
باہر ہمارا لشکر منتظر کھڑا ہوا ہے جو ہین ہم
پھاٹک کھولینگے - فوراً قلعہ مین گھس آئیگا
ترک سنبھلین سنبھلین قلعہ پر ہمارا قبضہ
ہوجائے گا -
کیتھرائن نے اس امر کو منظور کیا - وہ
اپنے ملک کے واسطے ہر طرح موجود تھی -

یہ سپاہی کمرہ کے ایک گوشہ مین جمع ہو گئے لال کپتان دروازہ کے پیٹ سے ملکر کھڑا ہوا اور بیگم سے نے سنتری سے پکار کے کہا فورًا دروازہ کھولدو۔

سنتری بیچارہ نیند سے متوالا ہو رہا تھا اور اکیلے پہرہ دیتے دیتے پریشان ہو گیا تھا۔ بے دغدغہ دروازہ کھولدیا

جونہین سنتری نے دروازہ کا پٹ کھولا لال کپتان اسپر جا پڑا اور اُسکا ٹینٹوا پکڑ کے کمرہ مین گھسیٹ لیا۔ دروازہ فورًا بند کر دیا گیا اور سنتری کے ہتھیار لے لیئے گئے۔ ایک زبردست سپاہی تلنگی قرولی ہاتھ مین لئے ہوئے سنتری پر تعینات ہو گیا اور صحن کا راستہ صاف ہو گیا

یہ لوگ پرانے پتھر کے زینہ پر سے جسمین صرف ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی دبے پاؤن صحن کی طرف چلے۔

پچیسوان باب

قلعہ پر قبضہ

دیوارون کے پاس سنتری ٹہل رہے ہین دو سنتری پھاٹک پر پہرا دے رہے ہین وسط صحن مین دو توپین لگی ہوئی ہین جنکا منہ پھاٹک کیطرف ہے۔ توپون کے پاس گولہ انداز منہ سے بچاؤ کے واسطے کمل اوڑھے ہوئے جلتی ہتا بین ہاتھ مین لیئے بیٹھے ہین بعض اونگھ رہے ہین۔ اور بعض شخص کی طرف جو داستان کہ رہا ہے متوجہ ہین۔ گارد گھر سے بھی بات چیت کی آواز آ رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو رات کے حملہ کا خیال تھا اور جہ سے لڑنے پر مستعد بیٹھے ہین۔ اپنے سپاہیون کو جو زینہ مین جمع تھے۔ لال کپتان نے دھیمے دھیمے احکام دیے یکایک اُنھون نے نعرہ کیا اور گولہ اندازون پر جا پڑے۔

حیرت کی وجہ سے گولہ انداز کچھ نہ کر سکے مہتا بین اُسکے ہاتھ سے گر پڑین یہی مہتابین جبل اسود والون نے اٹھا کے توپون مین لگا دین۔ دنا دن کے ساتھ دونون توپین چلین اور لوگون نے پھاٹک پاش پاش کر کے گرا دیا۔

جبل اسود کی فوج نے جو دیوار سے کوئی ایک [illegible] قدم پر قلعہ کے باہر ہی [illegible] یا [illegible] سے [illegible] دھاوا کر دیا قلعہ [illegible] بہرنگ یہ سمجھ کے کہ جبل اسود کی فوج نے حملہ کیا ہے۔ اپنے ہتھیار لگا کے صحن مین آیا یا دیوار پر پہونچا یہ تو کسی کو وہم بھی نہ تھا

ا دشمن قلعہ کے اندر پہونچ گیا ہے۔ پہلے
جو لوگ صحن میں پہونچے وہ دشمن کے
ہاتھ سے مارے گئے اب قلعہ بھر میں شہرہ
ہوگیا۔ کہ دشمن قلعہ میں آگیا کچھ دیر تک
توپوں کے گرد سخت لڑائی ہوئی۔ ترکوں
نے بہت کوشش کی کہ توپوں پر قبضہ
کرلیں۔ ہر ترکی سپاہی جو سامنے آتا جان
دیتا لیکن ہٹنے کا نام نہ لیتا تھا۔ مگر جب
جبل اسود کا لشکر قلعہ کے باہر سے
آگیا۔ تو ترکوں نے یہ سمجھ کے کہ اب فتح
غیر ممکن ہے ہتھیار پھینک دیے اور امان
کے طالب ہوئے۔

سب سے پہلے جو شخص صحن میں
پہونچا وہ اسمعیل بے تھا۔ یہ بہت
بہادری سے لڑا اور اسکے ساتھ اور
ترکی سپاہی بھی جو اسکی تلوار کو مانتے
ہوئے اور بہت سے لڑائیاں اس کی
ہمراہی میں فتح کر چکے تھے خوب لڑے
لیکن جب جبل اسود کا لشکر پھاٹک گرنے
کے بعد قلعہ میں داخل ہوا تو اسمعیل بے
کو یقین ہوگیا کہ اب لڑنا بالکل بیکار ہے
اور اسنے آخر کار اپنے ساتھیوں
سے مخاطب ہوکر کہا۔ اب لڑنا بیکار ہے
اپنی جان بچاؤ یہ شکست بھی ہماری قسمت میں
تھی خیر تقدیر سے کیا چارہ ہے۔

یہ کہکے اسمعیل بے پلٹا اور دوڑ کے زینہ
پر چڑھ گیا۔ چند جبل اسود کے سپاہیوں
نے اسکا تعاقب کیا لیکن زینہ میں اندھیرا
اسقدر تھا کہ وہ اسمعیل بے کو نہ پا سکے
اسمعیل بے کے جانے ساتھ ہی لڑائی
ختم ہوگئی۔

حسن المولا نے لڑائی کی ابتدا ہی میں
لاڈر وڈیل کے ہاتھ سے سرکاری زخم تلوار
کا کھایا تھا جس سے وہ بالکل بیکار ہوگیا تھا
جب لڑائی ختم ہوچکی اور ترک ہتھیار
بھی دے چکے تو پہلا سوال جو لال کپتان
نے کیا یہ تھا کہ اسمعیل بے کہاں ہے

لاڈر وڈیل۔ (اپنے زخم کا خون پونچھکر)
ابھی ابھی میں نے اسے دیکھا تھا۔ اسنے
میرے گال پر زخم لگایا لیکن کچھ لوگوں کے
درمیان میں آجانے سے ہم الگ ہوئے

ایک سپاہی۔ اسمعیل بے زینہ پر گیا ہے

اس کلمہ نے ان دونوں نوجوانوں پر کچھ
ایسا اثر کیا کہ وہ مثل تصویر کے خاموش
اور آئینہ سان حیران ہوگئے۔

اسمعیل بے کوٹھے کی طرف کیوں گیا ہے
زینہ سے کوئی راستہ قلعہ سے باہر نکلنے کا
ہے نہیں یہ خیال نہیں ہوسکتا کہ وہ بھی
مثل لال کپتان اور لاڈر وڈیل کے سمندر
میں پھاند پڑے گا۔ جب اسے جبل اسود

دونوں کے بس مین اپنے تئین دینا ہوگا تو اسیوقت کیون نہین دیدیتا۔

نازآفرین کیتھی اُن کوٹھے پر کمرہ مین سب بے یار و مددگار بیٹھی ہوئی ہے لیکن اسمعیل اس ارادہ سے تو کوٹھے پر نہین گیا تھا کہ لال کپتان سے رقابت کی جو وجہ ہے اسی کو مٹادے تاکہ لال کپتان کا اصل مطلب حاصل ہی نہ ہو اجب وہ قلعہ پر قبضہ کرے تو بالعوض معشوقہ کے اسکی لاش پائے۔

چھبیسوان باب

ایک بہادر عورت

جب اسمعیل بے نے دیکھا کہ اب لڑنا بیکار ہے اُسوقت اُسے بیگم کا خیال آیا۔ اسمعیل بے کو صرف رقابت ہی کا خیال نہ تھا بلکہ یہ بھی کہ اب مجھے اس رقیب کی متابعت بھی اختیار کرنا پڑیگی ان دونون خیالون نے اسمعیل بے کو بالکل سودائی کردیا اور وہ غصہ سے خودبخود بولا مین کبھی متابعت نہ اختیار کرونگا۔ اس گمنام کا قیدی بننے سے خودکشی کرنا بہتر ہے تلوار کی طرف اشارہ کرکے لیکن قبل اسکے کہ تلوار یہ قصہ تمام کرے ایک خون اور بھی پئے گی اور تب لال کپتان کی کل باتون کا معاوضہ ہوجائیگا۔

یہ کہکے اسمعیل بے سیدھا بیگم کے کمرہ کی طرف چلا۔ دھکا دیکے دروازہ کھولا۔ اور کمرہ مین داخل ہوا۔

دونون خاتونین کمرہ کے ایک گوشہ مین آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے پروردگار عالم سے دعا کررہی تھین کہ وہ قادر مطلق اُن لوگون کی مدد کرے جو اپنے ملک کی آزادی پر اپنی جانین تصدق کرنے کو موجود ہین۔

اسمعیل بے کے یکایک داخل ہونے اور اُسکے ہاتھ مین خون آلودہ ننگی تلوار دیکھکے دونون کے ہوش اڑ گئے۔

یہ تو وہ سمجھ گئین کہ ہمارے ہم مذہبون کی فتح ہوئی لیکن اسمعیل بے کا اسطرح آنا خالی از علت نہین ہے۔

کمرہ مین داخل ہوتے ہی اسمعیل بے کی نظر رسی کی سیڑھی پر پڑی۔

اسمعیل بے نہایت غصہ سے چیخ کر خدا کا غضب نازل ہو۔ تمھارے ہی بدولت وہ ملعون قلعہ مین داخل ہوا ہے اچھا تو پھر مین اسکی پاداش مین ایک ہی وار مین دونون کے سر کیون نہ قلم کردون یہ کہکے اسمعیل بے تلوار تانتے ہوئے

بڑھا - لیکن کیتھرائن یورپ کے ایک پرانے
خاندان سے تھی - اسکی صورت عورتون
کی سی تھی لیکن دل مردون کا تھا - اُسنے
اپنے پاس سے ایک چھوٹا سا طپنچہ نکالا
اور اسمعیل بے کے سر کی طرف اُس کا
منہ کرکے بولی -
پیچھے ہٹ جاؤ - مین تمھارا خون اپنی
گردن پر نہین لینا چاہتی - تمنے قدم
بڑھایا اور مین نے طپنچہ مارا -
کیتھرائن کے تیور اُس بات کو ثابت
کر رہے تھے کہ جیسا اُسنے کہا ہے ویسا ہی
کریگی اسمعیل بے کو عورت کے ہاتھ سے
مرنے مین بہت شرم معلوم ہوئی وہ بیچ
ٹھہر گیا اب اُسے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ قلعہ
بھی کیتھرائن کی وجہ سے ہاتھ سے گیا -
اب زینے پر لوگون کے چڑھنے کی آواز
آئی -
اسمعیل بے نے تلوار نیام مین کی
اور کھڑکی کے پاس پہونچکر بولا "یاد رکھو
ہم تم پھر ملینگے جب تک میرے دم مین
دم ہے امید ہے کہ ایک نہ ایک
دن تم میری ہو جاؤگی -
یہ کہکے سیڑھی سے نیچے اُتر گیا -
ذرا ہی دیر کے بعد لال کپتان اور
لاڈ ورڈیل مع چند سپاہیون کے کمرہ مین
پہونچے کیتھرائن کے ہاتھ کا طپنچہ اور فرش
پر تازہ خون سے دھبے صاف ظاہر کر رہے
تھے کہ ابھی اسمعیل بے یہان پر آیا تھا -
لال کپتان داخل ہونے کے ساتھ
بولا وہ وہ کھڑکی سے بھاگ گیا؟
بیگم - ہان ابھی ابھی "
لاڈ ورڈیل - اپنے ساتھیون کی طرف
خطاب کرکے "فوراً اُسکا تعاقب کرو"
پہاڑی چٹان سے نیچے پہونچے - ایک کشتی
غائب تھی اب صاف ظاہر ہوگیا کہ اُسی
کشتی پر سوار ہوکے اسمعیل بے نکل گیا فوراً
تلاش کی گئی مگر اسمعیل بے کا پتہ نہ لگا -

ستائیسوان باب

عاقل کو اشارہ کافی ہے

[illegible]

لال کپتان - کیتھرائن اور الگزینیہ
سے مخاطب ہوکر "آپ کوئی خوف نہ کرین
اب آپ دوستون کے درمیان مین ہین
جہان آپ کا جی چاہے وہان جائین
اور اگر آپ مجھکو بتا دین کہ کس وقت
یہان سے جانے کا قصد ہے تو مین کچھ لوگ حفاظت
کے واسطے ساتھ کردون -
کیتھرائن نے کوئی معقول جواب نہ دیا اور

لال کپتان مع لاڈر ڈیل کے اسمعیل بے کو تلاش کرانے کے لیئے چلا گیا ۔

بیگم کے کمرہ کے گرد حفاظت کے واسطے پہرا بیٹھ گیا اور تاکید کی گئی کہ تکلیف نہ ہونے پائے صبح کو کھانے کے بعد لاڈرڈیل نے کیتھرائن سے پوچھا کہ آپ کا کیا حکم ہے انہین دونون خاتونون نے مشورہ کر کے طے کر لیا تھا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ۔

بیگم ”مین نے سنا ہے کہ جس ضلع مین والد مرحوم کا محل ہے وہان ترکی فوج پڑی ہوئی ہے“

لاڈرڈیل ”جی ہان“ اور اس فوج کا سردار سلیم پاشا ہے ۔ ترکی فوج کا قصد یہ تھا کہ اسمعیل بے درہ ڈیو کا فتح کر لے دونون لشکر ملکر دار السلطنت حیل اسو دیر حملہ کرین لیکن درہ ڈیو کا مین اسمعیل بے کی فوج کو شکست ہو جانے سے اب رائے بدل گئی ہوگی“

کیتھرائن ۔ چونکہ اس ضلع مین ترکی فوج موجود ہے ۔ مین گھر نہین جا سکتی اور جسوقت تک اسمعیل بے زندہ ہے میرا تعاقب کریگا اس مرتبہ مین اسکے ہاتھ سے بچ گئی لیکن ممکن ہے کہ آیندہ بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آئے ۔ اسقوطری کے نواح مین جھیل کے کنارہ پر میرے ایک عزیز رہتے ہین ۔ انہون نے مجھے بارہا بلایا لیکن نہ جا سکی جس محل مین وہ رہتی ہین بالکل تنہائی مین ہے اگر مین وہان جاؤنگی تو میرا پتہ کسی کو نہ لگیگا اگر تم کسی کو حفاظت کے لیئے میرے ساتھ کردو تو مین وہین چلی جاؤن ۔

لاڈرڈیل ۔ بسر و چشم ۔ بلکہ اگر آپ کی اجازت ہو تو مین خود بھی آپ کو پہونچانے چلون ۔

کیتھرائن ۔ بہتر ہے

لاڈرڈیل ۔ ابھی ابھی مختار پاشا کی طرف سے صلح کا جھنڈا آیا تھا وہ مع اپنی باقیماندہ فوج کے انینیہ کے اسطرف پڑا ہوا ہے سلطان روم کی طرف سے ایک ماہ کی مہلت مانگی گئی ہے ۔

کیتھرائن ۔ تو کیا مہلت دی گئی ؟

لاڈرڈیل ۔ بیشک نحمند شاہزادہ نکولس ہماری فوج کا سپہ سالار ہے وہ زیادہ سختی کرنا نہین چاہتا کہ تمام یورپ کو ثابت ہو جائے کہ وہ صرف اپنے ملک کی بہبودی چاہتا ہے کسی سے لڑنے بھڑنے سے اسے غرض نہین ۔

کیتھرائن ۔ کیا شاہزادہ نکولس یہان موجود ہے ۔

لاڈرڈیل ۔ جی ہان ۔

کیتھرائن - کیا مین شاہزادہ سے مل سکتی
ہون -
لاڈرڈیل - جی ہان - اگر آپ تھوڑا دیر
تامل فرمائین -
کیتھرائن - کیا اسوقت وہ یہان موجود
نہین ہے -
لاڈرڈیل - جی نہین - اسوقت وہ ترکی
افسرون کے ساتھ صلح کے شرائط کر رہا
ہے - کیتھرائن متفکر ہو گئی -
لاڈرڈیل - تو کیا آپ تھوڑی دیر انتظار
کرینگی - اگر آپ کہین تو مین ابھی آپ کا
پیغام شاہزادہ سے جا کر کہدون -
کیتھرائن - اور یہ شخص کہان ہے جسے تم
لال کپتان کہتے ہو -
لاڈرڈیل - وہ بھی شاہزادہ کے ساتھ
ترکی افسرون سے بات چیت کر رہا ہے
کیتھرائن - (اسی حالت مین) اچھا
تو مین اسوقت شاہزادہ سے ملنا نہین چاہتی
بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو یہان سے جانا
چاہتی ہون -
لاڈرڈیل یہ کہکر چلا گیا کہ دس منٹ
بعد مین آکر آپ کے ساتھ چلونگا -
الگزینیہ - کیتھرائن کو متفکر اور منغض
دیکھ کے - تم پریشان کیون معلوم ہوتی ہو
کیتھرائن - واہ - تم دیکھتی نہین ہو کہ ان
سب نے مجھے بیوقوف بنایا ہے جس
وقت مجھ سے کہا گیا تھا کہ لال کپتان ایک
گمنام غریب سپاہی ہے لیکن ایک ہی دن
مین وہ ایک معمولی سپاہی سے جنرل اسود کی
فوج کا سپہ سالار ہو گیا - تمہارا دوست اسکی
تعریف کرتا ہے - اسی نے پہاڑ پر اسمعیل بیگ کو
زک دی - اسی کے آجانے سے درہ دیوگلا
مین فتح ہوئی - اسی نے فتح کرنے کی تدبیر
کی - اب شاہزادہ کے ساتھ صلح کے شرائط
طے کر رہا ہے - اسکی بات وحی سمجھی جاتی ہے
کل فوج اس کے حکم کی تابع ہے الگزینیہ
یقین جانو لال کپتان کوئی معمولی آدمی
نہین ہے وہ کوئی بڑا شخص ہے لیکن مجھے جو
اسکی ذات سے ایسا تعلق ہے یہ کیون
چھپایا جاتا ہے - کہ وہ کون ہے خیر مین سمجھ گئی
کہ وہ کون ہے -
الگزینیہ - (خوش ہو کر) تو کیا تم جانتی ہو
کہ وہ کون ہے -
کیتھرائن - ہان بیشک - لیکن یہ ابھی تک
اس اثنا مین لاڈرڈیل آگیا اور گفتگو یہین پر
ختم ہو گئی - دس منٹ بعد یہ سب منزل
مقصود کی طرف روانہ ہو گئے -

اٹھائیسواں باب

قول مرداں جان دارد

راستے میں کوئی ایسا واقع نہیں ہوا جو قابل تحریر ہو سوا اسکے کہ کیتھرائن نے لارڈ ڈیل سے لال کپتان کی بابت بہت سے سوال کیے لیکن مطلب نہ حاصل ہوا آخرکار یہ لوگ اس محل کے پاس پہونچے جو جھیل کے جبل اسود والے کنارہ پر واقع تھا وہاں پہونچکر معلوم ہوا کہ کیتھرائن کی وہ عزیزہ لڑائی کے خوف سے دار السلطنت رومینیہ کو چلی گئی ہے لیکن جو ملازم محل میں موجود تھے۔ انھوں نے کیتھرائن کی بہت خاطر کی اور کہا کہ آپ یہاں تشریف رکھیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائیگی۔

رخصت ہونے کے وقت کیتھرائن نے لارڈ ڈیل سے کہا کہ اپنے گمنام دوست سے کہنا کہ اگر انھیں کسی وقت فرصت ہو تو ذرا آکر مجھ سے مل جائیں۔

لارڈ ڈیل اس پیام کے پہونچا دینے کا وعدہ کرکے رخصت ہوا اور کیتھرائن تنہا اپنے کمرے میں جو اس محل کے داہنے جانب باغ کی طرف واقع تھا چلی آئی۔ یہ محل جبل اسود کے اور دیہاتی محلوں کی طرح قلعہ نما بنا ہوا تھا۔

ناظرین انتظار الموت کا مقولہ تو آپ نے سنا ہوگا۔ اب یہ بھی سمجھ گئے ہونگے کہ کیتھرائن بیگم اسقوطری کو فطرت نے کیسا حسین اور نازنین بنایا تھا پھر بھلا کوئی شخص بھی کیتھرائن ایسی ماہ وش کو ذرا سی بھی تکلیف دینا گوارا کریگا؟ نہیں کوئی نہیں مگر عشق بھی عجب بدبلا ہے۔ رحم تو اسے کہیں آتا ہی نہیں۔ یہ صرف عاشق ہی کو آتش فراق سے نہیں جلاتا بلکہ معشوق کو بھی عاشق کی آہ کی تاثیر سے آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے۔ اگر پروانہ جھلکر اپنی جان دیدیتا ہے تو شمع بھی اسکی حالت پر اشک حسرت ٹپکا ٹپکا کر اپنا کام تمام کرتی ہے غرضکہ حضرت عشق جس سے ملے اس سے اپنے بیگانے راحت و آرام سب کو چھڑا دیا۔ خوبصورت اور نازک کیتھرائن کو بھی انھیں حضرت نے تین دن تک باطنی تکلیف میں مبتلا رکھا لال کپتان کی بے غرضی۔ بہادری اور اپنے قول کی پابندی ایسی نہ تھی جو کیتھرائن کے ایسے سخت دل پر بھی کچھ اثر نہ کرتی یہی وجہ تھی کہ جس وقت سے لارڈ ڈیل رخصت ہوکر گیا وہ کمرہ میں اکیلی بیٹھ کے فراق کی گھڑیاں گننے لگی۔ ذرا سی آہٹ معلوم ہوتی

اور اُسکے کمرہ کی مین پہونچی پھاٹک کی طرف دیکھنے لگی کہ کہین وہ تو نہین آئے خدا خدا کرکے تیسرے دن چراغ جلے ملازم نے آکر کہا کہ ایک سوار آیا ہے کیتھرائن نے حکم دیا کہ فوراً بلا لیا جائے لحظہ بھر بعد لال کپتان کمرہ مین داخل ہوا اور آکر سامنے کھڑا ہو گیا۔

کیتھرائن ۔ تشریف رکھیے ۔

لال کپتان کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیتھرائن ۔ ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئی لال کپتان کو جو آج فرانسیسی وردی پہنے ہوئے تھا سر سے پاؤن تک بغور دیکھ کے مین نے آپ کو اس وجہ سے تکلیف دی ہے کہ مین جاننا چاہتی ہون کہ آپ کون ہین؟

لال کپتان ۔ (آہستہ سے اور اس طرح کہ جیسے کوئی سوچ سوچ کے کہتا ہے) اول مین آدمی ہون ۔ دوسرے تمھارا شوہر ہون ۔ اور تیسرے لال کپتان کہلاتا ہون اور جنرل اسو کی فوج مین ملازم ہون

کیتھرائن ۔ (مضطربانہ طور سے) مین یہ سب جانتی ہون اور تاہم تمنے میرے سوال کا جواب نہین دیا تم میرے شوہر کیسے ہو اس نام کیونکہ تمنے قسم کھائی ہے کبھی حقوق شوہری کا دعوے نکروگے۔

تم لال کپتان بیشک کہلاتے ہو لیکن یہ تمھارا اصلی نام نہین ہے۔

لال کپتان ۔ درست ہے لیکن نرمی سے مین تمھارا بلایا ہوا آیا ہون گو کہ مین جانتا تھا ۔ کہ تم بعض سوالات کروگی ۔ اور مجھے ایسا جواب اُنکا نہ دینا چاہیے جس سے تمھاری تسکین ہو جائے ۔

کیتھرائن ۔ پھر تم آئے کیون؟

"مین کیون آیا" لال کپتان نے کہا اور جوش کی وجہ سے اُسکا چہرہ سرخ ہو گیا "اور مین اس وجہ سے آیا کہ مین مرد ہون اور تم ایک حسین عورت ہو ۔ اور ایسی حسین کہ اس وقت تک تم سی دوسری میری نظر سے نہین گزری ۔"

یہ الفاظ اپنی تعریف کے سنکر کیتھرائن کے پیارے پیارے چہرہ پر شرم کے آثار ظاہر ہونے لگے اور اُسنے چھپ کر اپنا سر جھکا لیا۔

لال کپتان ۔ (جوش وحسرت کے لہجہ مین) مین اس وجہ سے آیا ہون کہ مین ایک مرتبہ اور اُسکو دیکھ لون جسکے حسن نے میرے پتھر کے دل پر اثر کیا ۔ مین نے دنیا مین بہت سے حسین دیکھے مگر کسی طرف کبھی توجہ بھی نہین ہوئی ۔ لیکن تم جو ہین میری نظر پڑی تمھارے عشق کا تیر میرے دل کے پار ہو گیا ۔

اسی محبت کیوجہ سے مین نے وہ سخت شرائط منظور کر لئے جو تمنے مجھسے قلعہ ولسگنو مین کئے۔ مین نے تمسے عقد کیا لیکن قسم کھائی کہ کبھی حقوق شوہری کا دعوی۔ نہ کرونگا اس عقد سے میری صرف اسقدر تسکین ہوئی کہ اگر تم میری نہین ہو تو دنیا بھر مین کسی کی نہین ہو سکتین عقد کی وجہ سے گو تم سے مجھے نہین ملین لیکن یہ تو اطمینان ہوگیا کہ اب اور کوئی بھی تمھین نہین پا سکتا صرف اتنی سی بات کے واسطے مین نے اپنی جان تک عزیز نہین کی کیونکہ میرا روسی سپاہیون کی تلوار سے بچ جانا اور سمندر مین پھاند کر زندہ رہنا معجزہ سے کم نہ تھا۔ پھر دوبارا اُسی محبت کی رہبری سے مین نے تمھین اسمعیل کے چنگل سے چھڑایا مین نے یہ سب جانبازیان صرف تمھارے واسطے کین۔ لیکن افسوس اب میری حالت بالکل اُسی دیوتا کی سی ہے جو پہاڑ مین بندھا ہوا ہے منہ کے پاس سے ٹھنڈے پانی کی دھار گر رہی ہے پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکلی ہوئی ہے لیکن ایک قطرہ بھی زبان تک نہین پہونچتا کہ کچھ تسکین ہو۔ ہمیشہ العطش العطش پکارتا ہے۔ پیاس بجھانے والی شے قریب ہے اُسے نہین ملتی۔ مین تمھارا پیارا خوبصورت چہرہ دیکھتا ہون۔ دیکھو تم کیسی پاک باطن نیک اور عالی خیال ہو۔ عورتون مین ایسی ہو جیسے تارون مین مہتاب۔ یاد رکھو کہ خدا کی درگاہ مین تمنے قسم کھائی ہے کہ تم مجھ سے بے انتہا محبت کرو گی مجھے اپنے سے بہتر سمجھو گی اور میری فرمانبرداری کرو گی لیکن ساتھ ہی اُسکے یہ بھی سمجھ لو کہ یہ قول و قسم ایسا تھا جسے مُنہ چڑھانا کہتے ہین سمجھ لو کہ اب تم مجھسے اتنی دور ہو جتنی دور زمین سے آسمان۔ سمجھ لو کہ اب بھی لال کپتان اسکو اپنا نہین کر سکتا جو دنیا کے مضبوط ترین رشتہ یعنی عقد کے ذریعہ سے اُس سے منعقد ہے۔

در بیابان گر صرر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

کیتھرائن کی نرگسی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ کسی قدر تیخ کے بولی کہ تم کیون میرا دل دکھاتے ہو۔ مجھے تمھارا راز معلوم ہو گیا۔ تمھین شاہزادہ نکولس والی جبل اسود ہو۔

انتیسوان باب

شاہزادہ نکولس والی جبل اسود

اس سب بے تکلف اظہار سے لال کپتان
کے چہرہ پر مسکراہٹ آگئی۔
کیتھرائن بغور لال کپتان کو دیکھ رہی
تھی۔ اسکا خیال تھا کہ وہ لال کپتان کے
تیوروں سے یہ سمجھ سکے گی کہ جو کچھ اُسنے کہا
وہ صحیح ہے۔ یا غلط۔ لیکن لال کپتان
کے تیوروں سے نہ اقبال ثابت ہوا
نہ انکار۔
لال کپتان۔ اور اگر میں شاہزادہ
نکولس والی جبل اسود ہوں تو پھر کیا؟"
"کیا تم نہیں سمجھ سکتے" کیتھرائن
نے آہستہ سے شرماکر جواب دیا اور پھر جھکا
لیا۔ لال کپتان کے چہرہ پر غم کے آثار ظاہر
ہونے لگے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا
کہ اُسے کسی امید میں ناکامی اور دل کو
تکلیف پہونچی ہے۔
لال کپتان۔ شاید میں سمجھ گیا اگر میں
شاہزادہ ہوں تو جو قسم میں نے عقد کے
پیشتر کھائی تھی اُسے کالعدم سمجھنا چاہئے
یعنے تم شاہزادہ کو وہ چیز دینے کو موجود ہو
جس کی بابت سپاہی سے انکار
کرتی ہو۔
ان الفاظ کی چوٹ کیتھرائن کے جگر پر
لگی۔ اصل امر یہی تھا۔ انکار کیونکر کرتی۔
کیتھرائن۔ (بھرائی ہوئی آواز میں)
"تم مجھ سے بہت سختی کرتے ہو۔ تم میری جگہ
ہوتے تو کیا کرتے۔ میں یورپ کے ایک
بہت ہی قدیم خاندان سے ہوں۔ بھلا
دنیا کیا کہے گی اگر وہ سنے گی کیتھرائن نم
اسقوطری نے اپنے اعزاز خاندانی کو
ایسا دل سے بھلا دیا کہ ایک غریب گمنام
سپاہی کے ساتھ شادی کی۔
لال کپتان۔ (ناز کے لہجہ میں) بیشک غریب
لیکن گمنام نہیں۔ اب میں گمنام نہیں ہوں
میں وہ ہوں جسنے پہاڑوں میں اسمعیل
کو شکست دی۔ میں وہی شخص ہوں۔
جسنے درہ ڈیوگا میں چند سپاہی ساتھ
لیکر رومی توپخانہ چھینا اور مختار پاشاہی
کی توپوں سے مختار پاشا پر آگ برسائی
جسنے قلعہ ڈلسگنو کو ترکوں سے چھین کر
اسلامی جھنڈا پہاڑ کی سرزمین سے باہر
کردیا۔ کیتھرائن اب میں گمنام نہیں ہوں
میرے کام تاریخ کے صفحوں پر ہمیشہ کے
واسطے لکھے گئے۔
کیتھرائن۔ (بہت پریشان ہوکر) لیکن
تمھارا نام کیا ہے؟ مجھے یقین نہیں آتا
کہ تم غریب اور ایک معمولی آدمی ہو۔ آخر
تم کون ہو؟
لال کپتان۔ تین دن ادھر تک میں
کچھ نہ تھا۔ لیکن اب میں جبل اسود کی فوج کا

سپہ سالار ہون وہ جرنیل ہون جسنے سلطنت عثمانیہ کی فوج کو شکست دیکر اُسکے افسرون کو ایسا بے دست و پا کر دیا کہ اُنھون نے ایک مہینہ کی مہلت مانگی کہ شہنشاہ روس کے دخل دینے سے پیشتر وہ جنگ کا سامان تجویز کرلین۔

کیتھرائن۔ (زیادہ جوش مین آکر) ہے تو بیشک تمھین شاہزادہ ہو کیونکہ فوج کا سپہ سالار وہی ہے۔

لال کپتان۔ اور اگر مین شاہزادہ ہون تو تم اپنی محبت کا نایاب خزانہ میرے حوالے کر دوگی۔ جسے ایک معمولی فوجی کپتان کو دینے سے انکار کرتی ہو۔

شرم کی وجہ سے کیتھرائن کے گلاب کے ایسے گال تمتما گئے۔ اور اُسنے اپنے دونون ہاتھون سے منہ چھپا کر منہ پھیر لیا۔

ذرا دیر بعد پھر لال کپتان کی طرف پھری اور ہاتھ پھیلا کر (جبکہ آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے تھے) بولی۔ ایسا سخت امتحان نہ لو۔

لال کپتان۔ اگر مین شاہزادہ جبل اسود ہون۔ تو تم مجکو وہ قسم معاف کرتی ہو لیکن اگر مین صرف ایک مرد سپاہی ہون تو تم مجھے اپنی اُس قسم کا پابند سمجھنا چاہیئے میرے واسطے سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے۔ کہ مین وہی جرنیل ہون جسنے پہاڑ پر اسمٰعیل بے اور عثمان پاشا کو زک دی۔ اور درہ ڈیوگا مین مختار پاشا کو شکست دیکر جبل اسود کو ترکون کی قید سے رہا کیا۔ تمھین میرے کہنا کا یقین نہین آتا لیکن مین صرف تمھین یقین دلا دونگا شاہزادہ انکولس نیچے موجود ہے۔ وہ ایک معزز نوجوان ہے جس نے اپنے ملک کے واسطے جنگ کی کمر ہمت باندھی خاصکر ایسی حالت مین جبکہ یہ مشہور ہے کہ وہ طفل مکتب اور ابھی شہر پیرس کے مدرسے سے نکلا ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ تم سے ملیگا۔ اور جب تم اصلی شاہزادہ کو دیکھ لوگی۔ تب تم کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ نکولس والی جبل اسود اور مجھ ایسے شخص مین زمین و آسمان کا فرق ہے۔

یہ کہکے لال کپتان کیتھرائن کو کمرہ مین اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔

کیتھرائن ایک آرام کرسی پر لیٹ گئی اور زار و قطار رونے لگی۔

کیتھرائن۔ (ہچکیان لے لیکر) آپکے کلمات سخت تھے لیکن مین ایسے کلمات کے لائق ہون اور غرور میرا برا ہو کہ تو نے میرے اور ایسے شخص کے درمیان رخنہ

اندازی کی ۔
کیتھرائن کی ہچکی کچھ ہی کم ہوئی تھی کہ ملازم نے آکر کہا کہ ایک جبل اسود کا باشندہ آپ سے ملنا چاہتا ہے ۔
کیتھرائن ۔ مکائل ۔ (ملازم کا نام ہے) یہ شخص کس قسم کا آدمی معلوم ہوتا ہے ؟
مکائل ۔ حضور ۔ وہ ہے تو لڑکا لیکن اُسکے ساتھ باڈی گارڈ ہین اور جس عزت سے وہ لوگ اُس سے بات چیت کرتے ہین ۔ اُس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ کوئی بڑا شخص ہے ؟
کیتھرائن ملازم سے ۔ اچھا تو اُسے بلاؤ (دلمین) شاہزادہ ابھی لڑکا ہے کچھ ہی دن گزرے کہ وہ پیرس مین تعلیم پا رہا تھا پھر کیا یہ لال کپتان کچھ بھی نہین ہے ؟ لیکن مین تو اُسے چاہتی ہون وہ چاہے جو ہو اب تو میرے دل کا مالک ہوچکا وہ بیشک میرا خاوند ہے ایک سترہ اٹھارہ برس کے چھریرے بدن کے لڑکے کے کمرہ مین داخل ہونے سے ان خیالات کا سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا ۔
یہ لڑکا فرانسیسی پوشاک پہنے تھا ۔ اور اعزاز و امارت اُسکے چہرہ سے ظاہر ہوتی تھی قریب پہونچکر اُسنے اپنا ہاتھ چومنے کے واسطے بیگم کی طرف بڑھا دیا اُسکی انگلی مین جبل اسود کے شاہی خاندان کی ہیرے کی انگوٹھی تھی جس کی قیمت ایک بادشاہت کہی جاتی ہے ۔
لڑکا ۔ آپ ہی بیگم اسقوطری ہین ؟
بیگم ۔ جی ہان ۔
لڑکا ۔ بیگم ہم تم عزیز ہین ۔ مین جبل اسود کا شاہزادہ ہون ۔
بیگم ۔ اور حضور لال کپتان کون ہے ؟
شاہزادہ (مسکرا کر) یہ تو نہ پوچھو اب تو وہ شاہزادہ جبل اسود ہے ۔ مین نہین چاہتا کہ بغیر اُسکے مین کچھ بھی کر سکتا ۔
بیگم ۔ لیکن یہ تو آپ جانتے ہین کہ حقیقت مین وہ کون ہے ۔ اُسکا نام کیا ہے اور وہ کس درجہ کا آدمی ہے ؟
شاہزادہ ۔ (مسکرا کر) جہانتک مجھے معلوم ہے اُس کے واسطے سب سے زیادہ فخر کی بات یہ ہے ۔ کہ وہ جبل اسود کی فوج کا سپہ سالار ہے ۔ بیگم مین تمہین دق نہین کرتا مین لال کپتان کے راز سے واقف ہون لیکن وہ اُسکا راز ہے ۔ میرا ارادہ نہین ہے کہ مین تمسے کہدون ۔ اس راز کا افشا ہونا ملکی مصلحت کے خلاف ہے جو کچھ واقعات اس ہفتہ مین ہوئے اُنکی وجہ سے

اگر یہ معلوم ہو جائے کہ لال کپتان اصل میں کون ہے تو گرد و نواح کی سب سلطنتوں میں ہلڑ ہو جائیگا - یہ لال کپتان ایک عجیب آدمی ہے اسے اعلے سے اعلے خطاب وہ حاصل کر سکتا ہے - لیکن وہ خطاب سے انکار کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ میں صرف سپاہی رہنا پسند کرتا ہوں - میری رائے میں تو بعد اس فتح کے اُسے ڈیوک آف ڈیوگا کہنا چاہئیے -

اس تقریر نے بیگم کے دل پر بڑا اثر کیا وہ لال کپتان کا اصل منشا سمجھ گئی کہ وہ خطاب وغیرہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے کہ جو کوئی محبت کرے میری ذات سے محبت کرے نہ کہ میرے ظاہری اعزاز سے

بیگم - (اپنے دل میں) اب اُسکی خواہش پوری ہو گئی - کیونکہ میں اُسے چاہتی ہوں نہیں بلکہ سچے دل سے اُس پر عاشق ہوں ل

آدھ گھنٹہ تک شاہزادہ بیگم کے پاس ٹھہرا اور اُسکے بعد سوار ہو کر ڈلسگنو کی طرف روانہ ہو گیا - اور جب کیتھرائن کو اس بات کا اطمینان ہو گیا کہ لال کپتان شاہزادہ نکولس والی جبل اسود نہیں ہے - تو وہ اپنے دل میں غور کرنے لگی کہ پھر یہ لال کپتان کون ہے -

تیسوان باب

پرانی ملاقات

اسقوطری مثل ایک قصبہ کے ہے - آبادی اسکی چالیس ہزار سے کچھ زیادہ ہے - فطرت اور صنعت نے اُسکی حفاظت کا سامان ایسا کیا ہے - کہ البینہ کے کل مقامات سے اسقوطری زیادہ محفوظ ہے - شہر کے گرد مستحکم چار دیواری ہے اور شہر پناہ کے پھاٹک بہت بڑے اور نہایت مضبوط ہیں پہلے اہل اسقوطری قلعبند تھے - لیکن جب سے سلطان کی طرف سے ایک مہینہ کی مہلت مانگی گئی ہے اسقوطری کے پھاٹک کھلے رہتے ہیں اور کسی کی روک ٹوک نہیں ہے - ڈلسگنو کی جانب والے پھاٹک کے قریب ایک سرائے ہے - جسکے دروازہ پر وہی نشان لگا ہوا ہے - جسے ہمارے ناظرین بخوبی پہچانتے ہیں یعنی ایک ریچھ کا چہرہ اس سرائے میں مسافروں کا زیادہ مجمع نہیں رہتا کیونکہ اسمیں وہی مسافر ٹھہرتے ہیں جو بحیرہ آڈریاٹک کی طرف سے آتے ہیں -

جبکہ رات کا اندھیرا دنیا پر چھاتا جاتا تھا ڈسلگنو کی طرف والے پھاٹک سے ایک شخص شہر مین داخل ہوا تھا یہ شخص ایک معمولی مسافر معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ سوداگرون کے ایسے کپڑے پہنے اور ہتھیار لگائے ہوئے تھا۔ ہتھیار لگائے ہوتا کوئی تعجب کی بات نہ تھی کیونکہ اس لڑائی کے زمانہ مین کوئی شخص بغیر ہتھیار کے شہر سے باہر نہین نکل سکتا تھا

جن سپاہیون کا پھاٹک پر پہرا تھا انھون نے اس شخص کو دیکھا لیکن کسی قسم کا تعرض نہ کیا اس شخص نے اُن سپاہیون کو سلام کیا اور شہر مین داخل ہوا جس نظر سے یہ شخص شہر کو دیکھ رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ شخص پہلی مرتبہ اس پرانے شہر مین آیا ہے۔

نو وارد۔ (چارون طرف دیکھ کے) مجھ سے کہا تھا کہ ڈسلگنو کی طرف والے پھاٹک مین داخل ہونے کے بعد جو پہلی سرائے ملے جسکے دروازہ پر کوئی نشان نہین ہے۔ وہی مقام ہے۔ یکایک اسکی نظر ریچھ کے سر کے نشان پر پڑی مسافر نے گھوڑا روک لیا اور کچھ دیر تک اس نشان کو دیکھا کیا۔

نو وارد۔ آہا۔ یہ تو کولا جان کی سرائے کی نقل معلوم ہوتی ہے۔

اس نو وارد نے چارون طرف دیکھا لیکن سوائے اس سرائے کے کوئی دوسری سرا نظر نہ آئی۔

نو وارد۔ اُسنے تو کہا تھا کہ دروازہ پر کوئی نشان نہین ہے۔ لیکن یہان تو نشان موجود ہے۔ شاید اُسکے جانے کے بعد لگایا گیا ہو۔ بہرطور کوئی سرائے تو یہان نظر نہین آتی یہی ہوگی مسافر سیدھا سرا کے دروازہ پر آیا۔ اور رہ ق الباب کیا ایک لڑکا اندر سے نکلا اور اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ یہ نشان آج ہی صبح کا لگایا گیا ہے مسافر اُترا۔ گھوڑا اُس لڑکے کو دیا اور خود سرا مین داخل ہوا کمرہ مین پہونچکر اسنے گھنٹی دی اور ایک عورت گھنٹی کے جواب مین کمرہ مین آئی اس مسافر کو کسیقدر حیرت ہوئی جب اسنے اس عورت کو پہچانا کہ یہ وہی کولا ہے۔

کولا جان۔ آہا اسکیٹن پاشا تم ہو۔ یہ مسافر وہی انگریز باشی بزوق ہے جس سے ہمارے ناظرین بخوبی واقف ہین۔

اسکیٹن۔ خوب۔ تمھارے ملنے کا تو مجھے خیال بھی نہ تھا۔

کولا ۔ مجھے جو تم یہان دیکھتے ہو یہ سب تمھارے چوٹے باشی پنڈوتون کی بدولت ہے مین سمندر کے کنارے اُس سرائے مین آرام رہتی تھی ۔ تمھارے سپاہی جب وہ ڈیوگ مین شکست کھاکے بھاگے تو انہون نے لوٹ کر سرائے مین آگ لگادی ۔

مین اُسوقت اپنے گھر مین نہ تھی نہین تو تم دیکھتے کہ مین اُن لوگون کو کیسی سزا دیتی ۔ جب مین پلٹ کے آئی تو سوا اُس نشان کے جو باہر لگا ہوا ہے ۔ گھر مین کچھ نہ پایا ۔ مین تو یہان چلی آئی اور یہ سرائے مول لے کے کاروبار شروع کیا ۔

اسکیپٹن ۔ اور تمھاری لڑکی کہان ہے

کولا ۔ بدمعاش بد کیا تم اُس لڑکی کا پیچھا نہ چھوڑو گے ۔

اسکیپٹن ۔ کیا وہ بھی یہین تمھارے ساتھ ہے ۔

کولا ۔ ہان مگر وہ ایک جگہ مہمان گئی ہوئی ہے کل آجائیگی ۔

اسکیپٹن ۔ وہ جو روپیہ مین تمھارا چاہتا ہون اسکی بابت ؟

کولا ۔ اوہ اُسکا ذکر بھی نہ کرو اُس روپیہ کے عوض تو اس امر سے ہو گیا میرے نوکرون نے اُس روز تمھین خوب مارا

جب اسکیپٹن پاشا کو معلوم ہوا کہ اُسنے جو اپنے عوض عثمان آغا کو پٹوایا ۔ یہ بات ابھی تک کولا جان کو نہین معلوم ہوئی

اسکیپٹن ۔ مجھے تم سے کوئی شکایت یا ملال نہین ہے ۔ خیر اب یہ ذکر جانے دو ۔

کولا ۔ بہتر ہے ۔ اگر تمھین شراب کی ضرورت ہو تو شراب بھی موجود ہے ۔

اسکیپٹن ۔ عنایت ۔

کولا ۔ بشرطیکہ قیمت دیدو ۔

اسکیپٹن ۔ جیب سے ایک روپیہ نکال کر میز پر رکھکر لو یہ روپیہ موجود ہے اب مجھے ایک بوتل لا دو ۔ اور ایک کمرہ دیدو کہ وہان مین اپنے چند دوستون کو بلاؤن ۔ رات ہوجانے کے بعد وہ لوگ آئینگے اور کپتان ڈیش کو پوچھینگے ۔

(مسکرا کر) کپتان ڈیش میرا ہی نام ہے تم اُن لوگون کو میرے کمرہ مین پہونچا دینا

کولا ۔ (اسکیپٹن کو غور سے دیکھکر) یہ دیکھو دیکھو کوئی فساد نہ ہونے پائے میری ایک سرائے جل چکی ہے ۔ اگر یہ بھی سرائے برباد ہوئی ۔ تو اب تو میرے پاس اتنا روپیہ بھی نہین ہے کہ مین دوسری خرید سکون ۔

اسکیپٹن ۔ نہین نہین اطمینان رکھو ۔

کولا ۔ اچھا تو میرے ساتھ آؤ دیکھو یکمرہ کافی ہوگا

اسکپٹن۔ ہان۔ لیکن یہان اور کوئی
تو نہین آئیگا۔

کولا۔ نہین بابا ابھی میرسے یہان بہت
لوگ نہین آئے ہین۔

اسکپٹن۔ ہان۔ ابھی تو تم یہان نئی
آئی ہو۔ جب تمھاری شراب کی شہرت
ہوجائیگی۔ پھر تو اور ہی رونق ہوگی۔

کولا۔ امید تو ایسی ہی ہے۔ کرسیان
کافی ہونگی۔

اسکپٹن۔ چار کرسیان ہین۔ ہان
تو کافی ہوجائینگی۔ تین آدمی اور آئینگے

کولا۔ تمنے کپتان ڈیش بتایا ہے نا۔

اسکپٹن۔ ہان کہین بھول نہ جانا۔

کولا۔ نہین بابا نہین۔ لیکن خبردار فساد
نہ ہونے پائے۔

یہ کہکر کولا چلی گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد
بوتل لیے ہوئے آئی۔ بوتل گلاس
اور ایک شمع اسکپٹن کے آگے میز پر رکھی
اور خود چلی گئی۔

اب رات بخوبی آگئی تھی اور اسکپٹن پاشا
نے کولا کے جانے کے بعد وہ کھڑکی بھی
بند کردی جو روشنی کے واسطے اس کمرہ
مین لگی ہوئی تھی۔ اور شراب پینے مین
مشغول ہوا۔ بوتل ختم ہونے پر تھی کہ ایک
طویل القامت سانولے رنگ کا شخص

پہ چوغہ مین اپنے تئین چھپائے ہوئے کمرہ مین
داخل ہوا۔

اکتیسوان باب

قتل کی تدبیر

اسکپٹن اٹھ کھڑا ہوا اور جس ادب سے
اس نو وارد کی طرف دیکھا اس سے معلوم
ہوتا تھا کہ یہ معمولی آدمی نہین ہے۔
اس نو وارد نے کمرہ کے چارون طرف دیکھا

اسکپٹن۔ حضور کوئی خوف نہین ہے
نہ تو ہمین کوئی دیکھ سکتا ہے۔ نہ ہماری
بات چیت سن سکتا ہے۔ سرائے مین
سوائے ہمارے بڑھیا اور اس لڑکی کے
اور کوئی مسافر نہین ہے۔

اجنبی۔ یہ اچھی بات ہے۔

یہ اجنبی میز کے برابر ایک کرسی پر بیٹھ گیا
ٹوپی اتاری اور چوغہ کے بند کھولے اخاہ!
یہ تو اسمعیل بے ہے۔

اسمعیل بے۔ تمھارے لوگ بھی آگئے ہین
اسکپٹن۔ جی ہان حضور آپ کے حکم کے
بموجب مین اپنے رسالہ سے چار آدمی چنکر
لایا ہون جنپر مجھے بھروسہ ہے۔

اسمعیل بے۔ ان لوگون پر تمھین پورا

بھروسہ ہے نا؟

اسکیپٹن - جی ہان جس بات کو مین منع کرونگا وہ بات اُسکے منہ سے کبھی نکلنی چاہیے کوئی انھین مار ہی ڈالے؟

اسمعیل بے - اچھا تو وہ لوگ کہان ہین؟

اسکیپٹن - آپ نے منع کر دیا تھا کہ شہر کے اندر نہ آئین اسوجہ سے مین نے انکو شہر کے باہر ایک باغ مین ٹھہرا دیا ہے

اسمعیل بے - ہان اب مجھے یاد آیا ہمین ایک مصلحت تھی - باشی بزوق اپنے تئین چھپا نہین سکتے - اگر چار بھی ملکر آتے تو لوگو کی نظر پڑتی اور تم جانتے ہو کہ یہ لڑائی کا زمانہ تو ہے نہین -

اسکیپٹن - اسمعیل بے کی گفتگو کا کچھ مطلب نہ سمجھکر حضور بجا فرماتے ہین؟

اسمعیل بے - علاوہ تمھارے دو آدمی اور ہونگے -

اسکیپٹن - حضور فرما چکے ہین -

اسمعیل بے - اور وہ دونون اپنے ساتھ چار چار آدمی لائینگے - پھر اگر یہ سب لوگ شہر کے اندر آتے تو یہان کے حاکم کو ضرور خیال ہوتا اور وہ دخل اندازی کرتا گو کہ اگر مین ظاہر کر دیتا کہ مین کون ہون - تو وہ چپ ہو جاتا لیکن اس صورت مین میرا اصل مطلب خبط ہو جاتا - جیسا مین کہ چکا ہون - یہ زمانہ جنگ نہین ہے بلکہ ایک مہینہ کی مہلت لی گئی ہے تاہم بارہ منتخب سپاہیون سے دشمن کو ایسا نقصان پہونچانیوالا ہون جیسی مضرت اسپر میدان شکست کھانے سے بھی زیادہ ہوگی

اسکیپٹن چپ چاپ سنا کیا گو کہ اب وہ رومی فوج مین تھا - اس کا دل ابھی تک اُسی جزیرہ کے باشندون کا ایسا تھا جو کلٹ کہلاتا ہے - اور جسکا ڈنکا اب تمام دنیا مین بج رہا ہے - اسے یہ بات اچھی نہ معلوم ہوتی کہ دشمن کے ساتھ کوئی ایسی بات کیجائے جو بہادری کے خلاف ہو - وہ کہا کرتا کہ اُسکا پیشہ سپاہگری کا تھا - اور ہے

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد

اسمعیل بے - ہمین چپ چاپ ہو کر اپنا کام کرنا ہوگا تاکہ سوائے ہم لوگون کے اور کوئی راز کو نہ جاننے پائے -

اسکیپٹن - اور یہ کام حضور آج ہی رات کو سرانجام کر دینگے -

اسمعیل بے - اگر بن پڑا تو اسی گھنٹہ بھر کے اندر -

اب ایک تیسرا شخص کمرہ مین داخل ہوا - یہ تیسرا شخص عثمان آغا تھا جس سے ہمارے ناظرین واقف ہین -

عثمان آغا - آپ تو فرماتے تھے - کہ

اُس سرائے کے دروازہ پر کوئی نشان نہین ہے؟

اسمعیل بے۔ ہان جب یہان آیا تھا تو اس سرائے کے دروازہ پر کوئی نشان نہ تھا۔ یہ تختہ تو بعد کو لگایا گیا ہے۔

عثمان آغا۔ مین تو آگے چلا گیا ہوتا مہان سرائے کے نشان کو دیکھ کر مجھے کچھ باتین یاد آئین کہ اُن سے میرے دل کو تکلیف ہوئی

یہ سنکر اسکیپٹن سے ضبط نہ ہو سکا اور وہ کولاجان اور عثمان آغا کا واقعہ یاد کر کے بے اختیار ہنس پڑا۔

اسمعیل بے اپنے خیالات مین کچھ ایسا مبہوت تھا کہ اُسنے عثمان آغا کے اس فقرہ اور اسکیپٹن کے ہنسنے کا کچھ خیال بھی نہ کیا۔

اسمعیل بے۔ (عثمان آغا سے مخاطب ہو کر) تمھارے سپاہی کہان ہین۔

عثمان آغا۔ شہر کے باہر ایک باغ مین چھوڑ آیا ہون۔

اسمعیل بے۔ (گھڑی دیکھ کے) آٹھ بج گئے۔ اب تو حسن کو آجانا چاہیئے۔

یکایک دروازہ پھر کھلا اور حسن الہولا کمرہ مین داخل ہوا سب کی طرح حسن مسلح تھا۔ پہلو مین تلوار لٹک رہی تھی جراب مین جوڑی طپنچہ کی اور موزے مین ایک اور قرولی لگی ہوئی تھی۔

اسمعیل بے۔ کہو حسن کامیابی ہوئی؟

حسن۔ جی ہان حضور کے اقبال سے مین تو اپنا کام انجام کا دے چکا۔

اسمعیل بے۔ اچھا تو وہ لوگ کہان گئے

حسن۔ اُس محل مین جو ڈلگنو کی طرف والے پھاٹک سے چند میل کے فاصلہ پر جھیل کے جبل اسود کے جانب والے کنارہ پر واقع ہے۔ صرف چار ہی آدمی ہین

اسمعیل بے۔ (خوش ہو کر) اچھی بات ہے! اب وہ ہمارے ہاتھ سے کہان جائیگا لیکن چارون کو مار ڈالنا چاہیئے تا کہ اس راز کے افشا ہونے کا بالکل خوف نہ رہے ابھی کل صبح کو جب جبل اسود والے اٹھینگے تو معلوم ہوگا کہ انکا سپہ سالار یعنی لال کپتان غائب ہے۔

تیسوان باب

قتل

ایک دوسرے کی طرف دیکھا اب اُنھین معلوم ہوا کہ کس شخص کے واسطے یہ تدبیر کی گئی ہے حسن الہولا بھی اسوقت تک اس راز سے واقف نہ تھا اُس نے

اسمعیل بے نے صرف یہ کہا تھا کہ چار معتبر
آدمی اپنے ساتھ لے کے سڑک کے کنارے
فلان مقام پر تم ٹھہرنا جب اُدھر سے
جبل اسود کے چند سوار سوداگرون کی
وضع بنائے ہوئے نکلین تو اُنکے پیچھے
جانا اور جب وہ اپنی منزل مقصود پر
پہونچ جائین تو اپنے آدمیون کو اُسی
مقام پر چھوڑ کر شہر اسقوطری کی فلان
سرائے مین آکر فوراً اسنے مجھے اطلاع دینا۔
حسن نے اس حکم کی پوری تعمیل کی
وہ اپنے آدمیون کو ساتھ لیکر سڑک
کے کنارے ایک جگہ چھپا رہا جب شام ہو گئی
تو چند سوار ہتھیار بند جو جبل اسود کے رہنے
والے معلوم ہوتے تھے اُدھر سے گزرے
حسن مع اپنے سپاہیون کے اُنکے پیچھے چلا
جب وہ لوگ جنگل کے کنارے ایک مکان مین
داخل ہو گئے تو حسن اپنے آدمیون کو اُسی مکان کے
قریب ایک جگہ پر چھپا کر خود اس سرائے مین
اطلاع دینے چلا آیا۔
جب اسمعیل بے ڈلسگنو کے قلعہ سے
بھاگ کر اپنے لشکر مین پہونچا تھا تو اُسنے
ایک مخبر کو طلب کیا تھا یہ شخص مختلف
زبانین جانتا تھا۔ اور ہر زبان ایسی
عمدگی سے بولتا تھا کہ سننے والے کو اس
بات کا شک بھی نہین ہو سکتا تھا یہ اسکی
مادری زبان نہین ہے۔ اسمعیل بے
نے اس شخص کو بلا کر اس سے کہا کہ ڈلسگنو
کے قلعہ مین بیگم اسقوطری موجود ہے جب
وہ قلعہ سے نکلے تو اُسکے ساتھ ساتھ
جا کے اس امر کو تحقیق کرو کہ وہ کہان گئی
اور مجھے اطلاع دو۔ اُس مخبر نے
جبل اسود کے سپاہیون کی وضع بنائی
اور جو سپاہی لاڈ ڈیل کے ساتھ بیگم کو
پہونچانے گئے تھے اُنھین مین ملا ہوا
بیگم کے ساتھ ساتھ اُس محل تک پہونچا
جہان وہ گئی اور اُسکے اسقدر قریب رہا
کہ جب بیگم نے لاڈ ڈیل سے لال کپتان کو
بھیجنے کی بابت کہا تو اُسنے سب گفتگو
سنی اور آکر اسمعیل بے کو اطلاع دی اور
مزید برآن اپنی چالاکی سے جبل اسود کی
فوج مین داخل ہو کر یہ بھی دریافت
کر لیا۔ کہ فلان روز اور فلان وقت لال کپتان
بیگم سے ملنے جائیگا۔
اسطرح یہ اسمعیل بے کو اس واقعہ سے آگاہی
ہوئی اور اُسنے اپنے دلی دشمن سے عوض
لینے کی تدبیر کی۔
اسکیٹن اسمعیل بے سے مخاطب ہو کر
لیکن حضور یہ تو صلح کا زمانہ ہے اور آپنے
خود ایک مہینہ کی مہلت لی ہے۔
اسمعیل بے نے۔ ذاتی مخاصمت اور صلح

کیا تعلق ہے۔ یہ لال کپتان اور اُس کے ساتھی۔ ایسے لوگون کے ہاتھ سے مارے جائینگے جنکا پتہ نہ لگے گا۔ رومی فوج کا کوئی افسر بظاہر اس امر مین شریک نہ پایا جائیگا پھر کیا ڈر ہے۔

اسکیتن خاموش ہو رہا۔

اسمعیل بیے۔ اس شخص کے ہلاک ہونیکی ضرورت ہے۔ یہ کوئی معمولی آدمی نہین ہے۔ اسکے مارے جانے سے جبل اسود والون کی ہمتین پست ہو جائینگی اور وہ غالبا سلطان کی متابعت اختیار کرینگے۔ علاوہ برین سلطان نے پانچہزار اشرفیون کا انعام اُس شخص کیواسطے مقرر کیا ہے۔ جو لال کپتان کا سر لائے پس جس شخص کے ہاتھ سے یہ لال کپتان مارا جائیگا۔ اُسے وہ انعام بھی مین دلوا دونگا اچھا اب چلنا چاہیئے یہ سب سرائے سے باہر آئے اور گھوڑون پر سوار ہو کر محل کو روانہ ہوئے۔ شہر سے باہر آئے اسکیتن اور عثمان آغا نے اپنے سپاہی جو شہر کے باہر باغون مین پڑے ہوئے تھے ہمراہ لیئے اور آدھ گھنٹہ کے اندر اندر یہ سب جس محل مین بیگم تھی اُسکے قریب ایک باغ مین آکر ٹھہرے اس باغ مین حسن المولا کے بھی سپاہی موجود تھے۔

اُن سے معلوم ہوا کہ ابھی تک لال کپتان اور اسکے ساتھی محل کے اندر ہی ہین۔

تینتیسوان باب

جان جاتی ہے اگر جانے مگر بات رہے

اس باغ کے کنارہ پر ایک جھونپڑا تھا۔ بسبب بوسیدہ ہو جانے کے یہ جھونپڑا خالی پڑا ہوا تھا۔

اسمعیل بیے۔ (اُس جھونپڑے کی طرف دیکھ کے) یہ تو ہمارے مطلب کا ہے اگر ممکن ہوا تو مین اس لال کپتان کو زندہ گرفتار کرلونگا۔ مجھے خیال ہے کہ یہ شخص کوئی روسی افسر ہے۔ پس گرفتار کر کے اگر ممکن ہوا تو مین اُس سے بعض باتین دریافت کرونگا۔ اور بعد ازان اسے قتل کر کے اسی جھونپڑے مین ڈال کے آگ لگا دینگے کہ کسی طرح اُسکا پتہ نہ لگ سکے۔ اب محل کا پھاٹک کھلنے اور چار سوارون کے باہر نکلنے سے یہ گفتگو یہین پر ختم ہو گئی۔

رات اندھیری تھی اور گو کہ مہتاب کسی قدر بلند ہو چکا تھا۔ لیکن اُسکی روشنی رات کی تاریکی کے آگے ماند تھی۔ اسمعیل بیے نے دیکھا کہ یہ سوار اس باغ سے قریب تین سو

قیمت کے فاصلہ پر گزرینگے۔ ممکن ہے
کہ تتنے فاصلہ سے نشانہ خطا کرے۔ پس
اُسنے سپاہیون کو حکم دیا کہ جب تک مین
حکم نہ دون بندوقین نہ داغنا اور سوارون کو
نہ تاکنا بلکہ گھوڑون کو اور اسکپٹن کو
حکم دیا کہ مع اسپنے آدمیون کے گھوڑون پر
سوار ہو کر دوڑ پڑنے پر تیار رہے۔
یہ چارون سوار جو پھاٹک سے نکلے تھے
گھوڑے اُٹھائے ہوئے چلے آتے تھے
اور ان بیچارون کو یہ وہم نہ تھا کہ دشمن
کمینگاہ مین اُنکی جان لینے پر مستعد بیٹھا ہے
جب یہ لوگ نزدیک پہونچ گئے تو
اسمعیل بے نے بندوق سر کرنے کا حکم
دیا۔ دنا سے گولی کی آواز آئی اسکپٹن مع اپنے
ہمراہیون کے ان سوارون پر جا پڑا۔
پہلے یہ معلوم ہوا کہ نشانہ نے خطا کی
کیونکہ ان سوارون کے گھوڑے اور
تیزی کے ساتھ بھاگے لیکن یکایک
دو گھوڑے چلتے چلتے گر پڑے۔ اب
اب اسمعیل بے بھی مع اسپنے ساتھیون کے
ان گھوڑون کی طرف چلا جو دو سوار باقی
رہے تھے انھون نے بھاگنے کا
قصد کیا لیکن یہ دیکھکے کہ دشمن تعداد مین
اُنسے بہت زیادہ ہین انھون نے گھوڑے
سرپٹ چھوڑ دیئے اور لمحہ بھر مین نظرون سے
غائب ہو گئے۔
جو سوار بھاگ کر نکل گئے تھے ان مین سے
ایک تو جبل اسود کا شاہزادہ تھا۔ اور دوسرا
لا مرڈیل اور جو گرے تھے انمین ایک لال کپتان
تھا اور دوسرا اُس کے ساتھ کا سپاہی۔
اس سپاہی کے سینہ پر گولی پڑی تھی اور جب
اسکپٹن اسکے پاس پہونچا تو وہ دم
توڑ رہا تھا۔ اس سپاہی نے اسکپٹن
کی طرف دیکھا اور بہت آہستہ سے کوئی
ایسی بات کہی کہ اسکپٹن متحیر ہو گیا۔ اور
جھککر اُس سے کچھ سوال کیا۔ لیکن
اب جواب کون دیتا موت اپنا کام کر
چکی تھی۔ اور یہ سپاہی اس دنیا کے
جھگڑون سے فراغت کر کے ملک عدم
کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔
جو راز اس سپاہی کی زبانی معلوم ہوا
تھا اُس کے خیال مین مبہوت اسکپٹن
اُس مقام پر آیا۔ جہان لال کپتان صدمہ کے
وجہ سے غش مین پڑا ہوا تھا
اسکپٹن ۔ (خود بخود) یہ کیونکر ہو سکتا ہے
لیکن ابھی اس راز کو کسی سے بیان نہ کرنا
چاہیئے۔ اسکپٹن نے جھک کر لال کپتان کو
دیکھا۔ لال کپتان زخمی نہین ہوا تھا۔
صرف گرنے کے صدمہ سے بیہوش
ہو گیا تھا۔

اس اثنا مین اسمعیل بے بھی مع اپنے
ساتھیون کے یہان پہونچ گیا۔
اسمعیل بے۔ (لال کپتان کی طرف
اشارہ کرکے) اسے اچھی طرح باندھلو
اور اٹھا کے اس جھوپڑے مین لےچلو
اس حکم کی تعمیل کی گئی اور جب
قیدی اُس جھوپڑہ مین پہونچ گیا جہان
ایک کھڑکی سے چاند کی روشنی اسقدر
آتی تھی کہ ایک دوسرے کی صورت
بخوبی دکھائی دیتی تھی تو اسمعیل بے
بولا اپنے آدمیون کو یہان سے ہٹا لیجاؤ
اب اس شخص کو ہوش آتا جاتا ہے۔
اور مین اس سے چند منٹ کے واسطے
کچھ باتین کرنا چاہتا ہون۔ چونکہ یہ باتین
ملکی معاملات کی بابت ہونگی۔ لہذا مین
نہین چاہتا کہ کوئی اور شخص سنے۔
اس حکم کی بھی تعمیل کیگئی اور جھوپڑے
سے کوئی سو قدم کے فاصلہ پر درختون کی
آڑ مین سب جاکر ٹھیرے۔
جھوپڑے کے اندر چاند کی روشنی
مین اسمعیل بے اکیلا کھڑا ہو مسرت سے
اپنے دشمن کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جو
بیہوشی کی حالت مین بالکل بےدست وپا
سامنے پڑا ہوا تھا۔
اسمعیل بے۔ (خود بخود چپکے سے) اپنے
جان بخشی کا وعدہ کرکے اس سے اسکا راز
دریافت کرونگا۔ اور اسکے بعد کتے کی موت
اس کافر کو مار ڈالونگا۔
اب لال کپتان کو ہوش آیا اور اس نے
آنکھین کھولین۔
اس مقام پر اپنے ہاتھ پاؤن بندھے
اور اسمعیل بے کو اپنے پاس کھڑے ہوئے
دیکھکر لال کپتان سمجھ گیا۔ کہ کیا واقعہ ہے
اسمعیل بے۔ دیکھو ہمسے تمسے پھر ملاقات
ہوئی لیکن اب ویسا موقع نہین ہے۔
جیسا پہاڑ پر تھا۔ جب تمنے ہمسے بالشرط
متابعت اختیار کرنے کو کہا تھا۔
لال کپتان۔ حقارت کے لہجہ مین۔
تمنے شرط کے خلاف اس صلح کے زمانہ مین
یہ حرکت کی کیا تمہین اس امر کا بالکل لحاظ
نہین کہ اس واقعہ کو سنکر دنیا کیا کہے گی
اسمعیل بے۔ یہ ذاتی مخاصمت کا بدلا ہے
مین نے بحیثیت افسر سلطان روم تمسے
بدلا لینے کا قصد نہین کیا ہے بلکہ بسبب
ذاتی مخاصمت کے۔ تم میرے سدراہ
ہوئے۔ اور میری تدبیر مین خلل ڈالا
اب اسکے نتائج بھی تمہین برداشت کرنا ہونگے
بہت کم ایسے لوگ ہونگے جنھون نے
میرے امور مین میرے خلاف دخل دیا ہو
اور پھر زندہ رہے ہون جو کچھ تمنے میرے

ساتھ کیا اسکا عوض لینے کے واسطے مین نے تم کو قید کیا ہے۔ اور کوئی چیز سوائے ایک بات کے تمہین میرے ہاتھ سے قتل ہونے سے بچا نہین سکتی۔

لال کپتان۔ وہ کونسی بات ہے؟

اسمعیل بے۔ بحیثیت جبل اسود کی فوج کے سپہ سالار کے تمنے میری فوج شکست دی ڈلسگنو کا قلعہ چھینا اور مجھے ذلت دی مین اب بدلا لینے سے دست بردار ہونے اور تمہین چھوڑ دینے کو موجود ہون لیکن ایک شرط سے۔

لال کپتان۔ (ضرور یہ) عنایت آپکی

اسمعیل بے۔ عوض لینا ہر ایک کو عزیز ہوتا ہے۔ اور خاصکر مجھے۔ لیکن ایک چیز اس سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اور وہ چیز شہرت ہے۔ مجھے ارمان ہے۔ کہ جبل اسود کو فتح کردون۔ اور جاکر سلطان سے کہون کہ لیجئے وہ پہاڑی جنہون نے خودسری کی اور بغاوت پر کمر باندھی تھی اب حضور کے فرمانبردار ہو گئے

لال کپتان۔ اچھا تو مجھسے کیا مدد چاہتے ہو

اسمعیل بے۔ مجھے اُن ذریعون سے آگاہ کرو جنسے یہ سب پہاڑی جمع ہوکر لڑنے پر مستعد ہو گئے۔ کیا روس کا اس مین سازش نہین ہے؟ کیا روس ہتھیار روپیہ اور فوج سے تمہاری مدد نہین کرتا؟ کیا تم کوئی اعلےٰ درجہ کے روسی افسر نہین ہو؟

لال کپتان۔ اگر مین یہ بات بتا دون تو کیا تم مجھے چھوڑ دوگے۔

اسمعیل بے۔ ہان ہان

لال کپتان۔ اور اگر نہ بتاؤنگا تو مار ڈالو گے۔

اسمعیل بے۔ بیشک

لال کپتان۔ اچھا تو جلاد کو بلاؤ کیونکہ مین نہ تمہارے وعدہ کا اعتبار کرتا ہون اور نہ تمہاری دھمکیون سے ڈرتا ہون

چوتیسوان باب

مصلحت

اسمعیل بے کے مزاج مین ازحد غصہ تھا جو عرصہ تک صاحب اختیار رہنے کی وجہ سے اور بھی بڑھ گیا تھا۔ لال کپتان کے اس جواب سے اُسے بہت غصہ آیا لیکن مصلحت کا خیال کرکے اُسنے ضبط کیا۔

اسمعیل بے۔ آؤ اب یہ غصہ کی باتین جانے دو اور عقل سے کام لو۔

لال کپتان نے غور سے اسمعیل بے کو سر سے پاؤن تک دیکھا۔ اُسکے تیورون

سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسے آسمعیل بے کے کہنے کا بالکل اعتبار نہین ہے۔
اسمعیل بے۔ جان بہت شیرین اور موت بہت بری چیز ہے۔ ابھی تم جوان ہو۔ جس تدبیر سے تمنے سلطان کی فوج پسپا کیا اُس سے تمہاری فوجی لیاقت بخوبی ظاہر ہوتی ہے تجربہ کار اور نامبر آوردہ افسرون نے تمہارے ہاتھ سے شکست کھائی کیا یہ تدبیر تمہاری ہی سوچی ہوئی تھی جسکی وجہ سے ہماری فوج ایسی فاش شکست ہوئی۔
لال کپتان۔ ہان تدبیر تو میری ہی نکالی ہوئی تھی۔
اسمعیل بے۔ نہ معلوم تم کیا کیا کارنمایان کرو اور دنیا مین کیسی شہرت حاصل کروگے لیکن افسوس ہے۔ کہ ایک ذراسی بات کے واسطے تم اپنی جان مفت دیتے ہو۔ یاد رکھو کہ اب تمہاری موت زندگی میرے ہاتھ مین ہے۔ کوئی شخص مجھ سے متعرض نہین ہوسکتا کیونکہ اصل واقعہ کی دنیا کو اطلاع نہ ہونے پائیگی۔ آجکل بیان ہلکو بلغرست مین۔ دنیا کو صرف اتنا معلوم ہوگا کہ رات کے وقت قزاقون نے قصبہ پر حملہ کیا مین اس بات کے چھپانے کا پورا بندوبست کرچکا ہون۔ جو سپاہی میرے ساتھ ہین وہ یہ بھی نہین جانتے کہ تم کون ہو۔ اب رہے۔ افسر تو وہ میرے حکم سے راز کو مخفی رکھین گے۔ جو تدبیر ہین سننے کی ہے اُس سے صرف تمہاری جان ہی نہین جائیگی۔ بلکہ دنیا کو تمہارا پتہ بھی نہ لگے گا۔ کوئی تمہاری لاش بھی نہ پائے گا۔ کیونکہ بعد قتل کرنیکے مین اس جھوپڑہ مین آگ لگا دونگا۔ تاکہ تمہاری لاش جلکر خاک ہو جائے قیدی یہ سب باتین چپکا سنا کیا یہ دیکھکر کہ اسمعیل بے اپنا مطلب نکالنے کے واسطے کسقدر کوشش کر رہا ہے۔ اُسے خیال آیا کہ اُسے باتون مین لگا کر وقت گذارے۔
گو کہ لال کپتان کو یہ نہین معلوم تھا اُسکے ساتھیون پر کیسی گزری لیکن انہین اس معلوم نہ پاکر اُسے گمان ہوا کہ وہ نکل گئے۔ لارڈ رڈیل کی دوستی پر اُسے پورا بھروسہ تھا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ جبل اسود کا شاہزادہ بھی اُسکے واسطے زمین و آسمان ایک کردیگا۔ اگر کسیطرح اتنا وقت گزر جائے کہ وہ لوگ جاکر اپنی فوج کے کچھ سپاہی ساتھ لیکر یہان تک پہونچ جائین تو پھر اور ہی صورت پیدا ہوجائے اور اسمعیل بے تو کرودہ مرتبہ اُسکے ہاتھ سے نکل گیا لیکن ممکن ہے کہ ابکی

ہ تجبہ نہ نکلی

امید

لاچاری

ہنین ہو

لال کپتان

اسمعیل بے۔ (پوچھ

راضی ہوتا جاتا ہے۔ ؟ اور

آئہ تم کون ہو۔ تمہارا نام کیا ہے

فوج مین کس عہدہ پر ہو اور سنے

تمنے جبل اسود کی فوج کی سپہ سالاری

کی ہے۔

لال کپتان۔ تم یقین نہ کروگے اگر مین ا

کہون کہ مین خاص جبل اسود کا رہنے

والا ہون وہین مین پیدا ہوا اور وہین

پرورش پائی۔

اسمعیل بے۔ ہو سکتا ہے کہ تم جبل اسود

کے رہنے والے ہو اور روس کی فوج

مین ملازم ہو اور وہان تمہارا اور نام

ہو۔ میرا نام جان بلینا ہے۔ اور خاص

جبل اسود کا رہنے والا ہون۔ لیکن اب

سلطان روم کا ملازم ہون۔ البینہ کا

گورنر ہون۔ سلطان کی فوج کا سپہ سالا

ہون۔ اور دنیا مجھکو اسمعیل بے کے

نام سے جانتی ہے۔

لال کپتان۔ اچھا اور کیا پوچھتے ہو

اسمعیل

نہایت

وہ باتین

اس امر پر غو

اچھا کتنی دیر

لال کپتان

اسمعیل بے۔

تم کو پانچ منٹ کی مہلت

اور اسکے بعد مین تمکو ضرور قتل

لال کپتان۔ (بالکل بے خو

صرف پانچ منٹ کی مہلت۔

اسمعیل بے۔ ہان۔

لال کپتان۔ اچھا تو جلاد کو بلاؤ مین

مجو تھا کہ اُسنے ان باتون کو سنا بھی نہین
صرف سر ہلا دیا۔

اسمعیل بے۔ پانچ ہزار اشرفیان لو
تم تین آدمی۔ یہ پانچہزار تینون آدمیون
مین تقسیم کر دیکن اس طرح پر کہ جو یہ کام
کرے اُسکو تین ہزار ملین۔ اور باقی دو دونون
کو ایک ایک ہزار ملے (اسکپٹن کی طرف
مخاطب ہوکر) اسکپٹن پاشا تمکو اس
امر مین کیا عذر ہے؟

اسکپٹن۔ اچھا اگر آپکی یہی خوشی ہے
تو یونہین سہی۔

اسمعیل بے۔ اور تمھارے ان فعل کی
کسی کو اطلاع نہ ہونے پائیگی کیونکہ
بعد قتل کرنے کے ہم اس جھونپڑہ مین آگ
لگا دینگے۔ تاکہ لاش جلکر خاک ہوجائے

اسکپٹن۔ تو مین اس کام کے انجام
دینے کو موجود ہون۔

اسمعیل بے۔ اچھا جلدی کرو۔

اسکپٹن۔ (تلوار میان سے نکالکر)
مین خیال کرتا ہون۔ کہ اس غریب
اتنی تو مہلت دینا چاہیئے کہ وہ کلمہ
پڑھ سکے؟

اسمعیل بے۔ اسکا مضائقہ نہ
اسکپٹن۔ تو ملک عدم کے سفر کی
کرنے کے واسطے اُسے دس منٹ

مہلت دینا چاہیئے اور بعد ازان اپنا کا
کرنا چاہیئے۔

اسمعیل بے۔ اچھا یہ کہ ا
وقت نہ گزرنے پائے ا جم
کرنا سے اس جل مین وا
بھی شاید کچھ وقت
جو دونون شخص نکل
کہ وہ اور لوگو

حسن ا
کیونکہ
نواح
اسمعیل
دو نہین
اچھا اسکپٹن
عزت
قتل

ــــجھ لا یا گا۔ آج رات کیتھرائن
ہو جائیگی۔ اب کوئی اُسے میرے
نہین سکتا جسوقت تک اسکیٹن
نون آدمی اُسکی طرف دیکھ گئے
برج مین داخل ہوا
سے ایک سانس
ب اُن پہ

چھائی ہوئی جھونپڑہ سے باہر آیا۔
اسمعیل بے۔ (خوشی سے) ہمارے
دشمن کو قبر بھی آتشی ملی۔ اب آج سے
لال کپتان جبل باسو کی سپہ سالاری
نہ کرے گا۔

چھبیسوان باب

محل پر حملہ

کوئی دس منٹ تک جھونپڑہ سے شعلے
نکلا کئے اور بعد اسکے چھت اور دیوارین
گر پڑین اور اندھیرا ہو گیا۔
اس اثنا مین اسکیٹن پاشا بھی آگیا۔
اسمعیل بے۔ تمنے آگ کیون لگادی
اسکیٹن۔ آپ ہی نے فرمایا تھا۔
اسمعیل بے۔ نہین تم شاید میرا مطلب
نہین سمجھے۔ خیر مطلب تو لال کپتان کی
ن جانے سے تھا۔
ٹن۔ جی ہان ہاتھ تو مین نے خوب
لگایا اور اگر کچھ جان رہی ہوگی تو
آگ نے کر دیا ہوگا۔
اس محل مین تھے جنمین کیتھرائن
حکومت اختیار کی تھی وہ سب جھونپڑ
جلنے سے اکٹھے ہو گئے تھے جیس

اسمعیل بے نے محل کے اندر جانا چاہا تو
انھون نے مقابلہ کیا جب اسطرف سے گولیون
کی بوچھار ہوئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے
اور پھاٹک کھولدیا

اسمعیل بے نے اسکیٹن پاشا کو مع
اسکے سپاہیون کے پھاٹک کی حفاظت
کے واسطے چھوڑا اور خود باقی آدمیون کو لیکر
محل مین داخل ہوا۔

کوٹھے پر کمرہ مین کیتھرائن اور اُسکی کوک
الکزینہ اپنے کپڑون مین تیز خنجر
چھپائے ہوئے خودکشی پہ آمادہ کھڑی
ہوئی تھی۔

اسمعیل بے ۔ (کیتھرائن کے کمرہ مین
پہونچکر) دیکھو میرے مقدر نے پھر میرے
ساتھ بھلائی کی یا پھر [illegible] اور تم سے ملاقات
ہوئی اور پھر خدا نے تمھین میرے قابو
مین کردیا۔

کیتھرائن ۔ کیا تمھارا ظلم موقوف نہوگا

اسمعیل بے ۔ نہین اسوقت تک نہین
جبتک تم میری نہو جاؤ۔

کیتھرائن ۔ وہ دن بہت دور ہے۔

اسمعیل بے ۔ نہین بالکل قریب ہے
آج رات کو مین نے تمھین بیوہ کیا ہے
لیکن کل مین اسکا معاوضہ یون کرونگا کہ خود
تمھارے ساتھ عقد کرلونگا۔

کیتھرائن ۔ (حقارت کے لہجہ مین) پھر
لال کپتان مرگیا؟ اُس روز قلعہ ڈلگنو
مین بھی تمنے قسم کھاکر کہا تھا کہ لال کپتان مرگیا

اسمعیل بے ۔ وہ خبر غلط تھی لیکن اب کی مرتبہ بالکل
صحیح ہے۔

کیتھرائن کے تیوریون سے معلوم ہوتا تھا
کہ اُسے اسمعیل بے کے کہنے کا یقین نہین ہوا

اسمعیل بے ۔ اچھا اب تو مفت وقت
برباد ہو رہا ہے۔ تم چلنے کو تیار ہو؟

کیتھرائن ۔ کہان؟

اسمعیل بے ۔ کسی محفوظ مقام پر جہان
رومی فوج موجود ہو تمکو ایسے مقام مین
نہ رہنا چاہیئے جہان قزاق و ڈاکو آباد ہوگئے ہین

کیتھرائن ۔ اپنی ناچاری کی وجہ سے
غصہ مین آکر اگر دنیا مین تم سے اور تمھارے
ساتھیون سے بدتر لوگ ہین۔ تو خدا اُنکے
ہاتھ سے بچائے۔

اسمعیل بے ۔ کیتھرائن یہ فضول باتین
کرکے وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟
اب تم میری ہو جس شخص سے تمھین کچھ
امید ہوسکتی تھی وہ میرے حکم سے ملک عدم
کو روانہ کردیا گیا۔ اس گمنام شخص کے ساتھ
عقد کرکے تمنے میری تدبیرون مین خلل
ڈالا۔ کچھ عرصہ تک تمکو کامیابی
ہوئی۔ لیکن اب آخرکار مین کامیاب ہوا

اس گمنام شخص نے چند دن کے واسطے برائے نام تیرا شوہر بننے کے لئے اپنی جان دی - او جھگڑا بالکل بیکار ہے - انسان تو کیا چیز ہے - شیطان بھی تمکو مجھسے نہین بچا سکتا -

یہ تکبر کا کلمہ ختم بھی نہ ہونے پایا تھا - کہ زینہ پر دست سے آدمیون کے چڑھنے کی آواز آئی -

ترک خطرہ کو آتا دیکھ کے جمع ہوئے اور تلوارین کھینچکر لڑنے پر تیار ہو گئے لمحہ بھر مین دروازون سے جبل اسود کی فوج کے سپاہی بہتی لاؤڈ ڈیل شانہ زاہ جبل اسود اور لال کپتان کے داخل ہوئے -

اسکپٹن پاشا بھی ہتھیار لگائے ہوئے ان لوگون کے ساتھ ساتھ تھا اس سے معلوم ہوا - کہ اس انگریز نے دھوکا دیا اور بالعوض قتل کرنے کے لال کپتان کو بھگا دیا تھا ان لوگون کو دیکھ کے کیتھرائن اور الکزینہ نے خوشی کا نعرہ کیا -

کچھ دیر تک اسمعیل بے حیرت مین بت بنا کھڑا رہا لیکن جب اسکی نظر اسکپٹن پر پڑی تو وہ آپے سے باہر ہو گیا -

او سگ نجس تو نے مجھے دھوکا دیا اچھا اب اسکے عوض مین جہنم مین جا - یہ کہکے اسمعیل بے نے اپنے طپنچہ کا منہ اسکپٹن کی طرف کیا اور لبلبی دبانا چاہی لیکن اسکپٹن کے ہاتھ مین بھی طپنچہ تھا اور قبل اسکے کہ اسمعیل بے لبلبی دبائے اسنے اسمعیل بے پر طپنچہ سر کیا -

ستائیسوان باب

کیتھرائن کی قسمت کا فیصلہ

گولی اسمعیل بے کے سینہ پر پڑی اور دل کو چھیدتی ہوئی نکل گئی - اور اسمعیل بے کے طپنچہ کی گولی جبل اسود والون کے سرون کے اوپر سے جا کر دیوار مین پڑی -

چند لمحہ تک اسمعیل بے بت کی طرح سیدھا کھڑا رہا اور سب سمجھ گئے کہ نشانہ نے خطا کی پھر وہ اپنا دلپر ہاتھ رکھا - پاؤن لڑکھڑائے اور مردہ ہو کر گر پڑا -

اسکپٹن - (معذرت کے طور پر) مجھے چارہ ہی کیا تھا یا تو اسکی جان جاتی یا میری اور جان سب کو عزیز ہوتی ہے

لال کپتان - (ترکون کو مخاطب کر کے) ہتھیار ڈالدو - تم کچھ نہین کر سکتے ہمارے ساتھ تم سے دس گنے آدمی ہین -

ترکون کے دل اپنے افسر کے مارے جانے سے ٹوٹ گئے تھے انھون نے فوراً

ہتھیار ڈالدیئے سب سے علیحدہ کیتھرائن اور لال کپتان کھڑے ہوئے تھے۔

کیتھرائن ۔ کسقدر چپکے سے تمنے میری جان بچائی۔

لال کپتان ۔ یہ میری خوش قسمتی ہے خدا نے مدد کی۔

کیتھرائن ۔ قسمت سے کسی کا بس نہین چلتا۔ یہ کہکے کیتھرائن کی نظرون سے ایک خاص قسم کی خوشی ظاہر ہونے لگی۔

لال کپتان ۔ اب تم پھر آزاد ہو جہان جی چاہے جاؤ۔ بہتر ہے کہ کسی نئے شہر مین جاکے سکونت اختیار کرو کہ آج کی رات کے ایسے حادثون سے محفوظ رہو۔ اسقوطری کی وارث ایک ایسی دولت ہے جسکے واسطے کہ شاید اور لوگ بھی ویسی ہی کوشش کرین جیسی کوشش مین آج اس جلا وطن (اسمعیل بے) کی جان گئی ہے

کیتھرائن ۔ (شرماکر) اور تم کہان جاؤگے

لال کپتان ۔ مین اب یہان سے اپنے پڑاؤ پر ڈلسگنو کے قریب جاؤنگا۔ جہان آئندہ ترکون کی خبرگیری کے واسطے جبل اسود کی طرف سے کچھ فوج رہیگی۔ ابھی اس جھگڑے کا فیصلہ نہین ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ عنقریب یورپ مین ایک بہت بڑی لڑائی ہونے والی ہے روم کسی سے دبیگا نہین اور آخرکار روس دخل انداز ہوگا۔ ان دونون مین کچھ ہی دنون مین جنگ ضرور ہوگی۔ اور شاید اور سلطنتین بھی طرفین کی شریک ہون

کیتھرائن ۔ (عجز سے) اور کیا مین تمھارے ساتھ نہین چل سکتی۔

لال کپتان ۔ (حیرت سے) کسی بڑے شہر مین کیون نہ جاؤ ؟

کیتھرائن ۔ کیا زوجہ کا یہ فرض نہین ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ جائے ؟

لال کپتان ۔ یہ صحیح ہے مین تمھارا شوہر ہون لیکن جو شرطین بروقت عقد کے ہوئی تھین وہ شاید تم بھول گئین۔

کیتھرائن ۔ ہان بھول گئی اور کیا یہ ممکن ہے کہ تم بھی اُن شرطون کو اپنے دل سے بھلاؤ

لال کپتان ۔ لیکن تم صاحب دولت ہو اسقوطری بیگم ہو اور مجھ ایسا غریب سپاہی

کیتھرائن ۔ (بات کاٹ کر) تمنے مجھسے کہا ہے کہ اگر تمھے مجھسے محبت کرنا ہو تو تمھاری ذات سے کرو ن اب مطمئن رہو وہ بیگم جو ایک وقت مین بہت مغرور تھی اب اپنے شوہر کی چاہنے والی زوجہ ہوگئی ہے۔ اگر میرا ایسا نہ خطاب تمھین ناگوار ہے تو مین اسکے ترک کرنے اور اس غریب سپاہی کی زوجہ اپنے تئین کہلوانے پر موجود ہون

جسکا نام تک مین نہین جانتی - میرا اتنا کہنا
کافی ہے یا کچھ اور بھی کہون ؟
لال کپتان - (ایسے آواز مین جو بسبب
خوشی اور جوش کے کانپ رہی تھی) نہین
نہین مین سچے دل سے اُس نعمت کا شکر
ادا کرتا ہون جو پروردگار عالم نے مجھے
عطا فرمائی ہے بحیثیت ایک گمنام
سپاہی کے مین نے تم سے عقد کیا اور بحیثیت
ایک گمنام سپاہی کے مین نے تمھارا دل لیا
اب میری مسرت کا پیالہ لبریز ہوگیا -

جبل اسود کا ایک سپاہی لال کپتان
کے پاس آیا اور سلام کرکے بولا شاہزادہ
عالم قیدیون کے بارہ مین کیا حکم ہوتا ہے

کیتھرائن - (متعجب ہوکر) شاہزادہ عالم!

لال کپتان - (مسکرا کے) ہان یہ اسطرح
کی بیگم ہین - مجھسے یہ واقف نہین ہین -
تعارف کرا دو -

وہ شخص (لال کپتان کا ہاتھ پکڑ کے
اور بیگم سے مخاطب ہوکر) بیگم صاحبہ مین
آپ سے شاہزادہ نکولس والی جبل اسود کو
معرفی کرتا ہون -

اب یہ راز کھل گیا - لال کپتان ہی شاہزادہ
والی جبل اسود تھا -

شاہزادہ - (اُس افسر سے مخاطب ہوکر)
قیدیون کو ہماری چھاؤنی مین لیجاؤ -
جو کچھ واقعہ ہوا ہے اُسکی حکایت ہم باضابطہ
طور پر کرکے دنیا پر اس امر کو ثابت کردینگے
کہ ہماری طرف سے عہد شکنی کی ابتدا نہین ہوئی

افسر رخصت ہوکر چلا گیا -

کیتھرائن - لیکن وہ نوجوان شاہزادہ
جبل اسود کون تھا -

شاہزادہ - وہ میرا چھوٹا بھائی ہے جو کچھ
مین نے اُس سے کہا وہ اُسنے کیا -
کیتھرائن اگر مین یہ ظاہر کر دیتا کہ مین ہی
والی جبل اسود ہون اور اس حالت مین
تم میرا ساتھ دینے پر راضی ہوتین تو کبھی
مجھے تمھاری محبت پر بھروسہ نہین ہوسکتا

اب ہمین اپنے ناظرین کو یہ بتانا چاہیئے
کہ شاہزادہ اُس جھونپڑہ سے اسکیپٹن کے
ہاتھ سے بچکر کیونکر نکلا -

جب شاہزادہ کے ساتھ کا سپاہی گولی
کھا کر گرا تھا - تو جو کلمہ اُس نے مرتے وقت
اسکیپٹن سے کہا تھا وہ یہ تھا "شاہزادہ کو
کو بچاؤ! اُسکا بھی گھوڑا گرا ہے!"

جب اسمعیل بے نے قتل کے بابت
ہر ایک افسر سے کہا تھا تو اسکیپٹن اسی امر پر
غور کر رہا تھا - پس جب اسکیپٹن جھونپڑہ مین
داخل ہوا تو اُسنے فوراً شاہزادہ کے ہاتھ
پاؤن کھولدیئے اور کہا آپ شاہزادہ
والی جبل اسود ہین -

شاہزادہ - ہان -

اسکپٹن - مین اس قابل نہین ہون کہ والی جبل اسود کو قتل کرون لیکن اگر مین آپکو رہا کردون تو نہ صرف میری نوکری جائیگی بلکہ اگر ذرا سی غفلت ہوئی تو جان بھی جائیگی

شاہزادہ - مجھے نکال دو اور اُسکے عوض مین جو کچھ تم کہو مین تمکو دونگا -

اسکپٹن - مین ایسے کام کے واسطے کوئی شرط نہین کرتا جسقدر جلد ممکن ہوگا مین آپ کے ملک مین آؤنگا اور تب جو کچھ آپ سے ہوسکے میرے واسطے بھیجئے گا -

شاہزادہ نے اس امر کو منظور کیا -

اسکپٹن نے کھڑکی کی راہ سے شاہزادہ کو نکالدیا اور اُس امر کے چھپانے کے واسطے اسکپٹن نے جھونپڑہ مین آگ لگادی اور اپنے پیر کو ایک جگہ سے کاٹ کے تلوار کو خون آلود کیا چیخ کی آواز جو ترکون نے سنی تھی وہ آواز اسکپٹن ہی کی تھی -

راہ مین شاہزادہ کو لاڈر ڈیل ملا جو کچھ سوار ساتھ لئے ہوئے آرہا تھا -

پھاٹک اسکپٹن نے کھلا رکھا تھا -

پس شاہزادہ جب اُن سوارون کو لے کر آیا تو کوئی اُس سے مزاحم نہین ہوا -

باقی حالات سے ہمارے ناظرین واقف ہین شاہزادہ نے اسکپٹن کو پانچ ہزار اشرفیان بطور انعام کے دین - جسے لیکر وہ اپنے وطن کو واپس چلا گیا الگزینہ نے بھی لاڈر ڈیل کے ساتھ عقد کر لیا اور کیتھرائن کی ہمراہی مین بہ آرام زندگی کرنے لگی

تمام شد

اس ناول کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے [illegible]

[illegible]

لال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دل دوز -	۱۲ر	۱ جلد اول	
بنگالی دلھن - ناول دیوی چودھرانی بابو بنکم چندر چٹرجی کا ترجمہ مترجمہ منشی جوالا پرشاد صاحب برق - بی - اے سب جج مصنف معشوقۂ فرنگ و مثنوی بہار روشنی وغیرہ -	۱۲ر	۲ - جلد دوم - ۳ - جلد سوم - ۴ - جلد چہارم -	
روہنی - ترجمہ بابو جوالا پرشاد -	۸ر	سیر کوہسار - کامل در دو جلد پنڈت رتن ناتھ صاحب در اس کتاب مین مضامین نصیحت کو فسانہ کے پیرایہ مین لائق مصنف نے ظاہر فرمایا ہے اور رئیسان خام کا اور انکے رفقاے غدار و مکار کا نمونہ ناظرین کے پیشکش کیا ہے ایک رئیس کی بیوقوفیان اور مصاحبین کی ابلہ فریبیان درج ہین	صہ
خدائی فوجدار - ترجمہ کتاب ڈائن کو نکساٹ ڈی لامان - جلد اول و دوم یکجائی مترجمہ پنڈت رتن ناتھ صاحب -	۱۲ر		
ناول زیب النسا مصنفہ بابو راجی داس صاحب بھارگو -	عہ	الف لیلہ اردو نثر - بطرز ناول مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب اسمین قصص راتون کی ترتیب سے نمبروار درج ہین جلد اول	عہ
فسانۂ آزاد - کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی یہ تمام ہندوستانی ناولون مین ایک دلچسپ اور مشہور افسانہ ہے -	للعہ	ایضاً جلد دوم	۱۲ر
اور متفرق جلدین بھی بنا بر فرمائش ذیل مین درج ہین -		راز عشق - اس مین حال خفیہ پولیس کی کارروائی کا درج ہے -	عہ

نام کتاب	قیمت
...ن	۸ر
سرشار - باتصویر جسکا پہلے نام فسانہ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب ڈر	عمر
ارنسٹ مالٹراورس	عہ
ویلس کی شہزادی -	۱۲ر
غریب الوطن	عہ
فریب حسن مترجمہ ناول فوسٹ از آرنلڈ صاحب مترجمہ جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست ہینگن بلی -	عاعم
اسرار آتشیہ - از مولوی محمد احسن بگرامی -	۵ر
ناول روز الیمبرٹ مترجمہ منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی حصہ اول	عا
ایضاً حصہ دوم -	عہ

نام کتاب	قیمت
خون ناحق - مترجمہ منشی خلیل الرحمن اسمین علاوہ دیگر مفید مطالب ہونے کے سراغرسانی پولیس قابل ملاحظہ ہے -	۱۰ر
دلستان - مترجمہ بابو راجیداس صاحب کھارگو اُسکی ہردلعزیزی دیکھنے پر منحصر ہے -	عہ
شہد جفا -	عمر
ناول سیتا	سعہ
ناول زن مرید -	۱۲ر
فسانہ دوجہان -	عہ
فسانہ لارنس وروتھ کابل	عہ
اہنسو - از پنڈت رتن ناتھ	۸ر
گناہ بے لذت مترجمہ منشی خلیل الرحمن -	۸ر
نئے بگڑے -	عہر